اَلنَّحْوُ فِي الْعُلُوْمِ كَالشَّمْسِ فِي النُّجُوْمِ

درسِ نظامی میں صدیوں سے پڑھائی جانے والی علامہ سید میر ابوالحسن علی بن محمد بن علی جرجانی کی
مختصر اور جامع فارسی تصنیف

نحومیر

کی عام فہم اور دلنشیں اردو تقریر

دُروس النحو

مع ضروری فوائد وتشریحات

مرتب

(مولٰنا) محمد سلیم اللہ

فاضل جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

مدرس جامعہ معارف القرآن جی نائن ٹو کراچی کمپنی اسلام آباد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مُبادیاتِ علم

ہر علم کو شروع کرنے سے پہلے چند چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔

(۱) اُس علم کی تعریف (۲) اُس علم کا موضوع (۳) اس علم کی غرض وغایت (۴) واضع علم

نحو کے لغوی معنیٰ: نحو کے لغوی معنیٰ سات ہیں۔(۱) ارادہ (۲) اندازہ (۳) قبیلہ (۴) پھرنا (۵) مثل (۶) قسم (۷) طرف

نحو کی اصطلاحی تعریف: اَلنَّحْوُ عِلْمٌ بِأُصُوْلٍ يُّعْرَفُ بِهَا اَحْوَالُ اَوَاخِرِ الْكَلِمِ الثَّلٰثِ مِنْ حَيْثُ الْاِعْرَابِ وَالْبِنَاءِ وَ كَيْفِيَّةُ تَرْكِيْبِ بَعْضِهَا مَعَ بَعْضٍ (ترجمہ) نحو ان اصولوں کے جاننے کا نام ہے جن کے ذریعے تینوں کلموں (اسم، فعل، حرف) کی آخری حالت معلوم ہوتی ہے معرب اور مَبنی ہونے کے اعتبار سے اور بعض کلموں کو بعض کے ساتھ ملانے کا طریقہ معلوم ہوجاتا ہے۔

نحو کا موضوع: اَلْكَلِمَةُ وَالْكَلَامُ (ترجمہ) نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔

نحو کی غرض وغائت: صِيَانَةُ الذِّهْنِ عَنِ الْخَطَاءِ اللَّفْظِيِّ فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ۔ (ترجمہ) ذہن کو کلامِ عرب میں پیدا ہونے والی لفظی غلطی سے بچانا۔

نحو کا واضع: نحو کا واضع حضرت علیؓ یا حضرت ابوالاَسود دُؤَلیؒ ہیں۔

مصنفِ نحومیر کا مختصر تعارف

نحومیر کے مصنف کا اسمِ گرامی علی بن محمد بن علیؒ ہے۔ کُنیت ابوالحسن ہے۔آپ کا نسبی تعلق صوبہ جرجان کے سادات خاندان سے ہے اس لئے آپ سید شریف اور سید سند کے لقب سے مشہور ہوئے۔

۲۲ شعبان المبارک سنہ ۷۴۰ھ میں جرجان کے علاقہ میں طاغو نامی بستی میں ولادت باسعادت ہوئی اسی لئے آپکو جرجانی کہا جاتا ہے۔

۶ ربیع الاول سنہ ۸۱۶ھ بروز چہار شنبہ شیراز میں وفات ہوئی اور شیراز کی فصیل کے پاس مدفون ہوئے۔ نَوَّرَاللّٰہُ مَرْقَدَہٗ

خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

(ترجمہ) تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کے پالنے والے ہیں اور اچھا انجام پرہیز گاروں کے لئے ہے درود اور سلام نازل ہو مخلوق میں سے بہتر شخص یعنی محمد ﷺ پر اور آپؐ کی تمام آل پر۔

اَمّا بَعْد. خطبہ کے بعد مصنفؒ کتاب کے مقصد اور فائدے کو بیان کرنا چاہتے ہیں کہ یہ کتاب مختصر ہے اور نحو میں مضبوط ہے۔

اگر ابتدائی طالبِ علم کو تین باتیں مفرداتِ لغت، مشتق اور مشتق منہ کی پہچان اور صرف کی مشکل گردانیں یاد ہوں تو یہ عربی ترکیب، معرب اور مبنی کی پہچان اور عربی عبارت پڑھنے کا فائدہ دیتی ہے۔

فصل (۱)

لفظ کی تعریف: لفظ اُس آواز کو کہتے ہیں جو انسان کے منہ سے نکلتی ہے۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں۔ معنیٰ دار غیر معنیٰ دار

معنیٰ دار کی تعریف: معنیٰ دار اس لفظ کو کہتے ہیں جسکا کوئی معنیٰ ہو۔ جیسے پانی، چائے وغیرہ اور اسکا دوسرا نام لفظِ موضوع اور مستعمل بھی ہے۔

غیر معنیٰ دار کی تعریف: غیر معنیٰ دار اس لفظ کو کہتے ہیں جس کا کوئی معنیٰ نہ ہو۔ جیسے وانی، شائے وغیرہ۔ اور اسکا دوسرا نام لفظِ غیر موضوع اور غیر مستعمل بھی ہے۔

کلامِ عرب میں لفظِ مستعمل کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔مفرد ۲۔مرکب

مفرد کی تعریف: مفرد وہ اکیلا لفظ ہے جو صرف ایک معنیٰ پر دلالت کرے۔ جیسے رَجُلٌ (مرد) فَرَسٌ (گھوڑا) مفرد کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔

کلمہ کی اقسام

کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔اسم ۲۔فعل ۳۔حرف

اسم کی تعریف: اسم وہ کلمہ ہے جس کا معنیٰ دوسرا کلمہ کے ملائے بغیر سمجھ میں آجائے اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔ جیسے رَجُلٌ (مرد)

فعل کی تعریف: فعل وہ کلمہ ہے جس کا معنیٰ دوسرا کلمہ کے ملائے بغیر سمجھ میں آجائے اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ جیسے ضَرَبَ (مارا اس ایک مرد نے گزشتہ زمانہ میں)

حرف کی تعریف: حرف وہ کلمہ ہے جس کا معنیٰ دوسرا کلمہ کے ملائے بغیر سمجھ میں نہ آئے۔ جیسے مِنْ (سے) اِلیٰ (تک)

مرکب کی تعریف: مرکب وہ لفظ ہے جو دو یا دو سے زیادہ کلموں سے مل کر بنے، جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے مارا)

مرکب کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔مفید ۲۔غیر مفید

مرکبِ مفید کی تعریف: مرکبِ مفید وہ مرکب ہے کہ جب بات کرنے والا بات کہہ کر خاموش ہو جائے تو سُننے والے کو کسی واقعہ کی خبر یا کسی بات کی طلب معلوم ہو۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ مرکبِ مفید کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔

فصل (۲)

جملہ کی اقسام: جملہ کی دو قسمیں ہیں ۱۔جملہ خبریہ ۲۔جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ

جملہ خبریہ کی تعریف: جملہ خبریہ وہ جملہ ہے جسکے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جاسکے۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے)

جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ جملہ اسمیہ ۲۔ جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ کی تعریف: جملہ اسمیہ وہ جملہ خبریہ ہے جس کے دو مقصدی جزوں میں سے پہلا جز اسم ہو اور دوسرا جز اسم ہو یا نہ ہو۔ جیسے **زَیْدٌ قَائِمٌ** اور **زَیْدٌ عَلِمَ**

جملہ اسمیہ کے پہلے جز کو مسند الیہ کہتے ہیں جسکا ترکیبی نام مُبتدا ء ہے اور دوسرے جز کو مُسند کہتے ہیں جس کا ترکیبی نام خبر ہے۔

جملہ فعلیہ کی تعریف : جملہ فعلیہ وہ جملہ خبریہ ہے جسکے دو مقصدی جزوں میں سے پہلا جز فعل ہو اور اسکا دوسرا جز ہمیشہ اسم ہوتا ہے۔ جیسے **عَلِمَ زَیْدٌ**

جملہ فعلیہ کے پہلے جز کو مسند کہتے ہیں جسکا ترکیبی نام فعل ہے، دوسرے جز کو مُسند الیہ کہتے ہیں جسکا ترکیبی نام فاعل ہے۔

(فائدہ) مُسند حکم کو کہتے ہیں اور مسند الیہ جس پر حکم لگایا جائے اسے کہتے ہیں، اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہوسکتا ہے، فعل ہمیشہ مسند ہوتا ہے مسند الیہ نہیں ہوتا اور حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ۔

جملہ انشائیہ

جملہ انشائیہ کی تعریف : جملہ انشائیہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جاسکے۔ جیسے **اِیْتِ بِالْمَاءِ** (پانی لاؤ)

جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں ۔(۱) امر (۲) نہی (۳) استفہام (۴) تمنی (۵) ترجّی (۶) عُقود (۷) نداء (۸) عرض (۹) قسم (۱۰) تعجب

۱۔امر : امر کا لغوی معنیٰ ہے حکم کرنا، اصطلاح میں امر اُس صیغہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعے فاعل مخاطب سے کوئی فعل طلب کیا جائے۔ جیسے **اِضْرِبْ** (تو مار)

۲۔نہی : نہی کا لغوی معنیٰ ہے روکنا، منع کرنا، اصطلاح میں نہی اس صیغہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعے فاعل مخاطب سے ترکِ فعل طلب کیا جائے۔ جیسے **لَا تَضْرِبْ** (تو مت مار)

۳۔استفہام: استفہام کا لغوی معنیٰ ہے پوچھنا، اصطلاح میں استفہام اس کلام کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کوئی ناواقف آدمی کسی واقف کار آدمی سے کسی بات کے سمجھنے کی خواہش ظاہر کرے۔ جیسے **هَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ** (کیا زید نے مارا)

۴۔تمنّی: تمنی کا لغوی معنیٰ ہے آرزو کرنا، اصطلاح میں تمنّی اس کلام کو کہتے ہیں کہ جس کے زریعے کسی چیز کی آرزو ظاہر کی جائے۔ جیسے **لَیْتَ زَیْداً حَاضِرٌ** (کاش کہ زید حاضر ہوتا) اسکے لئے لفظ **لَیْتَ** استعمال ہوتا ہے۔

۵۔ترجّی: ترجی کا لغوی معنیٰ ہے امید کرنا، اصطلاح میں ترجی اس کلام کو کہتے ہیں جسکے ذریعے کسی چیز کی امید ظاہر کی جائے۔ جیسے **لَعَلَّ عَمْرواً غَائِبٌ** (امید ھیکہ عمرو غائب ہوجائے) اور اس کیلئے لفظ **لَعَلَّ** استعمال ہوتا ہے۔

تمنی اور ترجی میں فرق

تمنی کا لغوی معنیٰ ہے آرزو کرنا، اور ترجی کا لغوی معنیٰ ہے امید کرنا، امید صرف اس چیز کی کی جاسکتی ہے جو حاصل ہوسکتی ہو، اور آرزو ہر چیز

کی کی جا سکتی ہے خواہ حاصل ہو سکے یا نہ ہو سکے اسی وجہ سے لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ يَوْماً (کاش جوانی ایک دن لوٹ آتی) کہہ سکتے ہیں۔لیکن لَعَلَّ الشَّبَابَ يَعُوْدُ يَوْماً (امید ہے کہ جوانی ایک دن لوٹ آئے گی) نہیں کہہ سکتے۔

۶۔**عُقود** : عُقود عقد کی جمع ہے،عقد کا لغوی معنیٰ ہے گرہ لگانا، اصطلاح میں عقود ان الفاظ کو کہتے ہیں جو آپس میں معاملہ طے کرتے وقت بولے جاتے ہیں۔ جیسے بِعْتُ (میں نے بیچا) اِشْتَرَيْتُ (میں نے خریدا)

۷۔**نداء** : نداء کا لغوی معنیٰ ہے پکارنا، اصطلاح میں نداء اس کلام کو کہتے ہیں جس کے ذریعے مخاطب کو متوجہ کیا جائے حروفِ نداء میں سے کوئی حرف لگا کر۔ جیسے یَا اَللّٰہُ (اے اللہ) حروفِ نداء پانچ ہیں۔یَا، آیَا، ھَیَا، اَیْ اور ہمزہ مفتوحہ (ءَ)

(فائدہ) نداء میں پکارنے والے کو مُنادی کہتے ہیں،جسکو پکارا جائے اسے مُنادیٰ کہتے ہیں اور جس حرف کے ذریعے پکارا جائے اسے حرفِ نداء کہتے ہیں اور جس مقصد کے لئے پکارا جائے اسے مقصود بالنداء کہتے ہیں۔

۸۔**عرض** : عرض کا لغوی معنیٰ ہے پیش کرنا، اصطلاح میں عرض اس کلام کو کہتے ہیں کہ جس کے ذریعے کسی چیز کے حاصل کرنیکی رغبت دلائی جائے نرمی کے ساتھ۔ جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْراً (آپ ہمارے پاس تشریف کیوں نہیں لاتے تاکہ آپکو فائدہ پہنچے)

۹۔**قسم**: قسم کا لغوی معنیٰ ہے پختہ کرنا، اصطلاح میں قسم اس کلام کو کہتے ہیں کہ جس کے ذریعے اپنی بات کو پختہ کیا جائے حروفِ قسم میں سے کوئی حرف لگا کر۔ جیسے وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْداً (اللہ کی قسم میں زید کو ضرور ماروں گا)

(فائدہ) حروفِ قسم پانچ ہیں۔با، تا، لام، واؤ، مِنْ

۱۰۔**تعجب** : تعجب کا لغوی معنیٰ ہے حیران ہونا، اصطلاح میں تعجب اس کلام کو کہتے ہیں کہ جس کے ذریعے کسی عجیب چیز کو دیکھ کر حیرانگی کا اظہار کیا جائے اور اس کیلئے دو وزن آتے ہیں ا۔ مَا اَفْعَلَهٗ جیسے مَا اَحْسَنَهٗ (اس کو کس چیز نے اتنا خوبصورت بنایا ہے)

۲۔ اَفْعِلْ بِهٖ جیسے اَحْسِنْ بِهٖ (وہ کس قدر خوبصورت ہے)

مرکبِ مفید کی بحث مکمل ہوگئی بِفَضْلِهٖ تَعَالٰی

فصل (۳)

مرکبِ غیر مفید

مرکبِ غیر مفید وہ مرکب ہے جب بات کہنے والا بات کہہ کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کسی واقعہ کی خبر یا کسی بات کی طلب معلوم نہ ہو۔ جیسے غُلَامُ زَيْدٍ (زید کا غلام)

مرکبِ غیر مفید کی پانچ قسمیں ہیں۔ ا مرکبِ اضافی، ۲ مرکبِ بنائی، ۳ مرکبِ منع صرف، ۴ مرکبِ توصیفی، ۵ مرکبِ صوتی۔

مرکبِ اضافی : مرکبِ اضافی وہ مرکبِ غیر مفید ہے جو دو اسموں سے مل کر بنا ہو اور ان میں سے ایک اسم کی دوسرے کی طرف نسبت کی گئی ہو جس اسم کی نسبت کی جائے اسے مضاف اور جس اسم کی طرف نسبت کی جاتی ہے اسے مضاف الیہ کہتے ہیں۔ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ جیسے غُلَامُ زَيْدٍ میں غلامُ مضاف ہے اور زیدٍ مضاف الیہ ہے۔

(فائدہ) جہاں دو اسم جمع ہو جائیں اور ان میں سے پہلا اسم نکرہ اور دوسرا اسم معرفہ ہو تو وہ آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں اور انکا اردو ترجمہ کا، کی، کے، کو، را، ری، رے آتا ہے۔

مرکبِ بنائی : مرکبِ بنائی وہ مرکبِ غیر مفید ہے جس میں دو اسموں کو ایک کرلیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کے معنیٰ کو شامل ہو۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ سے تِسۡعَةَ عَشَرَ تک یہ اصل میں اَحَدٌ وَّ عَشَرٌ تِسۡعَةٌ وَّعَشَرٌ تھے۔اس میں واؤ کے معنیٰ (جمع) کو عَشَرٌ میں داخل کر کے واؤ کو حذف کر دیا اور دونوں اسموں کو ایک کرلیا تو اَحَدَ عَشَرَ اور تِسۡعَةَ عَشَرَ ہو گئے۔

مرکبِ بنائی کے دونوں جز مَبنی بر فتحہ ہوتے ہیں، پہلا جز درمیان میں آنے کی وجہ سے اس لئے کہ اعراب ہمیشہ کلمہ کے آخر میں جاری ہوتا ہے دوسرا جز حرف کے معنیٰ کو شامل ہونیکی وجہ سے، اس لئے کہ حرف مبنی ہے اور جو اسم حرف کے معنیٰ کو شامل ہوگا وہ بھی مبنی ہوگا۔

سوائے اِثۡنَا عَشَرَ کے اس لیے کہ اسکا پہلا جز (یعنی اِثۡنَا) معرب ہے کیونکہ یہ مشابہ ہے مضاف کے اور مضاف معرب ہوتا ہے لہذا جو اسم مضاف کے مشابہ ہوگا وہ بھی معرب ہوگا۔

مرکبِ منع صرف : مرکبِ منع صرف وہ مرکبِ غیر مفید ہے جس میں دو اسموں کو ایک کرلیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کے معنیٰ کو شامل نہ ہو۔ جیسے بَعۡلَبَک یہ اصل میں بَعۡل اور بَکۡ تھا بَعۡل ایک بُت کا نام تھا اور بک بادشاہ کا نام ہے پھر دونوں اسموں کو ملا کر ایک کرلیا گیا تو ایک شہر کا نام بن گیا۔

مرکبِ منع صرف کا پہلا جز مبنی بر فتحہ ہوتا ہے درمیان میں آنے کی وجہ سے اور دوسرا جز معرب غیر منصرف ہوتا ہے معرب اس لئے کہ کلماتِ عرب کی اصل معرب ہونا ہوتا ہے اور غیر منصرف اس لئے ہے کہ اس میں غیر منصرف کے دو سبب ترکیب اور عَلَمِیَّت پائے جاتے ہیں۔

مرکبِ توصیفی: مرکبِ توصیفی وہ مرکبِ غیر مفید ہے جو موصوف اور صفت سے مل کر بنے۔

صفت۔ اس کلمہ کو کہتے ہیں جو کسی کی اچھائی یا برائی بیان کرے، اور جسکی اچھائی یا برائی بیان کی جائے اسے موصوف کہتے ہیں۔ جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ میں رَجُلٌ موصوف ہے اور عَالِمٌ صفت ہے۔

(فائدہ) جہاں دو اسم جمع ہوں اور دونوں اسم معرفہ ہوں یا دونوں اسم نکرہ ہوں یا اسمِ نکرہ کے بعد جار مجرور یا فعل ماضی یا فعل مضارع آجائے تو وہ آپس میں موصوف صفت بن جاتے ہیں۔

مرکبِ صوتی: مرکبِ صوتی وہ مرکبِ غیر مفید ہے جو ایسے دو اسموں سے مل کر بنا ہو جس میں دوسرا اسم صَوۡت یعنی آواز ہو۔ جیسے سِیۡبَوَیه یہ اصل میں سِیۡب اور وَیۡه تھا وَیۡه صوت ہے۔

(فائدہ) مرکبِ غیر مفید ہمیشہ جملے کا جز بنتا ہے پورا جملہ نہیں بنتا یعنی یا تو مسند الیہ بنتا ہے اور یا مسند۔ جیسے غُلَامُ زَیۡدٍ قَائِمٌ میں غلامُ زیدٍ مرکب اضافی جملے کا جز مسند الیہ بن رہا ہے اور عِنۡدِیۡ اَحَدَ عَشَرَ دِرۡهَماً میں اَحَدَ عَشَرَ مرکبِ بنائی جملے کا جز مسند الیہ بنتا ہے، اور جَاءَ بَعۡلَبَکُّ میں بَعۡلَبَکُ مرکبِ منع صرف جملے کا جز مسند الیہ بنتا ہے، جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ میں رَجُلٌ عَالِمٌ

مرکبِ توصیفی جملے کا جز مسند الیہ بن رہا ہے اور خطَبَ سِیبویہ میں سیبویہ مرکبِ صوتی جملے کا جز مسند الیہ بن رہا ہے۔

(فائدہ) کوئی بھی عربی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا ہے یا تو دونوں کلمے لفظوں میں موجود ہوں گے۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ یا ایک لفظوں میں موجود ہوگا اور دوسرا اس میں چھپا ہوا ہوگا۔ جیسے اِضْرِبْ اس میں اَنْتَ ضمیر چھپی ہوئی ہے۔

بِفَضْلِہٖ تعالیٰ مرکبِ غیر مفید کی بحث مکمل ہوگئی۔

فصل (۴)

(فائدہ) ایک جملے میں دو سے زیادہ کلمات بھی ہوتے ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ جب جملے میں کلمات زیادہ ہوں تو مسند اور مسند الیہ کی پہچان کا طریقہ یہ ھیکہ سب سے پہلے اسم، فعل اور حرف کو الگ الگ کریں گے اسکے بعد معرب اور مبنی کی پہچان کریں گے، پھر عامل اور معمول کی پہچان کریں گے، پھر دیکھیں گے کہ کلمات کا آپس میں تعلق کیسا ہے اس سے ہمیں مسند اور مسند الیہ کی پہچان کا طریقہ معلوم ہوجائے گا اور جملے کا معنیٰ تحقیقی طور پر معلوم ہوجائے گا۔

فصل (۵)

علاماتِ اسم

اسم کی گیارہ علامتیں ہیں۔

۱۔شروع میں الف لام ہو۔ جیسے اَلْحَمْدُ

۲۔شروع میں حروفِ جارہ میں سے کوئی حرف ہو۔ جیسے بِزَیْدٍ

۳۔آخر میں تنوین ہو۔ جیسے زَیْدٌ

۴۔مسند الیہ ہو۔ جیسے زیدٌ قائمٌ میں زیدٌ مسند الیہ ہے

۵۔مضاف ہو۔ جیسے غُلامُ زَیْدٍ میں غُلام مضاف ہے

۶ تصغیر کا صیغہ ہو۔ جیسے قُرَیْشٌ

۷۔منسوب ہو۔ جیسے بَغْدَادِیٌّ

۸۔تثنیہ ہو۔ جیسے رَجُلانِ

۹۔جمع ہو۔ جیسے رِجَالٌ

۱۰۔موصوف ہو۔ جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ میں رجُلٌ موصوف ہے۔

۱۱۔آخر میں تائے متحرکہ ہو۔ جیسے ضَارِبَةٌ

(فائدہ) تصغیر کا لغوی معنیٰ ہے چھوٹا کرنا، صرفیوں کی اصطلاح میں تصغیر لفظ میں ایسی تبدیلی کرنے کو کہتے ہیں جو کسی کی حقارت، قِلّت یا

عظمت پر دلالت کرے اور اسکے پہلے حرف پر ضمہ دوسرے پر فتحہ اور تیسری جگہ یاء ساکنہ ہوتی ہے، اس کے بعد اگر ایک حرف ہو تو وہ محلِ اعراب ہوگا جیسے قُرَیْشٌ رُجَیْلٌ، رُحَیْلٌ اور اگر دو حرف ہوں تو پہلا مکسور ہوگا اور دوسرا حرف محلِ اعراب ہوگا جیسے دُرَیْهِمٌ اگر تین حرف ہوں تو پہلا مکسور ہوگا، دوسرا یائے ساکنہ ہوگی اور تیسرا حرف محل اعراب ہوگا جیسے مُضَیْرِیْبٌ۔

(فائدہ) منسوب وہ اسم ہے جس کے آخری حرف کے نیچے کسرہ دے کر یائے نسبت مشدد لگائی گئی ہوتا کہ اپنے مدلول کے کسی چیز سے وابستہ ہونے پر دلالت کرے۔

علاماتِ فعل

فعل کی آٹھ علامتیں ہیں۔

۱۔شروع میں حرف قد داخل ہو۔ جیسے قَدْ ضَرَبَ

۲۔شروع میں حرف سین داخل ہو۔ جیسے سَیَضْرِبُ

۳۔شروع میں حرف سوف داخل ہو۔ جیسے سَوْفَ یَضْرِبُ

۴۔حروف جوازم میں سے کوئی حرف داخل ہو۔ جیسے لَم یَضْرِبْ

حروفِ جوازم پانچ ہیں۔ اِنْ، لَمْ، لَمّا، لامِ امر اور لاء نہی

۵۔آخر میں ضمیر مرفوع متصل بارز ملی ہوئی ہو۔ جیسے ضَرَبْتَ

۶۔آخر میں تاء ساکنہ ملی ہوئی ہو۔ جیسے ضربَتْ

۷۔امر ہو۔ جیسے اِضْرِبْ

۸۔نہی ہو۔ جیسے لَا تَضْرِبْ

علاماتِ حرف

حرف کی ایک ہی علامت ہے

وہ یہ ھیکہ جس میں اسم اور فعل کی کوئی علامت نہ پائی جائے۔

بفضلہٖ تعالیٰ پہلی منزل مکمل ہو چکی ہے۔

فصل (۶)

کلماتِ عرب دو قسم پر ہیں ۱۔معرب ۲۔ مبنی

معرب کی تعریف: معرب وہ کلمہ ہے جس کا آخر عوامل کے تبدیل ہونے سے تبدیل ہوجائے۔ جیسے جاءَ زَیْدٌ، رَأَیْتُ زَیْداً

وَمَرَرْتُ بِزَيْدٍ

(فائدہ) جس کی وجہ سے تبدیلی آتی ہے اسے عامل کہتے ہیں، اور جس میں تبدیلی آتی ہے اسے معرب کہتے ہیں، اور جس حرف کی حرکت تبدیل ہوجائے اسے محلِ عراب اور حرکت کو اعراب کہتے ہیں۔ جیسے جآءَ زَیْدٌ میں جآء عامل ہے زَیْدٌ معرب ہے دال محل اعراب ہے اور ضمہ اعراب ہے۔

مبنی کی تعریف: مبنی وہ کلمہ ہے جس کا آخر عوامل کے تبدیل ہونے سے تبدیل نہ ہو۔ جآءَ ھٰؤلآءِ، رَأیتُ ھٰؤلآءِ، وَمرَرْتُ بِھٰؤلآءِ

فصل (۷)

مبنی کل چھ چیزیں ہیں۔

۱۔فعل ماضی ۲۔امر حاضر ۳۔تمام حروف ۴۔فعل مضارع جبکہ نون جمع مؤنث غائبات ومخاطبات اور نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ سے ملا ہوا ہو ۵۔اسمِ غیر متمکن ۶۔اسمِ متمکن جبکہ ترکیب میں واقع نہ ہو۔

معرب کل دو چیزیں ہیں۔

(۱) فعل مضارع جبکہ نون جمع مؤنث غائبات ومخاطبات اور نون ثقیلہ وخفیفہ سے ملا ہوا نہ ہو (۲) اسمِ متمکن جبکہ ترکیب میں واقع ہو۔

اسم کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اسمِ متمکن (۲) اسمِ غیر متمکن

اسمِ متمکن کی تعریف: اسمِ متمکن وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہت نہ رکھے۔ جیسے جآءَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ اسمِ متمکن ہے۔

اسمِ غیر متمکن کی تعریف: اسمِ غیر متمکن وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہت رکھے۔ جیسے جآءَ ھٰؤلآءِ میں ھٰؤلآءِ اسمِ غیر متمکن ہے۔

مبنی کی دو قسمیں ہیں ۱۔مبنی اصل ۲۔مبنی غیر اصل یا مشابہ مبنی اصل

مبنی اصل تین چیزیں ہیں۔

۱۔فعل ماضی ۲۔امر حاضر معروف ۳۔تمام حروف

مبنی غیر اصل بھی تین چیزیں ہیں۔

۱۔فعل مضارع جبکہ نون جمع مؤنث غائبات ومخاطبات اور نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ سے ملا ہوا ہو ۲۔اسمِ غیر متمکن ۳۔اسمِ متمکن جبکہ ترکیب میں واقع نہ ہو۔

فصل (۸)

اسمِ غیر متمکن کی اقسام

اسمِ غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں۔

۱۔مُضمرات ۲۔اسماءِاشارات ۳۔اسماءموصولات ۴۔اسماءافعال ۵۔اسماءاصوات ۶۔اسماءظروف ۷۔اسماء کنایات ۸۔مرکبِ بنائی

اسمِ غیر متمکن کی پہلی قسم مضمرات۔

مضمرات جمع ہے **مُضْمَرَۃٌ** کی، مُضْمَر اور ضمیر کا لغوی معنی ہے پوشیدہ ہونا۔

ضمیر کی اصطلاحی تعریف : اصطلاح میں ضمیر اس اسم کو کہتے ہیں جو متکلم، مخاطب اور ایسے غائب پر دلالت کرے جسکا ذکر پہلے گزر چکا ہو لفظی، معنوی یا حکمی طور پر۔

لفظی کا مطلب یہ ہے کہ مرجع کا ذکر پہلے لفظوں کے اندر صراحتاً گزر چکا ہو۔ جیسے زَیْدٌ ضَرَبَ غُلَامَہٗ میں "ہ" ضمیر کا مرجع زَیْدٌ ہے۔

معنوی کا مطلب یہ ہے کہ مرجع کا ذکر پہلے لفظوں کے اندر صراحتاً تو موجود نہ ہو البتہ کسی دوسرے کلمے کے ضمن میں گزر چکا ہو۔ جیسے اِعْدِلُوْا ھُوَاَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی میں "ھُوَ" ضمیر کا مرجع عدل ہے جو کہ اِعْدِلُوْا کے ضمن میں پایا جاتا ہے۔

حکمی کا مطلب یہ ہے کہ مرجع کا ذکر نہ تو پہلے لفظوں میں صراحتاً گزر چکا ہو اور نہ کسی دوسرے کلمے کے ضمن میں بلکہ متکلم کے ذہن میں پہلے سے موجود ہو اور بعد میں اُسکی تفصیل آرہی ہو۔ جیسے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ میں ھُوضمیر کا مرجع "اللہ" ہے۔

ذات کے اعتبار سے ضمیر کی تین قسمیں ہیں متکلم، مخاطب اور غائب۔

اعراب کے اعتبار سے ضمیر کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔مرفوع ۲۔منصوب ۳۔مجرور

مرفوع : وہ ضمیر ہے جسکا عامل رافع ہو۔ **منصوب** وہ ضمیر ہے جسکا عامل ناصب ہو۔ **مجرور** وہ ضمیر ہے جس کا عامل جار ہو۔

عامل کے اعتبار سے ضمیر کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔متصل ۲۔منفصل

متصل۔ وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔ جیسے ضَرَبَ میں "ھُوَ" اور ضَرَبَا میں "الف"

منفصل۔ وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل سے جُدا ہو۔ جیسے اَنَا، اِیَّایَ وغیرہ۔

ضمیر کی کل پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔ مرفوع متصل ۲۔ مرفوع منفصل ۳۔ منصوب متصل ۴۔ منصوب منفصل ۵۔ مجرور متصل

مرفوع متصل کی تعریف:۔ ضمیر مرفوع متصل وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل رافع کے ساتھ ملی ہوئی ہو اور یہ ترکیب میں فاعل اور نائب فاعل بنتی ہے۔ ضَرَبْتُ میں "تُ" ضَرَبْنَا میں "نا" ضَرَبْتَ میں "تَ" ضَرَبْتُمَا میں "تُمَا" ضَرَبْتُمْ میں "تُمْ ضَرَبْتِ میں "تِ" ضَرَبْتُمَا میں "تُمَا" ضَرَبْتُنَّ میں "تُنَّ" ضَرَبَ میں "ھُوَ" ضَرَبَا میں "الف" ضَرَبُوْا میں "واؤ" ضَرَبَتْ میں "ھِیَ" ضَرَبَتَا میں "الف" ضَرَبْنَ میں "نَ"

ضمیر مرفوع متصل کی دو قسمیں ہیں

۱۔بارز ۲۔مستتر

بارز کی تعریف : بارز وہ ضمیر ہے جو ظاہر ہو۔ جیسے **ضَرَبَا** میں الف اور ضَرَبُوْا میں واوَ۔

وہ تمام حروف جو فعل ماضی کے آخر میں آتے ہیں وہ سارے ضمیر مرفوع متصل بارز ہیں سوائے واحدہ مؤنثہ غائبہ کے صیغے میں کیونکہ اسکے آخر میں جو تاءِ ساکنہ ہے وہ محض تاءِ تانیث کی علامت ہے۔اور اس طرح وہ تمام حروف جو فعل مضارع یا ملحقاتِ مضارع کے آخر میں آتے ہیں وہ بھی ضمیر مرفوع متصل بارز ہیں۔

ملحقاتِ مضارع پانچ ہیں ۱۔نفی جحد بلم معلوم و مجہول ۲۔نفی تاکید بلنْ ناصبہ معلوم و مجہول ۳۔مضارع منفی معلوم و مجہول ۴۔امر ۵۔نہی

مستتر کی تعریف : مستتر وہ ضمیر ہے جو چُھپی ہوئی ہو۔ جیسے ضَرَبَتْ میں "هِيَ" ضمیر چھپی ہوئی ہے۔

مستتر کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔واجب الاستتار ۲۔جائز الإستتار

واجب الاستتار : وہ ضمیر ہے جس کا چھپنا واجب ہو یعنی جن صیغوں میں وہ ضمیر چھپی ہوئی ہو ان کا فاعل ہمیشہ وہی ضمیر بنتی ہے کوئی دوسرا اسمِ ظاہر ان کا فاعل نہیں بن سکتا ہے۔

واجب الاستتار کے مقامات

واجب الاستتار کے تین مقامات ہیں۔

۱۔مضارع اور ملحقاتِ مضارع کے واحد متکلم کے صیغے میں۔ جیسے اَضْرِبُ میں اَنَا، اور لَمْ اَضْرِبْ میں اَنَا۔

۲۔مضارع اور ملحقات مضارع کے تثنیہ و جمع متکلم کے صیغے میں۔ جیسے نَضْرِبُ میں نَحْنُ اور لَمْ نَضْرِبْ میں نَحْنُ

۳۔مضارع اور مُلحقاتِ مضارع کے واحد مذکر مخاطب کے صیغے میں۔ جیسے تَضْرِبُ میں اَنْتَ اور اِضْرِبْ میں اَنْتَ۔

جائز الاستتار : وہ ضمیر ہے جس کا چھپنا جائز ہو یعنی جن صیغوں میں وہ ضمیر چھپی ہوئی ہوتی ہے ان کا فاعل اگر اسمِ ظاہر نہ ہو تو وہ ضمیر فاعل بنتی ہے اور اگر فاعل اسمِ ظاہر ہو تو پھر وہ ضمیر فاعل نہیں بن سکتی۔

جائز الاستتار کے مقامات

جائز الاستتار کے بھی تین مقامات ہیں۔

۱۔ماضی مضارع اور ملحقاتِ مضارع کے واحد مذکر غائب کے صیغے میں۔ جیسے ضَرَبَ میں هُوَ اور يَضْرِبُ میں هُو

۲۔ ماضی، مضارع اور ملحقاتِ مضارع کے واحدہ مؤنثہ غائبہ کے صیغے میں۔ جیسے ضَرَبَتْ میں هِيَ اور تَضْرِبُ میں هِيَ

۳۔اسماءِ صفات کے صیغوں میں مطلقاً ضمیر جائز الاستتار ہوتی ہے خواہ واحد کا صیغہ ہو تثنیہ کا ہو یا جمع کا ہو مذکر کا ہو یا مؤنث کا۔ جیسے ضَارِبٌ میں هُوَ، ضَارِبَانِ میں هُمَا ضَارِبُوْنَ میں هُمْ ضَارِبَةٌ میں هِيَ ضَارِبَتَانِ میں هُمَا، ضَارِبَاتٌ میں هُنَّ

اسماء صفات یہ ہیں۔ ۱۔اسمِ فاعل ۲۔اسم مفعول ۳۔اسم تفضیل ۴۔اسمِ مبالغہ ۵۔صفت مشبہ

ضمیر مرفوع منفصل کی تعریف : ضمیر مرفوع منفصل وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل رافع سے جدا ہو اور یہ ترکیب میں مبتداء یا خبر بنتی ہے اور وہ یہ ہیں۔ اَنَا، نَحْنُ، اَنْتَ، اَنْتُمَا، اَنْتُمْ، اَنْتِ، اَنْتُمَا، اَنْتُنَّ، هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ، هُمَا، هُنَّ۔

ضمیر منصوب متصل کی تعریف : ضمیر منصوب متصل وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل ناصب کے ساتھ ملی ہوئی ہو اور یہ ترکیب میں مفعول بہ اور حروف مشبہ بالفعل کا اسم بنتی ہے۔

ضمیر منصوب متصل کی تین قسمیں ہیں ۱۔فعل کے ساتھ ملی ہوئی ہو ۲۔حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ ملی ہوئی ہو ۳۔اسماء افعال کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔

فعل کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔ جیسے ضَرَبَنِي، ضَرَبَنَا، ضَرَبَكَ، ضَرَبَكُمَا، ضَرَبَكُمْ، ضَرَبَكِ، ضَرَبَكُمَا، ضَرَبَكُنَّ، ضَرَبَهُ، ضَرَبَهُمَا، ضَرَبَهُمْ، ضَرَبَهَا، ضَرَبَهُمَا، ضَرَبَهُنَّ.

حروفِ مشبہ بالفعل کیساتھ ملی ہوئی ہو۔ جیسے اِنَّنِي (اِنِّي) اِنَّنَا (اِنَّا) اِنَّكَ، اِنَّكُمَا، اِنَّكُمْ، اِنَّكِ، اِنَّكُمَا، اِنَّكُنَّ، اِنَّه، اِنَّهُمَا، اِنَّهُمْ، اِنَّهَا، اِنَّهُمَا، اِنَّهُنَّ۔

اسماء افعال کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔ جیسے رُوَيْدَنِي، رُوَيْدَنَا، رُوَيْدَكَ، رُوَيْدَكُمَا، رُوَيْدَكُمْ، رُوَيْدَكِ، رُوَيْدَكُمَا، رُوَيْدَكُنَّ، رُوَيْدَهُ، رُوَيْدَهُمَا، رُوَيْدَهُمْ، رُوَيْدَهَا، رُوَيْدَهُمَا، رُوَيْدَهُنَّ۔

ضمیر منصوب منفصل کی تعریف : ضمیر منصوب منفصل وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل ناصب سے جدا ہو اور یہ ترکیب میں مفعول بہ بنتی ہے اور وہ یہ ہیں۔ اِيَّايَ، اِيَّانَا، اِيَّاكَ، اِيَّاكُمَا، اِيَّاكُمْ، اِيَّاكِ، اِيَّاكُمَا، اِيَّاكُنَّ، اِيَّاهُ، اِيَّاهُمَا، اِيَّاهُمْ، اِيَّاهَا، اِيَّاهُمَا، اِيَّاهُنَّ۔

ضمیر مجرور متصل کی تعریف : ضمیر مجرور متصل وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل جار کے ساتھ ملی ہوئی ہو اور اسکی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ اسم مضاف کے ساتھ ملی ہوئی ہو اور یہ ترکیب میں مضاف الیہ بنتی ہے۔ جیسے غُلَامِي، غُلَامُنَا، غُلَامُكَ، غُلَامُكُمَا، غُلَامُكُمْ، غُلَامُكِ، غُلَامُكُمَا، غُلَامُكُنَّ، غُلَامُه، غُلَامُهُمَا، غُلَامُهُمْ، غُلَامُهَا، غُلَامُهُمَا، غُلَامُهُنَّ،

حروفِ جر کیساتھ ملی ہوئی ہو اور یہ ترکیب میں مجرور بنتی ہے۔ جیسے لِي، لَنَا، لَكَ، لَكُمَا، لَكُمْ، لَكِ، لَكُمَا، لَكُنَّ، لَهُ، لَهُمَا، لَهُمْ، لَهَا، لَهُمَا، لَهُنَّ۔

اسمِ غیر متمکن کی دوسری قسم اسماءِ اشارات

اسماء اشارات جمع ہے اسم اشارہ کی اسم اشارہ وہ اسم ہے جو مشارٌ الیہ کی تعیین کیلئے وضع کیا گیا ہو۔

جس اسم کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مشارٌ الیہ اور جس اسم سے اشارہ کیا جائے اُسے اسم اشارہ کہتے ہیں۔

اسماءِ اشارات یہ ہیں۔ ذَا، ذَانِ، ذَيْنِ، تَا، تِي، تِهٖ، ذِهٖ، ذِهِي، تِهِي، تَانِ، تَيْنِ، اُلَاءِ، اُوْلٰى

ذا: واحد مذکر کیلئے آتا ہے۔

ذَانِ :تثنیہ مذکر کے لئے آتا ہے حالت رفعی میں.

ذَیْنِ: تثنیہ مذکر کیلئے آتا ہے حالت نصبی اور جری میں۔تا، تِیْ، تِہٗ، ذِہٗ، ذِھِیْ تِھِیْ یہ چھ واحدہ مؤنثہ کیلئے آتے ہیں۔

تَانِ: تثنیہ مؤ نث کیلئے آتا ہے حالت رفعی میں.

تَیْنِ: تثنیہ مؤ نث کے لئے آتا ہے حالتِ نصبی اور جری میں۔

أُلاء، أُوْلٰی : یہ دونوں جمع مذکر و مؤ نث کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔

(فائدہ) یہ بات ذہن میں رہے کہ اسماء اشارات میں سے ذَانِ، اور ذَیْنِ، تَانِ اور تَیْن یہ معرب ہوتے ہیں اور باقی مبنی ہوتے ہیں۔

(فائدہ) کبھی مخاطب کو مُشارٌ الیہ پر تنبیہ کرنے کے لئے اسمِ اشارہ کے شروع میں ''ھَا'' بڑھائی جاتی ہے اسکو ھاء تنبیہ کہتے ہیں۔ جیسے ذا سے ھٰذا، ذَانِ سے ھٰذَانِ.

کبھی اسم اشارہ کے آخر میں حرفِ خطاب کو بڑھایا جاتا ہے تاکہ مخاطب کے واحد، تثنیہ، جمع مذکر اور مؤ نث ہونے پر دلالت کرے۔ **جیسے ذَاكَ، ذَا كُمَا، ذَا كُمْ۔**

حروف خطاب پانچ ہیں۔ کَ، کُمَا، کُمْ، کِ، کُنَّ

کبھی مشارٌ الیہ کے بعید ہونے پر دلالت کرنے کیلئے حرفِ خطاب سے پہلے لام کو بڑھایا جاتا ہے۔ جیسے ذَاکَ سے ذٰلِکَ، تَاکَ سے تِلْکَ۔

اسم اشارہ کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔قریب ۲۔متوسط ۳۔بعید قریب جیسے ھٰذا متوسط جیسے ذَاکَ بعید جیسے تِلْکَ۔

اسمِ غیر متمکن کی تیسری قسم اسماء موصولات

اسماء موصولات جمع ہے اسم موصول کی، اسم موصول وہ اسم ہے جو بغیر صلہ کے جملہ کا جز یعنی فاعل، مفعول، مبتداء اور خبر واقع نہ ہو۔

صلہ اصل میں ایک جملہ خبر یہ ہوتا ہے (خواہ جملہ اسمیہ خبریہ ہو یا فعلیہ) جس کے اندر ایک ضمیر ہوتی ہے جو اسم موصول کی طرف لوٹتی ہے۔ جیسے جَاءَ الَّذِیْ ضَرَبَکَ (آیا وہ آدمی جس نے آپکو مارا) اسمیں اَلَّذِیْ اسم موصول ہے اور ضَرَبَکَ جملہ خبریہ اسکا صلہ ہے، اور ضَرَبَ کے اندر ھُوَ ضمیر ہے جو اسمِ موصول اَلَّذِی کی طرف لوٹ رہی ہے۔

اسماء موصولات یہ ہیں: اَلَّذِیْ، اَلَّذَانِ، اَلَّذَیْنِ، اَلَّذِیْنَ، اَلَّتِیْ، اَللَّتَانِ، اَللَّتَیْنِ، اَللَّاتِیْ، اَلَّائِیْ، اَلَّوَاتِیْ، مَا، مَنْ، اَیٌّ، اَیَّۃٌ، اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول پر داخل ہونے والا الف لام جس میں دوام واستمرار والا معنی نہ پایا جائے وہ بھی اَلَّذِیْ کے معنیٰ میں ہے اور ذُو قبیلہ بنی طَیْ کی لغت میں اَلَّذِیْ کے معنیٰ میں ہے۔

اَلَّذِیْ : واحد مذکر کیلئے آتا ہے

اَلَّذَانِ : تثنیہ مذکر کیئے آتا ہے حالت رفعی میں۔

اَلَّذَیْنِ : تثنیہ مذکر کیلئے آتا ہے حالت نصبی اور جری میں۔

اَلَّذِیْنَ : جمع مذکر کیلئے آتا ہے۔

اَلَّتِیْ : واحد مؤنث کیلئے آتا ہے۔

اَللَّتَانِ : تثنیہ مؤنث کیلئے آتا ہے حالت رفعی میں۔

اَللَّتَیْنِ : تثنیہ مؤنث کیلئے آتا ہے حالت نصبی اور جری میں۔

اَللاتِیْ، اللائِیْ، اللوَاتِیْ : یہ تینوں جمع مؤنث کیلئے آتے ہیں۔

مَا، مَنْ : یہ دونوں واحد تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کیلئے آتے ہیں۔

اَیٌّ : مذکر کیلئے آتا ہے۔

اَیَّۃٌ : مؤنث کیلئے آتا ہے۔

اَیٌّ اور اَیَّۃٌ کے استعمال کے طریقے۔

اَیٌّ اور اَیَّۃٌ کے استعمال کے چار طریقے ہیں۔

۱۔ یہ مضاف ہوں اور صدرِ صلہ بھی مذکور ہو. جیسے اَیُّھُمْ ھُوَ قَائِمٌ

۲۔ یہ مضاف نہ ہوں اور صدرِ صلہ بھی مذکور نہ ہو۔ جیسے اَیٌّ قَائِمٌ

۳۔ یہ مضاف نہ ہوں اور صدرِ صلہ مذکور ہو۔ جیسے اَیٌّ ھُوَ قائمٌ

۴۔ یہ مضاف ہوں اور صدرِ صلہ مذکور نہ ہو۔ جیسے اَیُّھُمْ قَائِمٌ

ان میں سے پہلی تین صورتوں میں یہ معرب ہوتے ہیں اور آخری صورت میں مبنی ہوتے ہیں۔

فائدہ۔

اسماءِ موصولات میں سے اَلَّذَانِ، اَلَّذَیْنِ، اَللَّتَانِ، اَللَّتَیْنِ معرب ہیں اور باقی مبنی ہیں۔

اسمِ غیر متمکن کی چوتھی قسم اسماءِ افعال

اسماءِ افعال جمع ہے اسمِ فعل کی، اسمِ فعل وہ اسم ہے جو فعل یا معنیٰ فعل پر دلالت کرے۔

اسماءِ افعال کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ اسماء افعال بمعنیٰ ماضی ۲۔ اسماء افعال بمعنیٰ امر حاضر معروف

اسماء افعال بمعنیٰ ماضی: یعنی وہ اسماء جو فعل ماضی کے معنیٰ میں ہیں۔ وہ یہ ہیں

ھَیْھَاتَ بمعنی بَعُدَ (دور ہوا)

شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ (جدا ہوا)

سَرْعَانَ بمعنیٰ سَرُعَ (جلدی کی)

ان اسماء کے بعد ایک اسم مرفوع ہوتا ہے فاعل ہونیکی بناء پر۔ جیسے هَيْهَاتَ زَيْدٌ (زید دور ہوا)

اسماءافعال بمعنیٰ امر حاضر معروف : یعنی وہ اسماء جو امر حاضر معروف کے معنیٰ میں ہیں وہ یہ ہیں۔

رُوَيْدَ بمعنیٰ اَمْهِلْ (تو مہلت دے)

بَلْهَ بمعنیٰ دَعْ (تو چھوڑ)

حَيَّهَلْ بمعنیٰ اِئْتِ (تو آ)

هَلُمَّ بمعنیٰ اِئْتِ (تو آ)

دُوْنَکَ بمعنیٰ خُذْ (پکڑ تو)

هَا بمعنیٰ خُذْ (پکڑ تو)

قَطْ بمعنیٰ اِنْتَهِ (رک جا تو)

آمِيْن بمعنیٰ اِسْتَجِبْ (تو قبول کر)

عَلَيْکَ بمعنیٰ اَلْزِمْ (تو لازم پکڑ)

صَهْ بمعنیٰ اُسْکُتْ (تو خاموش رہ)

مَهْ بمعنیٰ اُکْفُفْ (تو ٹھہر جا)

ان اسماء کے بعد ایک اسم منصوب ہوتا ہے مفعول بہ ہونیکی بناء پر۔ جیسے رَوَيْدَ زَيْداً

اسمِ غیر متمکن کی پانچویں قسم اسماء اصوات

اسماء اصوات جمع ہے اسمِ صوت کی، اسمِ صوت وہ لفظ ہے جس سے کسی کی آواز کو نقل کیا جائے یا کسی چوپائے (یعنی جانور وغیرہ) کو آواز دی جائے۔ جیسے اُحْ اُحْ وہ آواز جو کھانسی کے وقت نکلتی ہے

اُفْ اُفْ درد کے وقت کی آواز ہے

بَخّ بَخ خوشی کے وقت کی آواز ہے

نَخَّ نَخّ اونٹ کے بٹھانے کی آواز ہے

غَاقَ غَاقَ کوے کی آواز ہے۔

اسمِ غیر متمکن کی چھٹی قسم اسماءِ ظروف

اسماء ظروف جمع ہے اسم ظرف کی، اسمِ ظرف وہ اسم ہے جو وقت یا جگہ پر دلالت کرے۔

اسمِ ظرف کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ ظرفِ زمان ۲۔ ظرفِ مکان

ظرفِ زمان کی تعریف:۔ظرفِ زمان اس اسم کو کہتے ہیں جو وقت پر دلالت کرے اور وہ یہ ہیں۔

اِذْ، اِذَا، مَتیٰ، کَیْفَ، اَیَّانَ، اَمْسِ مُذْ، مُنْذ، قَطُّ، عَوْضُ، قَبْلُ، بَعْدُ۔

اِذْ: اسکا معنیٰ ہے جس وقت اور یہ ماضی کیلئے آتا ہے۔ جیسے خَرَجْتُ اِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ (میں اس وقت نکلا جس وقت سورج طلوع ہوا)

اِذَا: اسکا معنیٰ ہے جس وقت، جبکہ، اگر، اور یہ مستقبل کے لئے آتا ہے اگر چہ ماضی پر داخل ہو اور اِذَا کبھی اچانک کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے اسکو اِذَا مُفَاجاتیہ کہتے ہیں۔

اِذْ اور اِذَا یہ دونوں ہمیشہ اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوتے ہیں انکے بعد جملہ اسمیہ بھی آتا ہے اور فعلیہ بھی اور کبھی یہ دونوں شرط کے معنیٰ کو مُتضمّن ہوتے ہیں اسوقت انکے بعد دو جملے آتے ہیں پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔

مَتیٰ : یہ دو معنوں کیلئے استعمال ہوتا ہے استفہام کیلئے بھی اور شرط کیلئے بھی۔ استفہام کی مثال جیسے مَتیٰ تُسَافِرُ (آپ کب سفر کریں گے) شرط کی مثال متیٰ تُسَافِرْ اُسَافِرْ (جب تو سفر کریگا تو میں بھی سفر کروں گا)

کَیْفَ : یہ حال دریافت کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے کَیْفَ حَالُکَ (آپ کا کیا حال ہے)

اَیَّانَ : یہ کسی بڑے واقعہ کے متعلق پوچھنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ (قیامت کا دن کب آئے گا)

اَمْس : یہ گزشتہ کل کیلئے آتا ہے۔ جیسے اِمْسِ یَوْمُ الْجُمَعَةِ (گزشتہ کل جمعہ کا دن تھا)

مُذْ، مُنْذ : یہ دونوں مُدّت بیان کرنے کے لئے آتے ہیں۔ جیسے مَارَأَیْتُهٗ مُذْ یَوْمِ الجمعةِ (میں نے اسکو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)

قَطُّ:۔ یہ ماضی منفی کی تاکید کے لئے آتا ہے۔ جیسے مَاضَرَبْتُه قَطّ (میں نے اسکو کبھی بھی نہیں مارا)

عَوْضُ:۔ یہ مستقبل منفی کی تاکید کیلئے آتا ہے۔ جیسے لَا اَضْرِبُه عَوْضُ (میں اسکو کبھی بھی نہیں ماروں گا)

قَبْلُ :قَبْلُ کا معنیٰ ہے پہلے اور بَعْدُ کا معنیٰ ہے بعد۔

(فائدہ) ظروفِ زمان سارے مبنی ہوتے ہیں سوائے قَبْلُ اور بَعْدُ کے یہ کبھی مُعرب ہوتے ہیں اور کبھی مبنی۔

تفصیل اسکی یہ ہے کہ قَبْلُ او ربَعْدُ کی تین صورتیں ہیں۔

۱۔ان کا مضاف الیہ مذکور ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ قَبْلَ عَمْرٍو (ایا میرے پاس زید عمرو سے پہلے)

۲۔مضاف الیہ محذوف نَسْیاً مَّنْسِیّاً ہو (یعنی مضاف الیہ نہ لفظوں میں مذکور ہو اور نہ ہی متکلم کے ارادے میں ہو) جیسے رُبَّ بِعْدٍ کَانَ خَیْراً مِنْ قَبْلٍ (بہت سے بعد پہلے سے بہتر ہیں)

۳۔مضاف الیہ محذوف مَنْوِیٌ ہو(یعنی مضاف الیہ لفظوں میں تو مذکور نہ ہو البتہ متکلم کے ذہن میں موجود ہو) جیسے لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ بَعْدُ (اللہ ہی کے لئے ہیں تمام امور پہلے کے اور بعد کے) یہ عبارت اصل میں یوں تھی (مِنْ قَبْلِ کُلِّ شَیْئٍ وَ مِنْ بَعْدِ کُلِّ شَیْئٍ)

پہلی دوصورتوں میں قَبْلُ اور بَعْدُ معرب ہوتے ہیں اور تیسری صورت میں مبنی ہوتے ہیں۔

ظرفِ مکان کی تعریف : ظرفِ مکان اس اسم کو کہتے ہیں جو جگہ پر دلالت کرے اور وہ یہ ہیں۔ حَیْثُ، قُدَّامُ، تَحْتَ، فَوْقَ۔

حَیْثُ۔ جگہ کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے اور یہ ہمیشہ اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوتا ہے اور اسکا مضاف الیہ اکثر جملہ اسمیہ آتا ہے اور کبھی جملہ فعلیہ بھی آتا ہے۔ جملہ اسمیہ کی مثال جیسے اِجْلِسْ حَیْثُ النَّاسُ جَالِسُوْنَ۔ جملہ فعلیہ کی مثال جیسے اِجْلِسْ حَیْثُ جَلَسَ النَّاسُ

قُدَّامُ۔ قُدَّامُ کے معنیٰ ہے آگے تَحْتُ کا معنیٰ ہے نیچے، فَوْقَ کا معنیٰ ہے اوپر، قَبْلُ اور بَعْدُ کی طرح ان کی بھی تین صوتیں ہیں یعنی ان کا مضاف الیہ مذکور ہوگا یا محذوف نَسْیاً مَّنْسِیّاً ہوگا یا محذوف مَنْوِیٌ ہوگا پہلی دوصورتوں میں یہ معرب ہوں گے اور آخری صورت میں مبنی ہوں گے۔

اسمِ غیر متمکن کی ساتویں قسم اسماء کنایات

اسماءِ کنایات جمع ہے اسمِ کنایہ کی اسمِ کنایہ وہ اسم ہے جو مبہم بات یا مبہم عدد پر دلالت کرے۔

اسمِ کنایہ کی دو قسمیں ہیں

۱۔ جو کنایہ ہو بات سے ۲۔ جو کنایہ ہو عدد سے

جو کنایہ ہو عدد سے وہ یہ ہیں۔ کَمْ، کَذا، کَأَیِّنْ،

کَمْ کی دو قسمیں ہیں : ۱۔ کَمْ استفہامیہ ۲۔ کَمْ خبریہ

کَمْ استفہامیہ کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے۔ جیسے کَمْ دِرْھَماً عِنْدَکَ (آپ کے پاس کتنے درھم ہیں؟)

کَمْ خبریہ کی تمیز مجرور ہوتی ہے کبھی مفرد اور کبھی جمع۔ مفرد کی مثال جیسے کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ (میں نے بہت سا مال خرچ کیا) جمع کی مثال جیسے کَمْ رِجَالٍ عِنْدِیْ (بہت سارے مرد میرے پاس ہیں)

کَذا:۔ صرف خبریہ ہوتا ہے استفہامیہ نہیں ہوتا جیسے عِنْدِیْ کَذَا رَجُلاً (میرے پاس اتنے مرد ہیں)

کَأَیِّنْ:۔ یہ بھی خبریہ ہوتا ہے اور اسکی تمیز پر مِنْ حرفِ جر داخل ہوتا ہے جیسے وَ کَأَیِّنْ مِنْ دَابَّۃٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَھَا (اور کتنے جانور ایسے ہیں کہ جو اپنا رزق نہیں اٹھاتے)

جو کنایہ ہو بات سے وہ یہ ہیں۔ کَیْتَ، زَیْتَ، بمعنیٰ ایسا ایسا جیسے سَمِعْتُ کَیْتَ وَ کَیْتَ (میں نے ایسا ایسا سُنا) قُلْتُ زَیْتَ وَ زَیْتَ (میں نے ایسا ایسا کہا)

اسمِ غیر متمکن کی آٹھویں قسم مرکبِ بِنائی

مرکبِ بنائی کی تعریف اور مکمل تفصیل صفحہ نمبر ۵ پر گزر چکی ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ اسمِ غیر متمکن کی بحث مکمل ہو چکی ہے۔

فصل (۹)

عموم اور خصوص کے اعتبار سے اسم کی اقسام

عموم اور خصوص کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔معرفہ ۲۔نکرہ

معرفہ کی تعریف:۔ معرفہ اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی خاص چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو۔

اسکی سات قسمیں ہیں : ۱۔مضمرات ۲۔اعلام ۳۔اسماءِ اشارات ۴۔اسماء موصولات ۵۔معرف بالام (یعنی وہ اسم جس پر الف لام داخل ہو) ٦۔مضاف بیک ازیں ھا (یعنی وہ اسم جو مذکورہ پانچ قسموں میں سے کسی کی طرف مضاف ہو) ۷۔معرف بالنداء (یعنی وہ اسم جس پر حرفِ نِداء داخل ہو

نکرہ کی تعریف:۔ نکرہ اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی عام چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے رَجُلٌ (کوئی مرد) فَرَسٌ (کوئی گھوڑا)

جنس کے اعتبار سے اسم کی اقسام

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ مذکر ۲۔مؤنث

مذکر کی تعریف:۔ مذکر اس اسم کو کہتے ہیں جس میں تانیث کی کوئی علامت نہ پائی جائے جیسے رَجُلٌ

مؤنث کی تعریف:۔ مؤنث اس اسم کو کہتے ہیں جس میں تانیث کی کوئی علامت پائی جائے جیسے امرأۃٌ

علاماتِ تانیث

تانیث کی چار علامتیں ہیں۔

۱۔تاءِ ملفوظہ (یعنی وہ تا جو لفظوں میں موجود ہو۔ جیسے طلحۃٌ

۲۔تاءِ مقدرہ (یعنی وہ تاء جو لفظوں میں موجود نہ ہو) جیسے أرْضٌ یہ اصل میں أرْضَۃٌ ہے اس لئے کہ اسکی تصغیر أُرَیْضۃٌ آتی ہے اور تصغیر سے اسم کی اصل معلوم ہوتی ہے۔

۳۔اَلف مقصورہ یعنی وہ الف جس کے بعد ہمزہ نہ ہو۔ جیسے حُبْلیٰ

۲۔الف ممدودہ (یعنی وہ الف جس کے بعد ہمزہ ہو) جیسے حَمْرآءُ

علامت کے اعتبار سے مؤنث کی اقسام

علامت کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔مؤنثِ سماعی ۲۔مؤنثِ قیاسی

مؤنثِ سماعی:۔ اس مؤنث کو کہتے ہیں جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں موجود نہ ہو۔ جیسے تمام ہواؤں کے نام، تمام جنگوں کے نام، سورج اور دوزخ کے تمام نام، تمام عورتوں کے نام، تمام جگہوں کے نام، تمام حروف، سورج کے تمام نام، تمام قبیلوں کے نام، شرابوں

کے تمام نام یہ سب مونث سماعی ہیں۔

مؤنثِ قیاسی:۔اس مؤنث کو کہتے ہیں جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں موجود ہو۔ جیسے اِمْرَأَۃٌ

ذات کے اعتبار سے مونث کی اقسام

ذات کے اعتبار سے مونث کی دو قسمیں ہیں۔۱۔مؤنثِ حقیقی ۲۔مؤنثِ لفظی

مؤنثِ حقیقی: اُس مؤنث کو کہتے ہیں جس کے مقابلے میں جاندار مذکر موجود ہو۔ جیسے اِمْرَأَۃٌ اسکے مقابلے میں رَجُلٌ جاندار مذکر موجود ہے۔

مؤنثِ لفظی: اس مؤنث کو کہتے ہیں جسکے مقابلے میں جاندار مذکر موجود نہ ہو۔ جیسے ظُلْمَۃٌ اسکے مقابلے میں نُوْرٌ ہے لیکن جاندار نہیں ہے۔

عدد کے اعتبار سے اسم کی اقسام

عدد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔واحد ۲۔تثنیہ ۳۔جمع

واحد:۔ اس اسم کو کہتے ہیں جو صرف ایک پر دلالت کرے۔ جیسے رَجُلٌ (ایک مرد)

تثنیہ:۔اس اسم کو کہتے ہیں جو دو پر دلالت کرے بشرطیکہ اس کے آخر میں الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور یا یاءِ ماقبل مفتوح اور نون مکسور ہو۔ جیسے رَجُلَانِ، رَجُلَیْنِ (دو مرد)

تثنیہ کے لئے تین شرطیں ہیں ۱۔ جو دو پر دلالت کرے۔ ۲۔اسکے آخر میں الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور یا یاء ماقبل مفتوح نون مکسور ہو ۳۔اس کلمہ سے مفرد بھی ہو اگر کوئی اسم ایسا ہو کہ جو دو پر دلالت کرتا ہو لیکن اس میں آخری دو شرطیں یا ان میں سے ایک شرط نہ پائی جائے تو اسے تثنیہ نہیں بلکہ مشابہ بالتثنیہ کہتے ہیں جیسے اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ، کِلَا، کِلْتَا

جمع کی تعریف : جمع اس اسم کو کہتے ہیں جو دو سے زائد پر دلالت کرے بشرطیکہ اس کے مفرد میں کچھ تغیُّر کیا گیا ہو، عام ہے کہ تغیّرِ لفظی ہو یا تقدیری۔

تغیُّرِ لفظی:۔وہ تبدیلی ہے جو لفظوں میں ظاہر ہو اور اسکی چھ صورتیں ہیں۔

۱۔تغیُّر ساتھ زیادتی کے جیسے صِنْوٌ سے صِنْوَانٌ

۲۔تغیُّر ساتھ کمی کے جیسے تُخَمَۃٌ سے تُخَمٌ

۳۔تغیُّر ساتھ تبدیلی شکل کے جیسے اَسَدٌ سے اُسُدٌ

۴۔تغیُّر ساتھ زیادتی اور تبدیلِی شکل کے جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ

۵۔تغیُّر ساتھ کمی اور تبدیلِی شکل کے۔ جیسے رَسُوْلٌ سے رُسُلٌ

۶۔تغیُّر ساتھ زیادتی کمی اور تبدیلِی شکل کے جیسے غُلَامٌ سے غِلْمَانٌ

تَغیُّرِ تقدیری:۔ وہ تبدیلی ہے کہ واحد اور جمع میں فرق اعتباری ہو پڑھنے میں ایک جیسے ہوں جیسے فُلْکٌ کی جمع بھی فُلْکٌ آتی ہے جو پڑھنے میں ایک جیسے ہیں فرق اعتباری یہ کہ فُلْک اگر قُفْلٌ کے وزن پر ہو تو مفرد ہے اور اگر اُسْدٌ کے وزن پر ہو تو جمع ہے۔

لفظ کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔جمع مکسر ۲۔جمع سالم

جمع مکسر :اس جمع کو کہتے ہیں جس میں واحد کا وزن سلامت نہ رہے جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ جمع مکسر کو جمع تکسیر بھی کہتے ہیں۔

جمع مکسر کے اوزان:

ثلاثی میں جمع مکسر کے اوزان سماعی ہیں یعنی ان کے لئے کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے، رُباعی اور خُماسی میں جمع مکسر کے دو وزن آتے ہیں۔

۱۔فَعَالِلُ جیسے جَعْفَرٌ سے جَعَافِرُ ۲۔فَعَالِیْلُ جیسے خَنْدَرِیْسٌ خَنَادِیْرُ

جمع سالم:۔اس جمع کو کہتے ہیں جس میں واحد کا وزن سلامت رہے۔ جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ جمع سالم کو جمع صحیح بھی کہتے ہیں۔

جمع سالم کی دو قسمیں ہیں۔ ۱جمع مذکر سالم ۲۔جمع مؤنث سالم

جمع مذکر سالم:اس جمع کو کہتے ہیں جس کے آخر میں واوٗ ماقبل مضموم، نون مفتوح یا یاءِ ماقبل مکسور، نون مفتوح ہو۔ جیسے مُسْلِمُوْنَ اور مُسْلِمِیْنَ

جمع مؤنث سالم :اس جمع کو کہتے ہیں جس کے آخر میں الف اور تاء ہو۔ جیسے مُسْلِمَاتٌ

معنیٰ کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔جمع قلّت ۲۔جمع کثرت

جمع قلّت :اس جمع کو کہتے ہیں جو تین سے دس تک بولی جائے اور اس کے چھ اوزان ہیں۔ ۱۔اَفْعُلٌ جیسے اَکْلُبٌ ۲۔اَفْعَالٌ جیسے اَقْوَالٌ ۳۔اَفْعِلَةٌ جیسے اَعْوِنَةٌ ۴۔فِعْلَةٌ جیسے غِلْمَةٌ ۵۔جمع مذکر سالم جبکہ الف لام سے خالی ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ ۶۔جمع مؤنث سالم جبکہ الف لام سے خالی ہو جیسے مُسْلِمَاتٌ

جمع کثرت:اس جمع کو کہتے ہیں جو دس (۱۰) سے اوپر بولی جائے، جمع قلّت کے اوزان کے علاوہ باقی سارے جمع کثرت کے اوزان ہیں۔

فصل (۱۰)

اس فصل میں مصنفؒ اعراب کے اعتبار سے اسمِ متمکن کی اقسام بیان کررہے ہیں لیکن ان سے قبل چند چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔

اعراب کی تعریف :اعراب کا لغوی معنیٰ ہے ظاہر ہونا۔

اصطلاح میں اعراب اس حرف یا حرکت کو کہتے ہیں جو مُعرب کے آخر میں آتے ہیں۔

مُعرب کے اعراب چار ہیں۔ ۱۔رفع ۲۔نصب ۳۔جر ۴۔جزم **اسمِ مُعرب کے اعراب تین ہیں۔** ۱۔رفع ۲۔نصب ۳۔جر

فعل مُعرب کے اعراب بھی تین ہیں۔ ۔۱۔رفع ۲۔نصب ۳۔جزم

رفع چار چیزوں کے ساتھ آتا ہے۔ ۱۔ضمہ کے ساتھ۔ جیسے زَیْدٌ ۲۔ الف کے ساتھ جیسے رَجُلَانِ ۳۔ واؤ کے ساتھ جیسے مُسْلِمُوْنَ ۴۔اثباتِ نون اعرابی کے ساتھ جیسے یَضْرِبَانِ

نصب پانچ چیزوں کے ساتھ آتا ہے۔ ۱۔فتحہ کے ساتھ جیسے رَأَیْتُ زَیْداً ۲۔کسرہ کے ساتھ جیسے رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ ۳۔الف کے ساتھ جیسے رَأَیْتُ اَبَاکَ ۴۔یا کے ساتھ جیسے رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ ۵۔اسقاطِ نون اعرابی کے ساتھ جیسے لَنْ یَّضْرِبَا

جر تین چیزوں کے ساتھ آتا ہے۔ ۱۔کسرہ کے ساتھ جیسے بِزَیْدٍ ۲۔فتحہ کے ساتھ جیسے بِعُمَرَ ۳۔ یا کے ساتھ جیسے بِمُسْلِمِیْنَ

جزم تین چیزوں کے ساتھ آتا ہے۔ ۱۔سکون کے ساتھ جیسے لَمْ یَضْرِبْ ۲۔اسقاطِ نون اعرابی کے ساتھ جیسے لَمْ یَضْرِبَا ۳۔حذفِ لام کلمہ کے ساتھ جیسے لَمْ یَدْعُ

اعراب کی اقسام

اعراب کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔اعراب بالحرکت ۲۔اعراب بالحرف

اعراب بالحرکت تین ہیں۔ زبر،زیر،پیش

اعراب بالحرف بھی تین ہیں۔ واؤ،الف،یا

اعراب بالحرکت اور اعراب بالحرف میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔لفظی ۲۔تقدیری

لفظی وہ اعراب ہے جو لفظوں میں ظاہر ہو۔

تقدیری وہ اعراب ہے جو لفظوں میں ظاہر نہ ہو۔

لفظی کی مثال جیسے جَائَنِیْ زَیْدٌ میں پیش، تقدیری کی مثال جیسے رَأَیْتُ مُوْسیٰ میں زبر۔

پھر اعراب بالحرف اور اعراب بالحرکت خواہ لفظی ہوں یا تقدیری ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔حقیقی ۲۔حکمی

حقیقی وہ اعراب ہے جو مستقل ہو دوسرے کا تابع نہ ہو۔

حکمی وہ اعراب ہے جو کسی کے تابع ہو۔

حقیقی اور حکمی کی مکمل تفصیل انشاءاللہ اسمِ متمکن کی اقسام میں آئے گی۔

(فائدہ) مُعرب کی حرکات کا نام رفع، نصب، جر ہے اور مبنی کی حرکات کا نام ضمہ، فتحہ، کسرہ ہے مگر ایک دوسرے کیلئے مجازاً استعمال ہوتے ہیں۔

اعراب کے اعتبار سے اسمِ متمکن کی اقسام

اعراب کے اعتبار سے اسمِ متمکن کی سولہ اقسام ہیں۔

پہلی قسم مفرد منصرف صحیح

مفرد منصرف صحیح وہ اسم متمکن ہے جو تثنیہ اور جمع نہ ہو، غیر منصرف نہ ہو اور اسکے آخر میں حروفِ علّت واؤ یا یاء نہ ہو۔ جیسے زَیْدٌ

(فائدہ) مفرد چار چیزوں کے مقابلہ میں آتا ہے۔ ا۔تثنیہ اور جمع کے مقابلہ میں ۲۔مرکب کے مقابلہ میں ۳۔ جملہ کے مقابلہ میں ۴۔ مضاف اور شبہ مضاف کے مقابلہ میں

یہاں پر مفرد تثنیہ اور جمع کے مقابلہ میں آتا ہے

منصرف کی تعریف:۔ منصرف اس اسم کو کہتے ہیں جس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب یا ایک سبب جو قائم مقام دو کے ہو نہ پایا جائے ، اور اسکا حکم یہ ہے کہ اسکے آخر میں تینوں حرکتیں تنوین کے ساتھ آسکتی ہیں۔

صحیح کی تعریف:۔ نحویوں کی اصطلاح میں صحیح اس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں حرفِ علّت واؤ یا یاء نہ ہو۔ جیسے زَیْدٌ رَجُلٌ

دوسری قسم مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح

مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح وہ اسمِ متمکن ہے جو تثنیہ اور جمع نہ ہو، غیر منصرف نہ ہو، اور اسکے آخر میں حرفِ علّت واؤ یا یاء ہو، ماقبل اسکا ساکن ہو۔ جیسے دَلْو، ظَبْیٌ

جاری مجریٰ صحیح کی تعریف:۔ جاری مجریٰ صحیح وہ اسم ہے جس کے آخر میں حرفِ علّت واؤ یا یاء ہو، ماقبل اسکا ساکن ہو۔ جیسے دَلْوٌ، ظَبْیٌ، نَحْوٌ۔

تیسری قسم جمع مکسر منصرف

جمع مکسر منصرف وہ اسمِ متمکن ہے جو واحد اور تثنیہ نہ ہو، اور ایسی جمع ہو جسکا واحد کا وزن سلامت نہ ہو اور غیر منصرف نہ ہو۔ جیسے رِجَالٌ

ان تینوں قسموں کا اعراب اعراب بالحرکت لفظی حقیقی ہوتا ہے یعنی حالتِ رفع میں ضمہ لفظی کے ساتھ، حالتِ نصب میں فتحہ لفظی کے ساتھ، حالتِ جر میں کسرہ لفظی کے ساتھ۔

رفع کی مثال جیسے جاءَنِی زَیْدٌ وَ دَلْوٌ و رِجَالٌ ،نصب کی مثال جیسے رَأَیْتُ زَیْداً وَ دَلْواً وَ رِجَالاً ،

جر کی مثال جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ وَ دَلْوٍ وَ رِجَالٍ

چوتھی قسم جمع مؤنث سالم

جمع مؤنث سالم وہ اسمِ متمکن ہے جس کے آخر میں الف اور تاء ہو۔ جیسے مُسْلِمَاتٌ

اس قسم کا اعراب اعراب بالحرکت لفظی حکمی ہوتا ہے یعنی حالتِ رفع میں ضمہ لفظی کے ساتھ، حالتِ نصب اور جر میں کسرہ لفظی کے ساتھ۔ یہاں پر نصب جر کے تابع ہوتا ہے۔ جیسے هُنَّ مَسْلِمَاتٌ، رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ۔

پانچویں قسم غیر منصرف

غیر منصرف وہ اسمِ متمکن ہے جس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب یا ایک سبب جو قائم مقام دو کے ہو پایا جائے۔ جیسے عُمَرُ
اس کا حکم یہ ہے کہ اس کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہیں آسکتے۔
اس قسم کا اعراب اعراب بالحرکت لفظی حکمی ہوتا ہے یعنی حالتِ رفع میں ضمہ لفظی کے ساتھ بغیر تنوین کے حالتِ نصب اور جر میں فتحہ لفظی کے ساتھ بغیر تنوین کے۔ یہاں جر نصب کے تابع ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَنِیْ عُمَرُ، رَأَيْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ

اسبابِ منع صرف نو(۹) ہیں

۱۔عدل ۲۔وصف ۳۔تانیث ۴۔معرفہ ۵۔عجمہ ۶۔جمع ۷۔ترکیب ۸۔وزنِ فعل ۹۔الف نون زائدتان۔

عدل کی تعریف:۔ عدل کا لغوی معنیٰ ہے برابری کرنا، انصاف کرنا، اصطلاح میں عدل کہتے ہیں کہ ایک صیغہ کا اپنی اصلی حالت سے نکل کر غیر اصلی حالت کی طرف چلے جانا بغیر کسی صرفی قاعدہ کے، ساتھ باقی رکھنے حروفِ اصلی اور معنیٰ اصلی کے۔ جیسے عَامِرٌ سے عُمَرُ

عدل کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔عدل تحقیقی ۲۔عدل تقدیری

عدل تحقیقی:۔ وہ عدل ہے کہ جس میں ایک کلمہ کے غیر منصرف ہونے کے علاوہ اسکی اصل پر کوئی دوسری دلیل بھی موجود ہو۔ جیسے ثُلٰث اس کے معنیٰ ہے تین تین یہ اصل میں ثُلٰثَۃٌ ثُلٰثَۃٌ تھا اس لئے کہ معنیٰ کے اندر تکرار لازم ہوتا ہے الفاظ کے تکرار کو تو معلوم ہوا کہ ثُلٰث کی اصل ثُلٰثَۃٌ ثُلٰثَۃٌ ہے پھر اس سے نکل کر ثُلٰث بنا ہے۔

عدلِ تقدیری:۔ وہ عدل ہے کہ جس میں ایک کلمہ کے غیر منصرف ہونے کے علاوہ اسکی اصل پر کوئی دوسری دلیل موجود نہ ہو۔ جیسے عُمَر یہ اصل میں عَامِرٌ تھا۔

وصف کی تعریف:۔ وصف کا لغوی معنیٰ ہے بیان کرنا، اصطلاح میں وصف اس اسمِ مشتق کو کہتے ہیں جو ایسی ذاتِ مبہم پر دلالت کرے جس میں اسکی بعض صفات کا خیال رکھا گیا ہو۔ جیسے اَسْوَد (کالا) اَرْقَم (چتکبرہ)

وصف کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔وصفِ اصلی ۲۔وصفِ عارضی

وصفِ اصلی وہ وصف ہے جو اصل وضع کے اعتبار سے وصف ہو اگرچہ وہ بعد میں کسی چیز کا نام بنا ہو۔ جیسے اَسْوَد (کالا) اَرْقَم (چتکبرہ) یہ دونوں بعد میں سانپوں کے نام بن گئے۔

وصفِ عارضی وہ وصف ہے جو اصل وضع کے اعتبار سے وصف نہ ہو لیکن کسی جملے میں صفت واقع ہو۔ جیسے مَرَرْتُ بِنِسْوَۃٍ اَرْبَعٍ میں اَرْبَع جملہ میں صفت واقع ہو رہا ہے۔

(فائدہ) غیر منصرف کا سبب وصفِ اصلی بنتا ہے، وصفِ عارضی نہیں بنتا اسی وجہ سے مَرَرْتُ بِنِسْوَۃٍ اَرْبَعٍ میں اَرْبَعٍ منصرف ہے، غیر منصرف نہیں ہے اس لئے کہ یہ وصف عارضی ہے وصفِ اصلی نہیں ہے۔

تانیث کی تعریف:۔ تانیث اور مؤنث اس اسم کو کہتے ہیں جس میں تانیث کی چار علامتوں میں سے کوئی علامت پائی جائے۔

تانیث کی چار علامتیں یہ ہیں۔ا۔تاء ملفوظہ ۲۔تاء مقدرہ ۳۔الف مقصورہ ۴۔الف ممدودہ

(فائدہ) تانیثِ لفظی تائے ملفوظہ کو کہتے ہیں، تانیث معنوی تائے مقدرہ کو کہتے ہیں۔

تانیث لفظی کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ عَلَم ہو خواہ مذکر کا ہو یا مؤنث کا۔ جیسے طَلْحۃُ، فَاطِمَۃُ

تانیثِ معنوی کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لئے دو شرطیں ہیں۔

ا۔ وہ علم ہو ۲۔ تین امور میں سے کوئی امر پایا جائے۔ تین امور یہ ہیں۔ ا۔ تین حرف سے زائد ہے۔ جیسے زَیْنَب ۲۔ تین حرفی ہو درمیان والا حرف متحرک ہو۔ جیسے سَقَرَ ۳۔ تین حرفی ہو درمیان والا حرف ساکن ہو اور عجمی ہو۔ جیسے مَاہُ جُوْر۔

اگر کسی کلمہ میں مذکورہ تین امور میں سے کوئی امر نہ پایا جائے تو اسے منصرف اور غیر منصرف پڑھنا دونوں جائز ہے هِنْدٌ

الف مقصورہ اور الف ممدودہ

الف مقصورہ اور ممدودہ کے غیر منصرف ہونے کا سبب بننے کی کوئی شرط نہیں ہے اس لئے کہ یہ خود ایک سبب قائم مقام دو کے ہوتے ہیں۔ جیسے حُبْلٰی، اور حَمَرآء

معرفہ:۔ معرفہ کی تعریف اور اسکی تمام اقسام کا ذکر ماقبل میں گذر چکا ہے، معرفہ کی سات قسموں میں سے صرف عَلَم غیر منصرف کا سبب بنتا ہے۔

عجمہ کی تعریف:۔ عجمہ کا لغوی معنیٰ ہے گونگا، اصطلاح میں عجمہ اس لفظ کو کہتے ہیں جو عربی زبان کا نہ ہو۔ جیسے اِبْرَاھِیْم عجمہ کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لئے دو شرطیں ہیں۔ ا۔ جس زبان کا لفظ ہے اس میں علم ہو خواہ حقیقتاً ہو یا حکماً۔ جیسے اِبْرَاھِیْم اور قَالُوْن

۲۔ دو امور میں سے کوئی امر پایا جائے ا۔ تین حرف سے زائد ہو جیسے ابراہیم ۲۔ تین حرفی ہو درمیان والا حرف متحرک ہو جیسے شَتَرَ

جمع کی تعریف:۔ جمع اس اسم کو کہتے ہیں جو دو سے زائد پر دلالت کرے لیکن یہاں جمع سے مراد جمع اقصیٰ یا جمع مُنْتھیٰ الجموع ہے۔

جمع اقصیٰ یا جمع مُنْتھیٰ الجموع وہ جمع ہے جس کے پہلے دو حرف مفتوح ہوتے ہیں اور تیسرا حرف الف علامت جمع اقصیٰ ہوتا ہے اب اگر علامت جمع اقصیٰ کے بعد ایک حرف ہو تو وہ مشدد ہوگا۔ جیسے دَوَابُّ جمع ہے دَابَّۃٌ کی اور اگر علامت جمع اقصیٰ کے بعد دو حرف ہوں تو پہلا حرف مکسور ہوگا اور دوسرے حرف کی حرکت کا کوئی اعتبار نہیں جیسے مَسَاجِد جمع ہے مسجدٌ کی اگر علامت جمع اقصیٰ کے بعد تین حرف ہوں تو پہلا مکسور ہوگا دوسرا حرف یاء ساکنہ ہوگی اور تیسرے حرف کی حرکت کا کوئی اعتبار نہیں۔ جیسے مَصَابِیْحُ جمع ہے مِصْبَاحٌ کی۔ جمع اقصیٰ میں ایک سبب قائم مقام دو کے ہوتا ہے۔

ترکیب کی تعریف:۔ ترکیب اس لفظ کو کہتے ہیں جو دو سے زیادہ کلموں سے مل کر بنا ہو۔ ترکیب کی چھ قسمیں ہیں۔ا۔ مرکبِ اضافی ۲۔ مرکبِ بنائی ۳۔ مرکبِ منع صرف ۴۔ مرکبِ توصیفی ۵۔ مرکبِ صوتی ٦۔ مرکبِ اسنادی

ان چھ قسموں میں سے صرف مرکبِ منع صرف غیر منصرف کا سبب بنتا ہے اور مرکب منع صرف کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لئے شرط

یہ ہے کہ وہ علم ہو۔ جیسے بَعْلَبَکّ

وزنِ فعل کی تعریف:۔ وزنِ فعل کہتے ہیں کہ کسی اسم کا فعل کے وزن پر ہونا۔

وزنِ فعل کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ وزنِ فعل مختص ۲۔ وزنِ فعل غیر مختص

وزنِ فعل مختص:۔ اس اسم کو کہتے ہیں جو فعل کے وزن پر ہو لیکن وہ وزن فعل کے ساتھ خاص ہو۔ جیسے ضُرِبَ اور شَمَّرَ جب یہ کسی کے نام رکھ دیئے جائیں۔

وزنِ فعل مختص کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لئے شرط یہ ھیکہ وہ عَلَم ہو۔

وزنِ فعل غیر مختص:۔ اُس اسم کو کہتے ہیں جو فعل کے وزن پر ہو لیکن وہ وزن فعل کے ساتھ خاص نہ ہو بلکہ اسکا اطلاق اسم اور فعل دونوں پر ہوسکتا ہو۔

وزنِ فعل غیر مختص کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لئے شرط یہ ھیکہ اس کے شروع میں حروفِ اَتَیْن میں سے کوئی حرف ہو اور آخر میں تاء متحرکہ (ۃ) نہ ہو۔ جیسے اَحْمَدُ، یَشْکُرُ، تَغْلِبُ، نَرْجِسُ

الف نون زائدتان کی تعریف:۔ الف نون زائدتان اس الف اور نون کو کہتے ہیں جو کسی کلمے کے آخر میں اکٹھے آئیں اور اکٹھے گریں۔

الف نون زائدتان کی دو صورتیں ہیں۔

یہ کسی اسم کے آخر میں آئیں گے یا کسی وصف کے آخر میں، اگر کسی اسم کے آخر میں آئیں تو اِس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لئے شرط یہ ہیکہ وہ عَلَم ہو۔ جیسے عِمْرَان، عُثمان

اور اگر وصف کے آخر میں آئیں تو غیر منصرف بننے کے لئے شرط یہ ہیکہ اُسکی مؤنث فَعْلَانَۃٌ کے وزن پر نہ ہو۔ جیسے سَکْرَان اسکی مؤنث سَکْرٰی ہے۔

فائدہ:۔ پہلی شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے سَعْدَانٌ منصرف ہے غیر منصرف نہیں ہے اور دوسری شرط کے نہ پائے جانے کیوجہ سے نَدْمَانٌ منصرف ہے غیر منصرف نہیں ہے کیونکہ اسکی مؤنث نَدْمَانَۃٌ آتی ہے۔

چھٹی قسم:۔ اسمائے سِتّہ مکبّرہ

یعنی وہ چھ اسم جنکی تصغیر نہیں آتی اور وہ یہ ہیں۔ ۱۔ اَبٌ (باپ) ۲۔ اَخٌ (بھائی) ۳۔ حَمٌ (عورت کے رشتہ دار) ۴۔ ھَنٌ (عورت کی شرمگاہ یا ہر ایسی چیز جسکا ذکر قبیح ہو ۵۔ فَمٌ (منہ) ۶۔ ذُوْ (صاحب والا)

اس قسم کا اعراب اعراب بالحرف لفظی حقیقی ہوتا ہے۔ یعنی حالتِ رفع میں واؤ لفظی کے ساتھ، حالتِ نصب میں الف لفظی کے ساتھ اور حالتِ جر میں یاء لفظی کے ساتھ۔ جیسے جَاءَ اَبُوْکَ، رَأَیْتُ اَبَاکَ، مَرَرْتُ بِاَبِیْکَ

اس قسم کے اعراب کے لئے چار شرائط ہیں۔

۱۔ یہ مکبر ہوں مصغّر نہ ہوں اگر مصغر ہوں تو ان کا اعراب پہلی قسم والا ہوگا۔

۲۔ یہ مضاف ہوں اگر مضاف نہ ہوئے تو ان کا اعراب بھی پہلی قسم والا ہوگا

۳۔مضاف بھی یائے ضمیر متکلم کے علاوہ کی طرف ہوں اگر یائے ضمیر کی طرف مضاف ہوئے تو انکا اعراب تقدیری ہوگا۔

۴۔ یہ مفرد ہوں تثنیہ اور جمع نہ ہوں اگر تثنیہ اور جمع ہوئے تو ان کا اعراب بھی تثنیہ وجمع والا ہوگا۔

ساتویں قسم:۔تثنیہ۔ جیسے رَجُلَانِ، رَجُلَيْنِ

آٹھویں قسم:۔ كِلَا، كِلْتَا

جبکہ یہ مضاف ہوں ضمیر کی طرف اگر اسمِ ظاہر کی طرف مضاف ہوئے تو انکا اعراب تقدیری ہوگا۔

نویں قسم:۔اِثْنَانِ واِثْنَتَانِ

ان تینوں قسموں کا اعراب، اعراب بالحرف لفظی حکمی ہوتا ہے۔یعنی حالتِ رفع میں الف ماقبل مفتوح نون مکسور کے ساتھ، حالتِ نصب اور جر میں یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسور کے ساتھ۔ جیسے

جَاءَ رَجُلَانِ وَكِلَاهُمَا وَاِثْنَانِ وَاِثْنَتَانِ

رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ وَكِلَيْهِمَا وَاِثْنَيْنِ وَاِثْنَتَيْنِ

مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ وَكِلَيْهِمَا وَاِثْنَيْنِ وَاِثْنَتَيْنِ

دسویں قسم:۔جمع مذکر سالم

جیسے مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِيْنَ

گیارھویں قسم:۔اُوْلُوْ یہ جمع ہے ذُوْ کی مِن غَيْرِ لَفْظِهٖ (یعنی بغیر لفظوں کے)

بارھویں قسم:۔عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ

ان تینوں قسموں کا اعراب، اعراب بالحرف لفظی حکمی ہوتا ہے یعنی حالتِ رفع میں واوٗ ماقبل مضموم نون مفتوح کے ساتھ حالتِ نصب اور جر میں یاء ماقبل مکسور نون مفتوح کے ساتھ۔ جیسے جَاءَ مُسْلِمُوْنَ وَاُوْلُوْ مَالٍ وَعِشْرُوْنَ رَجُلاً، رَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ وَاُوْلِيْ مَالٍ وَعِشْرِيْنَ رَجُلاً، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ وَاُوْلِيْ مَالٍ وَعِشْرِيْنَ رَجُلاً

تیرھویں قسم:۔اسمِ مقصور

اسمِ مقصور وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو۔ جیسے مُوْسٰى، عِيْسٰى

چودھویں قسم:۔غیر جمع مذکر سالم مضاف بیاء ضمیر متکلم

یعنی وہ اسم متمکن جو جمع مذکر سالم نہ ہو اور ضمیر متکلم کی طرف مضاف ہو۔ جیسے غُلَامِيْ

ان دونوں قسموں کا اعراب، اعراب بالحرکت تقدیری حقیقی ہوتا ہے یعنی حالتِ رفع میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالتِ نصب میں فتحہ تقدیری کے اور حالتِ جر میں کسرہ تقدیری کے ساتھ۔ جیسے جَاءَ مُوْسٰى وَغُلَامِيْ، رَأَيْتُ مُوْسٰى وَغُلَامِيْ

مَرَرْتُ بِمُوْسیٰ وَغُلَامِیْ

پندرھویں قسم:۔اسمِ منقوص

اسمِ منقوص وہ اسمِ متمکن ہے جس کے آخر میں یاء ساکنہ ہو ماقبل اسکا مکسور ہو۔ جیسے قَاضِیْ

اس قسم کا اعراب، اعراب بالحرکت ہوتا ہے یعنی حالتِ رفع میں ضمہ تقدیری کے ساتھ حالتِ نصب میں فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالتِ جر میں کسرہ تقدیر کے ساتھ۔ جیسے جَاءَ الْقَاضِیْ، رَأَیْتُ الْقَاضِیَ، مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ

سولھویں قسم:۔جمع مذکر سالم مضاف بیاءِ ضمیر متکلم

یعنی وہ اسمِ متمکن جو جمع مذکر سالم ہو اور ضمیر متکلم کی طرف مضاف ہو۔ جیسے مُسْلِمِیَّ

اس قسم کا اعراب حالتِ رفع میں واؤ تقدیری کے ساتھ حالتِ نصب اور جر میں یاء لفظی کے ساتھ۔ جیسی جَاءَ مُسْلِمِیَّ، رَأَیْتُ مُسْلِمِیَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ،

جَاءَ مُسْلِمِیَّ میں مُسْلِمِیَّ اصل میں مُسْلِمُوْنَیْ تھا نون جمع کو اضافت کی وجہ سے گرا دیا تو مُسْلِمُوْیَ بن گیا اب واؤ اور یاء قریبُ المخرج جمع ہو گئے تو واؤ کو یاء سے تبدیل کیا تو مُسْلِمُیْیَ بن گیا پھر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا تو مُسْلِمُیَّ بن گیا، اس کے بعد یاء کے ماقبل ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کر دیا تو مُسْلِمِیَّ بن گیا۔

حالتِ نصب اور جر میں مُسْلِمِیَّ اصل میں مُسْلِمِیْنَ یَ تھا نون جمع کو اضافت کی وجہ سے گرا دیا تو مُسْلِمِیْیَ بن گیا پھر یاء کا یاء میں ادغام کیا تو مُسْلِمِیَّ بن گیا۔

فصل (۱۱)

فعل مضارع کا اعراب

فعل مضارع کے اعراب کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔رفع ۲۔نصب ۳۔جزم

اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی اقسام

اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی چار اقسام ہیں۔

پہلی قسم: صحیح مُجرد ازضمائرِ بارزہ برائے تثنیہ وجمع مذکر واحدہ مؤنثہ مخاطبہ۔

یعنی وہ فعل مضارع جو ضمائرِ بارزہ سے خالی ہو اور صحیح ہو۔ جیسے یَضْرِبُ اس قسم کا اعراب، حالتِ رفع میں ضمہ لفظی کے ساتھ، حالتِ نصب میں فتحہ لفظی کے ساتھ، اور حالتِ جزم میں سکون لفظی کے ساتھ۔ جیسے ھُوَ یَضْرِبُ، وَلَنْ یَّضْرِبَ، وَلَمْ یَضْرِبْ

دوسری قسم: مُعتلِ واوی یائی مجرد ازضمائر بارزہ برائے تثنیہ وجمع مذکر واحدہ مؤنثہ ومخاطبہ۔

یعنی وہ فعل مضارع جو ضمائر بارزہ سے خالی ہو اور اسکے آخر میں واؤ یا یاء ہو۔ جیسے یغْزُوْ، یَرْمِیْ

اس قسم کا اعراب

حالتِ رفع میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالتِ نصب میں فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالتِ جزم میں حذف لام کلمے کے ساتھ۔ جیسے هُوَ يَغْزُوْ وَ يَرْمِيْ، وَلَنْ يَغْزُوَ وَلَنْ يَرْمِيَ، وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يَرْمِ

تیسری قسم: مُعتل الفی مجرد از ضمائر بارزہ برائے تثنیہ وجمع مذکر واحدہ مؤنثہ مخاطبہ۔

یعنی وہ فعل مضارع جو ضمائر بارزہ سے خالی ہو اور اس کے آخر میں الف ہو۔ جیسے يَرْضیٰ

اس قسم کا اعراب

حالتِ رفع میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالتِ نصب میں فتحہ تقدیری کے ساتھ، اور حالتِ جزم میں حذفِ لام کلمہ کے ساتھ۔ جیسے هُوَ يَرْضیٰ، لَنْ يَّرْضیٰ، وَلَمْ يَرْضَ

چوتھی قسم: صحیح یا مُعتل باضمار بارزہ برائے تثنیہ وجمع مذکر وواحدہ مؤنثہ مخاطبہ۔

یعنی فعل مضارع کے وہ تمام صیغے جن کے آخر میں ضمیر بارز ہوتی ہے خواہ معتل ہوں یا صحیح۔

اس قسم کا اعراب

حالتِ رفع میں اثباتِ نون اعرابی کے ساتھ، حالتِ نصب اور جزم میں اسقاط نون اعرابی کے ساتھ۔ تثنیہ کی مثال جیسے

هُمَا يَضْرِبَانِ وَيَغْزُوَانِ وَيَرْمِيَانِ وَيَرْضَيَانِ

وَلَنْ يَضْرِبَا وَلَنْ يَغْزُوَا وَلَنْ يَرْمِيَا وَلَنْ يَّرْضَيَا

وَلَمْ يَضْرِبَا وَلَمْ يَغْزُوَا وَلَمْ يَرْمِيَا وَوَلَم يَرْضَيَا

جمع کی مثال جیسے

هُمْ يَضْرِبُوْنِ وَيَغْزُوْنَ وَيَرْمُوْنَ وَيَرْضُوْنَ

لَنْ يَضْرِبُوْا وَلَنْ يَغْزُوْا وَلَنْ يَرْمُوْا وَلَنْ يَرْضُوْا

لَمْ يَضْرِبُوْا وَلَمْ يَغْزُوْا وَلَمْ يَرْمُوْا وَلَمْ يَرْضُوْا

واحدہ مؤنثہ مخاطبہ کی مثال جیسے

أَنتِ تَضْرِبِيْنَ وَتَغزِيْنَ وَتَرْمِيْنَ وَتَرْضِيْنَ

لَنْ تَضْرِبِيْ وَلَنْ تَغْزِيْ وَلَنْ تَرْمِيْ وَلَنْ تَرْضِيْ

وَلَمْ تَضْرِبِيْ وَلَمْ تَغْزِيْ وَلَمْ تَرْمِيْ وَلَمْ تَرْضِيْ

(فائدہ) فعل مضارع کے چودہ صیغوں میں سے دو صیغے یعنی جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر مبنی ہیں۔ عوامل کے تبدیل ہونے کی وجہ سے ان پر کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ جیسے يَضْرِبْنَ، لَمْ يَضْرِبْنَ، لَنْ يَّضْرِبْنَ۔

باقی بارہ صیغوں میں سے پانچ صیغوں میں ضمیر مستتر ہوتی ہے وہ یہ ہیں۔ ا۔ واحد مذکر غائب ۲۔ واحد مؤنث غائب ۳۔ واحد مذکر حاضر ۴۔ واحد متکلم ۵۔ تثنیہ و جمع متکلم

فعل مضارع کی پہلی تین قسموں میں انہی پانچ صیغوں کی وجہِ اعراب بیان کی گئی ہے۔

سات صیغوں میں ضمیر بارز ہوتی ہے وہ یہ ہیں۔ ا۔ تثنیہ مذکر غائب ۲۔ تثنیہ مؤنث غائب ۳۔ تثنیہ مذکر حاضر ۴۔ تثنیہ مؤنث حاضر ۵۔ جمع مذکر غائب ۶۔ جمع مذکر حاضر ۷۔ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ

چوتھی قسم میں انہی سات صیغوں کی وجہ اعراب بیان کی گئی ہے۔

بفضلہ تعالیٰ فعل مضارع کا اعراب مکمل ہو چکا۔

فصل (۱۲)

بحث عوامل

عوامل جمع ہے عامل کی، عامل کا لغوی معنیٰ ہے عمل کرنے والا۔

اصطلاحی تعریف: اصطلاح میں عامل کہتے ہیں جو کسی کلمے کے آخر کو رفع، نصب، جر اور جزم میں سے کسی ایک کے ساتھ خاص کر دے۔

عامل کی دو قسمیں ہیں۔ ا۔ عاملِ لفظی ۲۔ عاملِ معنوی

عاملِ لفظی: وہ ہوتا ہے جس کا تلفظ زبان سے بھی کیا جا سکے اور اور اسے دل سے بھی پہچانا جا سکے۔

عاملِ معنوی: وہ ہوتا ہے جسکا تلفظ زبان سے بھی نہ ہو سکے اور اسے دل سے بھی نہ پہچانا جا سکے۔

عامل لفظی کی دو قسمیں ہیں۔ ا۔ سماعی ۲۔ قیاسی

سماعی کی تعریف: سماعی اس عامل کو کہتے ہیں جسے عربوں سے سنا گیا ہو اور کسی دوسرے کلمے کو اُس پر قیاس نہ کیا جا سکے۔

دوسری تعریف: سماعی اس عامل کو کہتے ہیں جسکی تمام جزیات کو ضبط کرنا ممکن نہ ہو۔

قیاسی کی تعریف: قیاسی اُس عامل کو کہتے ہیں جسے عربوں سے سنا گیا ہو اور کسی دوسرے کلمے کو اُس کے اوپر قیاس کیا جا سکے۔

دوسری تعریف: قیاسی اُس عامل کو کہتے ہیں جسکی تمام جُزیات کو ضبط کرنا ممکن ہو۔

پھر عامل لفظی خواہ سماعی ہوں یا قیاسی اپنی ذات کے اعتبار سے تین قسموں پر ہے۔ ا۔ حروف ۲۔ افعال ۳۔ اسماء

اسی وجہ سے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے تین ابواب بیان کئے ہیں۔

پہلا باب حروف عاملہ کے بیان میں، دوسرا باب افعال عاملہ کے بیان میں، تیسرا باب اسماءِ عاملہ کے بیان میں

باب اول در حروفِ عاملہ

پہلا باب حروفِ عاملہ کے بیان میں۔

حروفِ عاملہ اپنے معمول اور مدخول کے اعتبار سے دو قسم پر ہیں۔ ۱۔ حروف عاملہ در اسم، یعنی وہ حروفِ عاملہ جو اسم میں عمل کرتے ہیں۔

۲۔ حروفِ عاملہ در فعل، یعنی وہ حروفِ عاملہ جو فعل میں عمل کرتے ہیں۔

اسی وجہ سے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو دو فصلوں میں بیان کیا ہے

فصل اول در حروف عاملہ در اسم

پہلی فصل حروف عاملہ در اسم کے بیان میں ہے۔

حروفِ عاملہ در اسم کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔ حروفِ جارہ ۲۔ حروفِ مُشبّہ بالفعل ۳۔ حروفِ مشابہ بِلَیْسَ ۴۔ لائے نفی جنس ۵۔ حروفِ نداء۔

پہلی قسم: ۔ حروفِ جارہ

حروفِ جارہ جمع ہے حرفِ جر کی، جر کا لغوی معنیٰ ہے کھینچنا، اصطلاح میں حروفِ جارہ ان حروف کو کہتے ہیں جو فعل یا شبہ فعل کے معنیٰ کو کھینچ کر اپنے مدخول تک پہنچائیں۔

حروفِ جارہ کل سترہ ہیں

جو اس شعر میں مذکور ہیں۔ بَا و تا و کَاف و لام و واؤ مُذ و مُنْذُ خَلَا

رُبَّ حَاشَا مِنْ عَدَا فِیْ عَنْ عَلٰی حَتّٰی اِلٰی

(فائدہ) ہر عامل کے متعلق تین باتوں کا جاننا ضروری ہے۔ ۱۔ اس کی ذات کیا ہے ۲۔ اسکا مدخول کیا ہے ۳۔ اسکا عمل کیا ہے۔

حروفِ جارہ ذات کے اعتبار سے حروف ہیں، مدخول ان کا اسم ہے عام ہیکہ اسم حقیقتاً ہو یا تاویلاً

حقیقتاً کی مثال جیسے بِزَیْدٍ، تاویلاً کی مثال جیسے لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا یہاں تُنْفِقُوْا اِنْفَاق مصدر کی تاویل میں ہے۔

حروفِ جارہ کا عمل یہ ہیکہ یہ اسم پر داخل ہو کر اسکو جر دیتے ہیں عام ہے کہ جر لفظاً ہو تقدیراً ہو یا محلاً ہو۔

لفظی اور تقدیری معرب میں اور محلّی مبنی میں ہوتا ہے۔ لفظی کی مثال جیسے بِزَیْدٍ، تقدیری کی مثال جیسے بِمُوْسٰی

محلّی کی مثال جیسے مَرَرْتُ بِالَّذِیْ فِی الدَّارِ میں اَلَّذِی با جارہ کی وجہ سے محلاً مجرور ہے۔

(فائدہ) جار مجرور کو ترکیب کرتے وقت ظرف سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور ہر ظرف متعلق کا تقاضہ کرتی ہے پھر مُتَعَلِّق عام طور پر دو چیزیں بنتی ہیں۔ ۱۔ فعل جیسے اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ میں عَلٰی اَنْعَمْتَ فعل کے ساتھ متعلق ہے۔

۲۔ شبہ فعل جیسے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ میں عَلٰی اَلْمَغْضُوْبِ شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہے۔

(شبہ فعل) شبہ فعل سے مُراد اسم فاعل، اسم مفعول، صفتِ مشبہ، اسم مبالغہ، اسم تفضیل، ظرف مستقر اور مصدر ہیں۔

(فائدہ) جار مجرور کا متعلق اگر لفظوں میں موجود ہو تو اُسے ظرفِ لغو متعلق کہتے ہیں اور اگر لفظوں میں موجود نہ ہو تو اُسے ظرفِ مستقر متعلق کہتے ہیں۔

جار مجرور کا متعلق اگر لفظوں میں موجود نہ ہو تو اُسے محذوف مانتے ہیں اور وہ عام طور پر افعال عامہ میں سے ہوتا ہے۔

افعالِ عامہ

افعال عامہ چار ہیں۔ ۱۔ کَوْن ۲۔ ثبُوت ۳۔ حصول ۴۔ وجود

(فائدہ) ظرف مستقر اپنے متعلق محذوف سے مل کر کبھی کسی مبتداء کی خبر بن جاتی ہے کبھی کسی ذوالحال کیلئے حال کبھی کسی موصوف کے لئے صفت اور کبھی اسمِ موصول کیلئے صلہ۔

ان چار صورتوں میں سے آخری صورت میں جار مجرور کا متعلق فعل ہی نکلے گا شبہ فعل نکالنا درست نہیں کیونکہ شبہ فعل جملہ نہیں بنتا اور یہاں پر جملہ بنانے کی ضرورت ہے تا کہ صلہ بن سکے۔

دوسری قسم : حروفِ مشبہ بالفعل

حروفِ مشبہ بالفعل وہ حروف ہیں جو فعل کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں اور یہ حروف چھ ہیں۔

اِنَّ، اَنَّ، کَأَنَّ، لٰکِنَّ، لَیْتَ، لَعَل

ان حروف کی فعل کے ساتھ دوطرح کی مشابہت پائی جاتی ہے۔ ۱۔ لفظاً ۲۔ معناً

لفظاً۔ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح فعل ثُلاثی اور رُباعی ہوتا ہے اسی طرح یہ حروف بھی ثلاثی اور رباعی ہوتے ہیں۔ جیسے اِنَّ، اَنَّ، لَیْتَ ثلاثی ہیں اور کَأَنَّ، لٰکِنَّ لَعَلّ رباعی ہیں۔

معناً۔ کا مطلب یہ ہیکہ جس طرح فعل میں معنیٰ مصدری پائے جاتے ہیں اسی طرح یہ حروف بھی معنیٰ مصدری دیتے ہیں۔ جیسے اِنَّ اور اَنَّ یہ دونوں تحقیق کے لئے آتے ہیں (یعنی یہ بتاتے ہیں کہ انکی خبر انکے اسم کے لئے یقیناً ثابت ہے اسمیں کوئی تردُّد اور شک یہ نہ کیا جائے۔ جیسے اِنَّ زَیْداً قَائِمٌ (یقیناً زید کھڑا ہے

کَأَن یہ تشبیہ کے لئے آتا ہے (یعنی یہ بتاتا ہے کہ اسکا اسم کسی وصف میں اسکی خبر جیسا ہے کَأَنَّ زَیْداً اَسَدٌ۔ (گویا کہ زید شیر ہے)

لٰکن استدراک کیلئے آتا ہے، (یعنی پہلی کلام سے پیدا ہونے والے وہم کو دور کرنے کے لئے آتا ہے) جیسے زید اور عمرو میں ایسے تعلقات تھے کہ ان کا آنا جانا اکھٹے ہوتا تھا کسی نے کہا ذَھَبَ زَیْدٌ (زید چلا گیا) تو اس سے وہم پیدا ہوا کہ عمرو بھی گیا ہو گا حالانکہ وہ نہیں گیا تو ایسے موقع پر کہا جاتا ہے ذَھَبَ زَیدٌ لٰکِنَّ عمرًوا لَمَ یَذْھَبْ (زید تو چلا گیا لیکن عمرو نہیں گیا ہے۔)

لَیتَ: تَمنّی کے لئے آتا ہے (اسم کے لئے حصول خبر کی آرزو کرنے آتا ہے) جیسے لَیتَ الشَّبابَ یَعُوْدُ یَوْماً (کاش کہ جوانی ایک دن لوٹ آتی)

لَعَل: تَرَجِّیْ کے لئے آتا ہے (یعنی اس بات کی امید ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے کہ اسم کے لئے خبر حاصل ہوگی۔ جیسے لَعَلَّ عَمْرو اًغَائِبٌ (امید ہے کہ عمرو غائب ہوجائے)

حُروف مشبہ بالفعل ذات کے اعتبار سے حروف ہیں، مدخول ان کا جملہ اسمیہ ہے، عمل یہ ہے کہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر اس کے پہلے جز کونصب دیتے ہیں جس کو ان کا اسم کہتے ہیں اور دوسرے جز کو رفع دیتے ہیں جس کو ان کی خبر کہتے ہیں۔ عام ہے کہ رفع اور نصب لفظاً ہو یا تقدیراً یا محلاً ہو۔

لفظی اور تقدیری معرب میں ہوتا ہے اور محلی مبنی میں ہوتا ہے۔ جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ (بیشک زید کھڑا ہے)

(فائدہ) اِنَّ اور اَنَّ میں فرق

اِنَّ اور اَنَّ میں فرق یہ ہے کہ اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ کو جملہ کی حیثیت میں رہنے دیتا ہے، اس کے برخلاف اَنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر مفرد کی تاویل میں ہوجاتا ہے، پھر جس طرح لفظ مفرد ترکیب میں کبھی فاعل بن جاتا ہے، کبھی مفعول بہ کبھی مجرور اور کبھی خبر وغیرہ ایسے ہی اَنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ کا کوئی سا جز بنتا ہے۔

(فائدہ) کبھی کبھی حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ مَا کافہ لاحق ہوجاتی ہے، جوان کو عمل کرنے سے روک دیتی ہے۔ جیسے اِنَّمَا اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ

(فائدہ) کبھی حروف مشبہ بالفعل کی خبر پہلے اور اسم بعد میں آتا ہے۔ جیسے اِنَّ لَدَیْنَا اَنْكَالًا میں لَدَیْنَا ثَابِتٌ محذوف سے مل کر خبر مقدم اور اَنْكَالًا اسم مؤخر ہے۔

تیسری قسم: حروف مُشابہ بِلَیْسَ

یعنی وہ حروف جو لَیْسَ کے ساتھ مُشابہت رکھتے ہیں۔

یہ حروف دو ہیں۔ ۱: مَا ۲: لَا

ان حروف کی لَیْسَ کے ساتھ دو طرح کی مشابہت ہے۔ ۱۔ نفی میں ۲۔ عمل میں

نفی میں مشابہت یہ ہے کہ جس طرح لَیْسَ نفی والا معنیٰ دیتا ہے اسی طرح مَا اور لَا بھی نفی والا معنیٰ دیتے ہیں۔

عمل میں مشابہت یہ ہے کہ جس طرح لَیْسَ جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر پہلے جز کو رفع اور دوسرے جز کو نصب دیتا ہے، اسی طرح مَا اور لَا بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر پہلے جز کو رفع اور دوسرے جز کو نصب دیتے ہیں۔

حروف مشابہ بِلَیْسَ ذات کے اعتبار سے حروف ہیں، مدخول ان کا جملہ اسمیہ ہے، عمل یہ ہے کہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر اس کے پہلے جز کو رفع دیتے ہیں جس کو ان کا اسم کہتے ہیں، دوسرے جز کو نصب دیتے ہیں جس کو ان کی خبر کہتے ہیں۔

عام ہے کہ رفع نصب لفظاً ہو تقدیراً ہو یا محلاً۔ لفظی اور تقدیری معرب میں ہوتا ہے، محلی مبنی میں ہوتا ہے۔

جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا۔

مَا کے عمل کرنے کے لئے شرائط:

ا۔اس کا اسم اور خبر دونوں ترتیب پر ہوں (یعنی پہلے اسم اور بعد میں خبر) اگر اسم اور خبر دونوں ترتیب پر نہ ہوئے تو مَا کوئی عمل نہیں کرے گا۔ جیسے مَا قَائِمٌ زَیْدٌ

۲۔اس کے اسم پر اِنْ نافیہ داخل نہ ہو۔ جیسے مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ۔

۳۔مَا کی خبر پر اِلَّا استثنائیہ داخل نہ ہو۔ جیسے مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ

۴۔مَا کی خبر کا معمول سوائے ظرف کے مَا کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو۔ جیسے مَا طَعَامَکَ زَیْدٌ اٰکِلٌ

لَا کے عمل کرنے کے لئے شرائط

لَا کے عمل کرنے کے لئے بھی مذکورہ چار شرائط ہیں، لیکن اس کی دوسری جگہ شرط یہ ہے کہ اس کا اسم اور خبر دونوں نکرہ ہوں۔ جیسے لَا رَجُلٌ عَالِمًا۔

مَا اور لَا میں فرق

مَا اور لَا میں فرق یہ ہے کہ مَا کا اسم معرفہ اور نکرہ دونوں ہوسکتا ہے، لَا کا اسم ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے یہ اسم معرفہ میں عمل نہیں کرتا۔

(فائدہ) مَا مشابہ بِلَیْس کی خبر پر باء زائدہ بکثرت آتی رہتی ہے، اور اس کے لانے کا مقصد تحسین کلام کے علاوہ مَا کی نفی میں تاکید اور قوت پیدا کرنا ہوتا ہے۔ جیسے مَا صَاحِبُکُم بِمَجْنُوْنٍ۔ میں صَاحِبُکُم ما کا اسم ہے، مَجْنُوْن اس کی خبر ہے، بِمَجْنُوْنٍ میں باء زائد ہے، مَا صَاحِبُکُمْ مَجْنُوْنًا کا معنیٰ ہوتا ہے تمہارا ساتھی مجنون نہیں، لیکن جب مَجْنُوْن پر باء داخل کر دیا تو اس کا معنیٰ بن گیا تمہارا ساتھی بلکل مجنون نہیں۔

چوتھی قسم لائے نفی جنس

یعنی وہ لَا جو جنس کی نفی کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

لائے نفی جنس ذات کے اعتبار سے حرف ہے۔ مدخول اس کا جملہ اسمیہ ہے، عمل یہ ہے کہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اس کے دوسرے جز کو رفع دیتا ہے جس کو ان کی خبر کہتے ہیں۔ لائے نفی جنس کی خبر ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے۔ اور اس کے اسم کی چند صورتیں ہیں

ا۔اس کا اسم مضاف ہو تو اس صورت میں منصوب ہوگا۔ جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ فِی الدَّارِ۔

۲۔اس کا اسم شبہ مضاف ہو تو اس صورت میں بھی منصوب ہوتا ہے۔ جیسے لَا طَالِعًا جَبَلًا ظَاهِرٌ۔

شبہ مضاف کی تعریف۔

شبہ مضاف ہر اس اسم کو کہتے ہیں جس کا اپنے مابعد سے ایسا تعلق ہو کہ بعد والی جز کو ذکر کئے بغیر پہلی جز کا مطلب سمجھ میں نہ آئے۔ عام ہے کہ یہ تعلق عمل کا ہو یا عطف کا ہو۔

۳۔لائے نفی جنس کا اسم مفرد معرفہ ہو تو اس وقت لَا کا تکرار ایک اور معرفہ کے ساتھ لانا ضروری ہے، اس صورت میں لَا کوئی عمل نہیں

کرتا اور بعد والا اسم معرفہ مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے لَا زَیْدٌ فِی الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو۔

۴۔ اس کا اسم مفرد نکرہ غیر مکرّر ہو تو وہ مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔ جیسے لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ۔

۵۔ اس کا اسم مفرد نکرہ مکرر ہو تو اس صورت میں اس اسم کو پانچ طرح سے پڑھنا جائز ہے۔

۱ : دونوں کو مبنی بر فتحہ پڑھا جائے۔ جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ، اس صورت میں دونوں لَا عاملہ ہیں۔

۲ : دونوں کو معرب مرفوع پڑھا جائے۔ جیسے لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللہِ۔ اس صورت میں دونوں لَا غیر عاملہ ہیں۔

۳ : پہلے کو مبنی پر فتحہ اور دوسرے کو معرب مرفوع پڑھا جائے۔ جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللہِ۔ اس صورت میں پہلا لَا عاملہ ہے اور دوسرا لَا غیر عاملہ ہے

۴ : پہلے کو معرب مرفوع اور دوسرے کو مبنی بر فتحہ پڑھا جائے۔ جیسے لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ۔ اس صورت میں پہلا لَا غیر عاملہ اور دوسرا لَا عاملہ ہے۔

۵ : پہلے کو مبنی بر فتحہ اور دوسرے کو معرب منصوب پڑھا جائے۔ جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً اِلا بِاللہِ۔ اس صورت میں پہلا لَا عاملہ اور دوسرا لَا غیر عاملہ ہے

(فائدہ) لائے نفی جنس عام طور پر اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ اور مصدر پر داخل ہوتا ہے۔

پانچویں قسم حروف نداء

حروف نداء پانچ ہیں۔ یَا، اَیَا، هَیَا، اَیْ اور ہمزہ مفتوحہ

یہ حروف جس اسم پر داخل ہوتے ہیں اسے مُنادیٰ کہتے ہیں۔

مُنادیٰ کا اعراب۔

مُنادیٰ کے اعراب کی چند صورتیں ہیں تین صورتوں میں منادیٰ منصوب ہوتا ہے۔ ۱ مُنادیٰ مضاف ہو۔ جیسے یَا عَبْدَ اللّٰہِ۔ ۲ شبہ مضاف ہو۔ جیسے یَا طَالِعًا جَبَلًا۔ ۳ نکرہ غیر معین ہو۔ جیسے یا رجُلًا خُذْ بِیَدِیْ۔

۴ : مُنادیٰ مفرد معرفہ ہو یا نکرہ معین ہو تو مبنی بر ضمہ ہوتا ہے۔ عام ہے کہ ضمہ لفظی ہو یا تقدیری واؤ کے ساتھ ہو یا الف کے ساتھ۔

ضمّہ لفظی کی مثال۔ جیسے یَا زَیْدُ یَا رَجُلُ۔

ضمّہ تقدیری کی مثال۔ جیسے یَا مُوْسیٰ یَا عِیْسیٰ۔

(فائدہ) حروف نداء میں سے اَیْ اور ہمزہ مفتوحہ منادیٰ قریب کے لیئے استعمال ہوتے ہیں۔ اَیَا اور هَیَا منادیٰ بعید کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ یَا، قریب متوسط اور بعید سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

الحمدللہ حروف عاملہ در اسم کی بحث مکمل ہو چکی 9 رجب 1436ھ بمطابق 29 اپریل 2010 بروز چہار شنبہ بمقام جامع مسجد خلفاء راشدین جی، نائن، ٹو اسلام آباد۔

فصل دوم حروف عاملہ در فعل کے بیان میں

یعنی وہ حروف جو فعل میں عمل کرتے ہیں۔

ان کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔وہ حروف عاملہ جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں۔ ۲۔وہ حروف عاملہ جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔

وہ حروف عاملہ جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں وہ چار ہیں۔ اَنْ، لَنْ، کَیْ، اِذَنْ۔

اَنْ: اس کا نام اَنْ مصدریہ ہے اس کو اَنْ مصدریہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ فعل مضارع کو نصب دے کر اس کو مصدر کے معنیٰ میں کر دیتا ہے، جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ۔ یہ اُرِیْدُ قِیَامَکَ کے معنیٰ میں ہے۔

لَنْ: اس کا نام لَنْ ناصبہ تاکیدیہ ہے اس کو لَنْ ناصبہ اسلئے کہتے ہیں کہ یہ فعل مضارع کو نصب دے کر اس میں تاکید والا معنیٰ پیدا کر دیتا ہے۔ جیسے لَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ۔ (زید ہرگز نہیں نکلے گا)

کَیْ: اس کا نام کَیْ سببیہ ہے، اس کو کَیْ سببیہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ چاہتا ہے کہ میرا ماقبل مابعد کے لئے سبب بن جائے۔ جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنّۃَ (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہوسکوں)

اِذَنْ: اس کا نام اِذَنْ جوابیہ جزائیہ ہے اس کو اِذَنْ جوابیہ جزائیہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ کسی قول کے جواب یا کسی شرط کی جزا میں واقع ہوتا ہے۔ جیسے کوئی آدمی کسی سے کہے اَنَا اٰتِیْکَ غَدًا (میں تیرے پاس کل آؤں گا) تو اس کے جواب میں کہا جائے گا اِذَنْ اُکْرِمَکَ (تب میں تیری عزت کروں گا)

(فائدہ) اَنْ جس طرح لفظوں میں مذکور ہو کر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے، اسی طرح کبھی کبھی مقدر ہو کر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ اور یہ چھ مقامات ہیں جہاں اَنْ مقدر ہو کر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔

۱ :حتّٰی کے بعد۔ جیسے مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ۔

۲ :لام جحد کے بعد (لام جحد وہ لام ہے جو کَانَ منفیہ کی خبر پر داخل ہو۔ جیسے مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ

۳ :اُس اَوْ کے بعد جو اِلَّا یا اِلٰی کے معنیٰ میں ہو۔ جیسے لَاَلْزِمَنَّکَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ یہ اِلَّا اَنْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ، یا اِلٰی اَنْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ کے معنیٰ میں ہے۔

۴ : واؤ صرف کے بعد، واؤ صرف وہ واؤ ہے جو اپنے مابعد کی ماقبل سے مصاحبت کا فائدہ دیتی ہے۔ جیسے لَا تَکُنْ جَلْدًا وَّ تُظْھِرَ الْجَزْعَ (نہ بن تو بہادر اور مظبوط ساتھ ہی بے صبری کا بھی اظہار کرلے)

۵ :لَام کَیْ کے بعد (یعنی وہ لام جارہ جو کَیْ کی طرح سببیت کا فائدہ دیتا ہے) جیسے اَسْلَمْتُ لِاَدْخُلَ الْجَنَّۃَ (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہوسکوں)

۶ :اُس فاء کے بعد جو چھ (۶) چیزوں کے جواب میں واقع ہوتی ہے وہ چھ چیزیں یہ ہیں۔

۱۔امر، ۱۔نہی، ۳۔نفی، ۴۔استفہام، ۵۔تمنی، :۶ عرض۔

امر کی مثال جیسے زُرۡنِیۡ فَاُکۡرِمَکَ (مل تو مجھ کو میں تیری عزت کروں)

نہی کی مثال۔ جیسے لَا تَفۡتَرُوۡا عَلَی اللہِ کَذِبًا فَیُسۡحِتَکُمۡ بِعَذَابٍ۔ (مت گھڑو تم اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کے پھر وہ ہلاک کر دے تم کو عذاب کے ساتھ)

نفی کی مثال۔ جیسے لَا یُقۡضٰی عَلَیۡھِمۡ فَیَمُوۡتُوۡا (فیصلہ نہیں کیا جائے گا ان کے درمیان کہ پھر وہ مر جائیں)

استفہام کی مثال۔ جیسے ھَلۡ لَّنَا مِنۡ شُفَعَاءَ فَیَشۡفَعُوۡا لَنَا (کیا ہیں ہمارے لئے سفارشی کہ پھر وہ سفارش کریں ہمارے لئے)

تمنی کی مثال۔ جیسے یَا لَیۡتَنِیۡ کُنۡتُ مَعَھُمۡ فَاَفُوۡزَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا (ہائے کاش ہوتا میں ان کے ساتھ کہ پھر کامیابی حاصل کرتا بڑی کامیابی)

عرض کی مثال۔ جیسے اَلَا تَنۡزِلُ بِنَا فَتُصِیۡبَ خَیۡرًا (آپ ہمارے پاس کیوں نہیں آتے تا کہ آپ کو فائدہ پہنچے)

(فائدہ) مذکورہ چھ چیزوں کے جواب میں فاء کی جگہ واؤ واقع ہو تو وہ واؤ صرف کہلاتی ہے۔

حروف عاملہ در فعل کی دوسری قسم

وہ حروف جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں یہ پانچ ہیں۔ اِنۡ، لَم، لَمَّا، لام امر، لائے نہی۔

اِنۡ: اس کا نام اِنۡ شرطیہ ہے، اِس کو اِنۡ شرطیہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں، اور یہ مستقبل کے لئے آتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو۔

شرط اور جزا پر اعراب کی صورتیں۔

شرط اور جزا پر اعراب کی چار صورتیں ہیں۔

۱۔ شرط اور جزا دونوں ماضی ہوں تو وہ محلاً مجزوم ہوں گے۔ جیسے اِنۡ ضَرَبۡتَ ضَرَبۡتُ۔

۲۔ شرط اور جزا دونوں مضارع ہوں تو لفظاً مجزوم ہوں گے۔ جیسے اِنۡ تَضۡرِبۡ اَضۡرِبۡ۔

۳۔ اگر شرط مضارع اور جزا ماضی ہو تو شرط لفظاً مجزوم ہوگی، اور جزا محلاً مجزوم ہوگی۔ جیسے اِنۡ تَضۡرِبۡ ضَرَبۡتُ۔

۴۔ اگر شرط ماضی اور جزا مضارع ہو تو شرط محلاً مجزوم ہوگی اور جزا پر دونوں اعراب پڑھ سکتے ہیں۔ جیسے اِنۡ ضَرَبۡتَ اَضۡرِبۡ

لَمۡ: اس کا نام لم جازمہ جحد یہ ہے اس کو لَمۡ جازمہ جحد یہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ فعل مضارع کو جزم دیکر اس کو ماضی منفی کے معنیٰ میں کر دیتا ہے۔ جیسے: لَمۡ یَضۡرِبۡ (نہیں مارا اس ایک شخص نے زمانہ گزشتہ میں)

لَمَّا: اس کا نام لَمَّا استغراقیہ ہے، اس کو لَمَّا استغراقیہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ فعل مضارع کو جزم دیکر اس کو ماضی منفی کے معنیٰ میں کر دیتا ہے، اور ماضی کے تمام زمانوں کی نفی کر دیتا ہے۔ جیسے لَمَّا یَضۡرِبۡ (ابھی تک نہیں مارا اُس ایک مرد نے)

لَمْ اور لَمَّا میں فرق

لَمْ اور لَمّا میں تین طرح کا فرق ہے۔

۱۔لَمْ حرف شرط کے ساتھ مل کر استعمال ہوسکتا ہے برخلاف لَمَّا کے یہ حرف شرط کے ساتھ مل کر استعمال نہیں ہوتا۔

۲۔لَمَّا کے بعد اس کا فعل کا حذف کرنا جائز ہے برخلاف لَمْ کے اس کا مدخول حذف نہیں ہوتا۔

۳۔لَمَّا ماضی تمام زمانوں کی نفی کر دیتا ہے برخلاف لَمْ تمام زمانوں کی نفی نہیں کرتا۔

لام امر: یہ فعل مضارع کو جزم دے کر اس میں حکم والا معنیٰ پیدا کرتا ہے۔ جیسے لِیَضْرِبْ (چاہئے کہ مارے وہ ایک مرد لِتَضْرِبْ (چاہئے کہ مارے تو ایک مرد)

لائے نہی: فعل مضارع کو جزم دے کر اس میں نہی والا معنیٰ پیدا کرتا ہے۔ جیسے لَا تَضْرِبْ (تو مت مار)

(فائدہ) شرط کی جزا بننے والے جملہ کے شروع میں فاء بھی لگادی جاتی ہے کبھی جوازًا اور کبھی وجوبًا۔

چار مقامات ایسے ہیں جہاں شرط کی جزا پر فاء داخل کرنا واجب ہے۔

۱: شرط کی جزا جملہ اسمیہ ہو۔ جیسے اِنْ تَأْتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ۔

۲: امر ہو۔ جیسے اِنْ رَاَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْهُ۔

۳: نہی ہو۔ جیسے اِنْ اَتَاکَ عَمْرٌو فَلَا تُهِنْهُ۔

۴: دعا ہو۔ جیسے اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاکَ اللّٰهُ خَیْرًا۔

بفضلہ تعالیٰ حروفِ عاملہ کی بحث مکمل ہو چکی۔

باب دوم　در عمل افعال

دوسرا باب افعال عاملہ کے بیان میں ہے۔

افعال عاملہ کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ فعل تام　۲۔ فعل قاصر۔

فعل تام کی تعریف: ۔فعل تام وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل اور مفعول کی طرف مفید ہو۔

فعل قاصر کی تعریف: ۔فعل قاصر وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل اور مفعول کی طرف مفید نہ ہو۔

فعل تام کی دو قسمیں ہیں ۱۔ فعل معروف۔　۲۔ فعل مجہول

فعل معروف کی تعریف: ۔فعل معروف وہ فعل ہے جس کا کرنے والا (یعنی فاعل) معلوم ہو۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے مارا)

فعل مجہول کی تعریف: ۔فعل مجہول وہ فعل ہے جس کا کرنے والا (یعنی فاعل) معلوم نہ ہو۔ جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ (زید مارا گیا)

فعل معروف کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ فعل لازمی۔　۲۔ فعل متعدی۔

فعل لازمی: ۔وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے مفعول بہ کا تقاضا نہ کرے۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ (زید کھڑا ہوا)

فعل متعدی: ۔وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو بلکہ مفعول بہ کا بھی تقاضا کرے۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا

فعل معروف کا عمل ۔فعل معروف اگر لازمی ہو تو فاعل کو رفع دے کر چھ چیزوں کو نصب دیتا ہے۔

۱۔ مفعول مطلق: جیسے قَامَ زَیْدٌ قِیَامًا۔　۲۔ مفعول فیہ　جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ۔

۳۔ مفعول مَعَہ۔ جیسے جَآءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ۔　۴۔ مفعول لہ۔ جیسے قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ

۵۔ حال۔ جیسے جَآءَ زَیْدٌ رَاکِبًا ۶۔ تمیز۔ جیسے طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا۔

اور اگر فعل معروف متعدی ہو تو فاعل کو رفع دے کر سات چیزوں کو نصب دیتا ہے۔

۱۔ مفعول مطلق۔ جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا

۲۔ مفعول فیہ۔ جیسے جَلَسْتُ فَوْقَکَ۔

۳۔ مفعول مَعَہ۔ جیسے جَآءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ۔

۴۔ مفعول لہ۔ جیسے ضَرَبْتُہ تَادِیْبًا۔

۵۔ حال۔ جیسے جَآءَنِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا۔

۶۔ تمیز جیسے اِشْتَرَیْتُ رِطْلًا زَیْتًا۔

۷۔ مفعول بہ۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا۔

فصل

اس فصل میں مصنف فعل کے معمولات کو بیان کرنا چاہتے ہیں۔

فعل کے معمولات آٹھ ہیں۔ ۱فاعل، ۲۔مفعول مطلق، ۳۔مفعول فیہ، ۴۔مفعول معہ، ۵۔مفعول لہ، ۶۔حال، ۷۔تمیز، ۸۔مفعول بہ۔

فاعل کی تعریف:۔ فاعل ہر وہ اسم ہے جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو اور اُس فعل یا شبہ فعل کی نسبت اُس اسم کی طرف اس طرح ہو کہ فعل یا شبہ فعل اسکے ساتھ قائم ہو اُس پر واقع نہ ہو۔ فعل کی مثال جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ فاعل ہے، شبہ فعل کی مثال جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ میں اَبُوْہُ قَائِمٌ کا فاعل ہے۔

مفعول مطلق کی تعریف:۔ مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو کسی فعل کے بعد واقع ہو اور یہ اُس فعل کے معنیٰ میں ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ ضَرْباً میں ضَرْباً اور قُمْتُ قِیَاماً میں قِیَاماً مفعول مطلق ہے۔

مفعول مطلق کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔تاکیدی ۲۔نوعی ۳۔عددی

تاکیدی : وہ مصدر ہے جو فعل کی تاکید بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے ضَرَبْتُ ضَرْباً (میں نے مارا مارنا)

نوعی : وہ مصدر جو فعل کی نوعیّت یعنی قسم بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے جَلَسْتُ جِلْسَۃَ الْقَارِیِٔ (میں بیٹھا قاری کے بیٹھنے کی طرح)

عددی : وہ مصدر ہے جو فعل کا عدد بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے جَلَسْتُ جَلْسَۃً (میں بیٹھا ایک مرتبہ)

مفعول فیہ کی تعریف : مفعول فیہ وہ اسمِ زمان یا مکان ہے جسمیں فعل مذکور واقع ہو اور اس کو ظرف بھی کہتے ہیں۔

اگر فعل کا واقع ہونا کسی وقت میں ہو تو اسے ظرفِ زمان کہتے جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ میں یَوْم ظرفِ زمان ہے۔ اور اگر فعل کا وقع ہونا کسی جگہ میں ہو تو اسے ظرفِ مکان کہتے ہیں۔ جیسے جَلَسْتُ عِنْدَکَ میں عِنْدَ ظرفِ مکان ہے۔

مفعول معہ کی تعریف : مفعول معہ وہ اسم ہے جو ایسی واوٗ بمعنیٰ مع کے بعد مذکور ہو جو فعل یا شبہ فعل کے بعد واقع ہو۔ جیسے جَآءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ (سردی جُبّوں کے ساتھ آئی) اسمیں اَلْجُبَّاتِ مفعول معہ ہے۔

مفعول لہٗ : مفعول لہ وہ اسم ہے جس کی وجہ سے فعل مذکور واقع ہو یعنی جو اسم فعل کی غرض اور سبب بیان کرے اسے مفعول لہ کہتے ہیں۔ جیسے قُمْتُ اِکْرَاماً لِزَیْدٍ اسمیں اِکْرَاماً مفعول لہٗ ہے۔

حال کی تعریف : حال وہ اسمِ نکرہ ہے جو صرف فاعل کی یا مفعول کی یا دونوں کی حالت بیان کرے۔ فاعل کی مثال جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِباً میں رَاکِباً حال ہے۔ مفعول کی مثال جیسے ضَرَبْتُ زَیْداً مَشْدُوْداً میں مَشْدُوْداً حال ہے۔ دونوں کی مثال جیسے لَقِیْتُ زَیْداً رَاکِبَیْن میں رَاکِبَیْنِ حال ہے۔

(فائدہ) جو اسم حالت بیان کرے اُسے حال اور جس کی حالت بیان کی جائے اسے ذوالحال کہتے ہیں۔ حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے اور ذوالحال

اکثر معرفہ ہوتا ہے اگر ذوالحال نکرہ ہوتو اس وقت حال کو ذوالحال پر مقدم کرنا واجب ہے تا کہ حالتِ نصب میں صفت کے ساتھ التباس لازم نہ آئے۔ جیسے رَأَیْتُ رَاکِباً رَجُلاً

(فائدہ) حال کبھی جملہ خبریہ بھی ہوتا ہے عام ہیکہ جملہ اسمیہ خبریہ ہو یا جملہ فعلیہ خبریہ ہو، اگر حال جملہ اسمیہ ہوتو اُس پر واؤ اور ضمیر دونوں کا آنا ضروری ہے۔ جیسے رَأَیْتُ الْاَمِیْرَ وَھُوَ رَاکِبٌ

اور اگر جملہ فعلیہ خبریہ ہوتو اس پر واؤ اور ضمیر دونوں میں سے ایک کا آنا ضروری ہے۔ جیسے جَائَنِیْ زَیْدٌ یَرْکَبُ غُلَامُہٗ

اور اگر حال ماضی ہوتو اُس پر حرف قَدْ کا آنا ضروری ہے عام ہیکہ قَدْ مذکور ہو یا محذوف۔

تمیز کی تعریف: ۔تمیز وہ اسمِ نکرہ ہے جس کو ابہام کے بعد ذکر کیا جائے ابہام دور کرنے کے لئے۔جس اسم میں ابہام ہو اسے مُمَیَّز اور جو ابھام کو دور کرے اسے تمیز کہتے ہیں۔ جیسے عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْھَماً میں عِشْرُوْنَ ممیّز اور دِرْھَماً تمیز ہے۔

تمیز کے ابھام کو دور کرنے کی صورتیں

ا۔عام طور پر تمیز مفرد مقدار سے ابھام دور کرتی ہے عام ہے کہ وہ مفرد مقدار عدد ہو، وزن ہو، کیل ہو یا مساحت ہو۔

عدد سے ابھام دور کرنے کی مثال جیسے عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْھَماً، وزن سے ابھام دور کرنے کی مثال جیسے عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتاً (میرے پاس ایک رطل ہے ازروئے زیتون کے) کیل سے ابھام دور کرنے کی مثال جیسے عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرّاً (میرے پاس دو قفیز ہیں ازروئے گندم کے) مساحت سے ابھام دور کرنے کی مثال جیسے مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَۃٍ سَحَاباً (نہیں ہے آسمان میں ہتھیلی کی مقدار ازروئے بادل کے)

۲۔کبھی تمیز مفرد غیر مقدار سے ابہام کو دور کرتی ہے جیسے ھٰذا خَاتَمٌ حَدِیْداً (یہ انگوٹھی ہے ازروئے لوہے کے) ھٰذا سِوَارٌ ذَھَباً (یہ کنگن ہے ازروئے سونے کے)

۳۔کبھی تمیز اُس نسبت سے ابہام کو دور کرتی ہے جو نسبت فعل یا شبہ فعل کی فاعل کی طرف ہوتی ہے۔ جیسے طَابَ زَیْدٌ نَفْساً (زید اچھا ہے ازروئے نفس کے)

۴۔کبھی تمیز اُس نسبت سے ابہام کو دور کرتی ہے جو نسبت فعل کی مفعول کی طرف ہوتی ہے۔ جیسے وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْناً (اور چیرا ہم نے زمین کو ازروئے چشموں کے)

مفعول بہ کی تعریف: ۔مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرواً میں عَمْرواً مفعول بہ ہے۔

(فائدہ) مذکورہ تمام منصوبات کے بغیر جملہ پورا ہو جاتا ہے اس لئے کہ جملے کے دو ہی رکن ہوتے ہیں مُسند اور مُسند الیہ اور یہ دونوں ان تمام منصوبات میں نہیں پائے جاتے۔اسی وجہ سے کہا جاتا ہے اَلْمَنْصُوْبُ فَضْلَۃٌ (تمام منصوبات زائد ہیں)

فصل

فاعل کی اقسام

فاعل کی دوقسمیں ہیں۔ ١۔اسمِ ظاہر ٢۔اسمِ ضمیر

اسمِ ظاہر کی مثال جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ اسم ظاہر فاعل ہے۔

اسم ضمیر کی دو قسمیں ہیں۔١۔ بارز ٢۔مُستتر

بارز کی مثال جیسے ضَرَبْتُ میں "تُ" ضمیر فاعل ہے۔

مُستتر کی مثال جیسے ضَرَبَ میں ھُوَ ضمیر فاعل ہے۔

فعل کو مذکر اور مؤنث لانے کا ضابطہ۔

دوصورتوں میں فعل کو مؤنث لانا واجب ہے۔

١۔فعل کا فاعل اسمِ ظاہر مؤنثِ حقیقی ہو فعل اور فاعل کے درمیان کسی لفظ کا فاصلہ نہ ہو۔ جیسے قَامَتْ ھِنْدٌ اس کو قَامَ ھِنْدٌ پڑھنا جائز نہیں ہے۔

٢۔فعل کا فاعل مؤنث کی ضمیر ہو خواہ مؤنثِ حقیقی کی طرف لوٹے یا غیر حقیقی کی طرف لوٹے۔ جیسے ھِنْدٌ قَامَتْ اور اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ۔

چار صورتوں میں فعل کو مذکر اور مؤنث دونوں لانا جائز ہے۔

١۔فعل کا فاعل اسم ظاہر مؤنث حقیقی ہو فعل اور فاعل کے درمیان کسی لفظ کا فاصلہ بھی ہو۔ جیسے حَضَرَ الْقَاضِیَ اِمْرَأَۃٌ اور حَضَرَتِ الْقَاضِیَ اِمْرَأَۃٌ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

٢۔فعل کا فاعل اسمِ ظاہر مؤنثِ غیر حقیقی ہو فعل اور فاعل کے درمیان کسی لفظ کا فاصلہ ہو یا نہ ہو۔ جیسے طَلَعَ الشَّمْسُ اور طَلَعَتِ الشَّمْسُ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

٣۔فعل کا فاعل جمع تکسیر ہو خواہ مذکر کی جمع ہو یا مؤنث کی جمع ہو۔ جیسے قَامَ الرِّجَالُ اور قَامَتِ الرِّجَالُ، قَامَ نِسْوَۃٌ اور قَامَتْ نِسْوَۃٌ۔

٤۔فعل کا فاعل اسم ظاہر جمع مؤنث سالم ہو۔ جیسے فَازَ الْھِنْدَاتُ اور فَازَتِ الْھِنْدَاتُ۔

دوصورتوں میں فعل کو مذکر لانا واجب ہے۔

١۔فعل کا فاعل واحد مذکر ہو جمع مذکر نہ ہو۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ

٢۔فعل کا فاعل جمع مذکر سالم ہو۔ جیسے قَامَ الْمُسْلِمُوْنَ

فعل کو واحد، تثنیہ اور جمع لانے کا ضابطہ۔

اگر فعل کا فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل کو ہمیشہ واحد لایا جائے گا فاعل خواہ واحد ہو تثنیہ ہو یا جمع ہو۔

واحد کی مثال جیسے قَامَ الرَّجُلُ، تثنیہ کی مثال جیسے قَامَ الرَّجُلانِ، جمع کی مثال جیسے قَامَ الرِّجَالُ

اور اگر فاعل اسمِ ضمیر ہو تو فعل کو فاعل کے مطابق لایا جائے گا، یعنی فاعل اگر واحد ہو تو فعل کو بھی واحد لایا جائے گا اور اگر فاعل تثنیہ اور جمع ہو تو فعل کو بھی تثنیہ اور جمع لایا جائے گا۔

واحد کی مثال جیسے زَیْدٌ ضَرَبَ، تثنیہ کی مثال جیسے اَلزَّیْدَانِ ضَرَبَا، جمع کی مثال جیسے اَلزَّیْدُوْنَ ضَرَبُوْا

فعل تام کی دوسری قسم فعل مجہول۔

فعل مجہول فاعل کی جگہ مفعول بہ کو رفع دیتا ہے باقی تمام معمولات کو فعل معروف کی طرح نصب دیتا ہے اور اگر مفعول بہ مذکور نہ ہو تو مفعول مطلق اور مفعول فیہ کو رفع دیتا ہے۔ مفعول معہٗ مفعول لہٗ، حال اور تمیز کو رفع نہیں دیتا۔ جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ یَوْمَ الجُمُعَۃِ أَمَامَ الاَمِیْرِ ضَرْبًا شَدِیدًا فِیْ دَارِہٖ تَادِیْباً وَالْخَشْبَۃَ مَشْدُوْداً۔ ترجمہ (زید مارا گیا جمعہ کے دن امیر کے سامنے سخت مارنا اپنے گھر میں ادب سکھانے کیلئے لکڑی کے ساتھ اس حال میں کہ وہ باندھا ہوا تھا) فعل مجہول کو فعل مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ اور اس کے مرفوع کو مفعول مالم یُسم فاعلہ اور نائب فاعل بھی کہتے ہیں۔

فصل

فعل متعدی کی اقسام

فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ جو ایک مفعول کی طرف متعدی ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرواً

۲۔ جو دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو اور ان میں سے ایک پر اکتفاء کرنا جائز ہو۔ یہ اس جگہ میں ہوتا ہے جہاں دونوں مفعولوں کا مصداق الگ الگ ہو جیسے اَعْطَیْتُ زَیْداً دِرْھماً اس میں اَعْطَیْتُ زَیْداً اور اَعْطَیْتُ دِرْھماً دونوں پڑھنا جائز ہے۔

اس قسم کو بابِ اَعْطَیْتُ سے تعبیر کرتے ہیں۔

۳۔ جو تین مفعولوں کی طرف متعدی ہو اور ان میں سے ایک پر اکتفاء کرنا جائز نہ ہو، اور یہ اس جگہ میں ہوتا ہے جہاں دونوں مفعولوں کا مصداق ایک ہو۔ جیسے عَلِمْتُ زَیْداً فَاضِلاً (میں نے زید کو فاضل جانا) ظَنَنْتُ زَیْداً عَالِماً میں نے زید کو عالم گمان کیا)

اس قسم کو بابِ عَلِمْتُ سے تعبیر کرتے ہیں۔

اس قسم کے سات افعال ہیں : جن کو افعال قلوب کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

عَلِمْتُ، ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ، خِلْتُ، زَعَمْتُ، رَأَیْتُ، وَجَدْتُ۔

ان افعال کو افعال قلوب اس لئے کہتے ہیں کہ یہ یقین اور شک کیلئے آتے ہیں اور یقین و شک کا تعلق قلب یعنی دل کے ساتھ ہوتا

ہے۔اور انکو اَفْعَالِ یقین و شک بھی کہتے ہیں۔ ان میں سے عَلِمْتُ، رَأَیْتُ، وَجَدْتُ یقین کے لئے آتے ہیں۔ ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ، خِلْتُ شک کے لئے آتے ہیں اور زَعَمْتُ شک اور یقین دونوں کے لئے آتا ہے۔

۴۔ جو تین مفعولوں کی طرف متعدی ہو۔ جیسے اَعْلَمَ اللّٰہُ زَیْداً عَمْرواً فَاضِلاً (علم کروایا اللہ تعالیٰ نے زید کو اس بات کا کہ عمرو فاضل ہے)

اس قسم کے سات افعال ہیں۔اور وہ یہ ہیں

اَعْلَمَ، اَرَیٰ، اَنْبأَ، اَخْبَرَ، خَبَّرَ، نَبَّأَ، حَدَّثَ اور اس قسم کو بابِ اَعْلَمْتُ سے تعبیر کرتے ہیں۔

(فائدہ) فعل متعدی کے تمام مفعولات مفعول بہ ہوتے ہیں۔

بابِ عَلِمْتُ کا مفعولِ ثانی اور بابِ اَعْلَمْتُ کا مفعول ثالث مفعول معہٗ ،مفعول لہٗ کو نائب فاعل بنانا جائز نہیں ہے۔مفعول مطلق اور مفعول فیہ کو نائب فاعل بنانا جائز ہے۔ اور اگر مفعول بہ مذکور ہو تو ان دونوں کو بھی نائب فاعل بنانا جائز نہیں۔ اور بابِ اَعْطَیْتُ کے دونوں مفعولوں کو نائب فاعل بنانا جائز ہے لیکن مفعولِ اول کو نائب فاعل بنانا زیادہ بہتر ہے بِنسبت مفعولِ ثانی کے۔

افعالِ عاملہ کی دوسری قسم فعلِ قاصر۔

فعلِ قاصر کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔افعالِ ناقصہ ۲۔افعالِ مُقاربہ

فصل

یہ فصل افعالِ ناقصہ کے بیان میں ہے۔

افعال ناقصہ کی تعریف: افعال ناقصہ وہ افعال ہیں جو اپنے فاعل کیلئے اپنے مصدری معنی کے علاوہ کسی دوسری صفت کو ثابت کرنے کیلئے وضع کئے گئے ہوں۔ جیسے کَانَ زَیْدٌ عَالِماً (زید عالم ہے) اس میں کَانَ اپنے فاعل زید کیلئے اپنے مصدری معنی کے علاوہ علم کی صفت کو ثابت کر رہا۔ افعالِ ناقصہ صرف فاعل سے پورا نہیں ہوتے بلکہ ایک اور اسم کا بھی محتاج ہوتے ہیں جس کو انکی خبر کہتے ہیں۔

افعال ناقصہ سترہ ہیں۔

کَانَ، صَارَ، ظَلَّ، بَاتَ، اَصْبَحَ، اَضْحیٰ، اَمْسیٰ، عَادَ، اٰضَ۔ غَدَا، رَاحَ، مَازَالَ، مَاانْفَکَّ، مَابَرِحَ، مَافَتیٰ، مَادَامَ، لَیْسَ۔

افعال ناقصہ ذات کے اعتبار سے افعال ہیں، مدخول انکا جملہ اسمیہ ہے، عمل یہ ہے کہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اُسکے پہلے جز کو رفع دیتے ہیں جس کو انکا اسم کہتے ہیں اور دوسرے جز کو نصب دیتے ہیں جس کو انکی خبر کہتے ہیں۔ جیسے کَانَ زَیْدٌ عَالِمًا

افعالِ ناقصہ سے متعلق کچھ ضروری تفصیلات.

كَانَ : یہ کَوْنٌ مصدر سے ماضی کا صیغہ ہے اسکی ماضی اور مضارع سب فعلِ ناقص والا عمل کرتے ہیں یعنی جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر پہلی جز کو رفع دیتے ہیں اور دوسری جز کو نصب دیتے ہیں۔

کان کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔کَانَ تامّہ ۲۔کَانَ زائدہ ۳۔کَانَ ناقصہ

كَانَ تَامّه : وہ کَانَ ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے خبر کا محتاج نہ ہو اور یہ حَصَلَ کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے كَانَ المطرُ (بارش ہوگئی)

كان زائده : وہ کَانَ ہے کہ اگر اس کو کلام کے لفظوں سے حذف کر دیا جائے تو کلام کے اصلی اور حقیقی معنی میں کوئی فرق نہ آئے۔ جیسے اِنَّ مِنْ أَفْضَلِهِمْ كَانَ زَيْدًا۔

كَانَ ناقصه: وہ کان ہے جو اپنے فاعل پر پورا نہ ہو بلکہ ایک اور اسم کا بھی محتاج ہو جس کو انکی خبر کہتے ہیں۔ جیسے كَانَ زَيْدٌ عَالِماً (زید عالم ہے)

صَارَ : یہ بھی ماضی کا صیغہ ہے اور اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ میرا اسم میری خبر کے ساتھ متصف ہو گیا ہے جیسے صَارَ زَيْدٌ غَنِيّاً (زید مالدار بن گیا)

ظَلَّ : یہ کبھی صَارَ کے معنی میں ہوتا ہے اور کبھی اسکا معنی ہوتا ہے "دن بھر رہا۔ جیسے ظَلَّ زَيْدٌ سَائِراً (زید دن بھر چلنے والا رہا)

بَاتَ : یہ کبھی صار کے معنی میں ہوتا ہے اور کبھی اسکا معنی ہوتا ہے "تمام رات رہا، یا رات کے وقت ہو گیا" جیسے بَاتَ خَالِدٌ نَائِماً۔ (خالد تمام رات سونے والا رہا، یا سونے والا ہو گیا)

اَصْبَحَ : کبھی یہ صَارَ کے معنی میں ہوتا ہے اور کبھی اسکا معنی ہوتا ہے "صبح کے وقت ہو گیا" جیسے اَصْبَحَ بَكْرٌ مَرِيْضاً (بکر صبح کے وقت بیمار ہوا)

اَضْحٰى : کبھی یہ صَارَ کے معنی میں ہوتا ہے اور کبھی اس کا معنی ہوتا ہے "چاشت کے وقت ہوا" جیسے اَضْحٰى زَيْدٌ كَاتِباً (زید چاشت کے وقت لکھنے والا ہوا)

اَمْسٰى: اسکا معنی ہے "شام کے وقت ہوا" جیسے اَمْسٰى حَمِيْدٌ قَارِئاً (حمید شام کے وقت پڑھنے والا ہوا)

عَادَ، اٰضَ، غَدَا، رَاحَ یہ چاروں صَارَ کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے عَادَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید مالدار ہو گیا)

مَازَالَ، مَانْفَكَّ، مَا بَرِحَ، مَا فتِئَ : اِن سب کا معنی ہوتا ہے ہمیشہ رہا،، یعنی یہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ان کا سم انکی خبر کے ساتھ ہمیشہ متصف رہا۔ ان سب میں مَا نافیہ ہے۔ جیسے مَا زَالَ زَيْدٌ كَرِيْماً (زید ہمیشہ سخی رہا)

مَادَامَ : اس میں مَا ظرفیہ مصدریہ ہے ظرفیہ ہونے کا مطلب یہ ہیکہ یہ وقت کا معنیٰ دیتا ہے اور مصدریہ کا مطلب یہ ہے کہ بعد والے فعل کو مصدر کے معنیٰ میں کر دیتا ہے اور یہ ہمیشہ کلام کے درمیان آتا ہے۔ جیسے اِجْلِسْ مَادَامَ زَيْدٌ جَالِساً (تو بیٹھا رہ جب تک

زید بیٹھا رہے)

لَیسَ : یہ اصل میں لَیِسَ بروزن سَمِعَ ہے پھر یاء کو تخفیفا ساکن کر دیا تو لَیْسَ بن گیا اور یہ اپنے اسم سے اپنی خبر کی نفی کرتا ہے۔ جیسے لَیْسَ زَیْدٌ عَالِماً (زید عالم نہیں ہے)

فصل

فعل قاصر کی دوسری قسم افعال مُقاربہ

افعال مُقاربہ بھی افعال ناقصہ کی طرح عمل کرتے ہیں، یعنی اسم کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب دیتے ہیں لیکن فرق اتنا ہے کہ ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے کبھی اَنْ کے ساتھ اور کبھی بغیر اَنْ کے۔ جیسے عَسیٰ زَیْدٌ اَنْ یَخْرُجَ اور عَسیٰ زَیْدٌ یَخْرُجُ

حضرت مصنف رحمت اللہ علیہ نے چار مشہور افعال مقاربہ ذکر کئے ہیں۔ عَسیٰ، کَادَ، کَرَبَ، اَوْشَکَ

(فائدہ) افعالِ مُقاربہ کے عنوان سے جو فعل ذکر کئے جاتے ہیں ان کی تین قسمیں ہیں۔ ١۔افعالِ مقاربہ ٢۔افعال الرّجاء ٣۔افعال الشروع

افعالِ مقاربہ : وہ فعل ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ان کے اسم کے لئے ان کی خبر کا حاصل ہونا قریب ہے اور ایسے فعل تین ہیں۔ کَادَ، کَرَبَ، اَوْشَکَ جیسے کَادَ زَیْدٌ یَّخْرُجُ (عنقریب زید نکلے گا)

افعال الرجاء : وہ فعل ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ان کے اسم کو انکی خبر حاصل ہونے کی امید ہے۔ اور یہ افعال بھی تین ہیں۔ عَسیٰ، حَرٰی، اِخْلَوْلَقَ جیسے عَسیٰ زَیْدٌ یَخْرُجُ (امید ہے کہ زید نکلے گا)

افعال الشروع : وہ افعال ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ان کے اسم نے انکی خبر کو حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دی ہے اور یہ افعال پانچ ہیں۔ جیسے اَنْشَأَ، طَفِقَ، أَخَذَ، جَعَلَ، عَلِقَ جیسے اَنْشَأَ زَیْدٌ یَکْتُبُ (زید نے لکھنا شروع کر دیا)

فصل

افعالِ مدح وذم

مدح کا لغوی معنیٰ تعریف کرنا، اور ذم کا لغوی معنیٰ ہے بُرائی بیان کرنا

افعالِ مدح وذم وہ افعال ہیں جو انشاءِ مدح وذم کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔

افعالِ مدح دو ہیں۔ نِعْمَ اور حَبَّذا

افعالِ ذم بھی دو ہیں۔ بِئْسَ اور سَاءَ

حَبَّذَا : میں حَبَ فعل مدح ہے جو کہ فعل ماضی کا صیغہ ہے اور اس کا فاعل ہمیشہ ذَا اسمِ اشارہ ہی ہوتا ہے۔

نِعْمَ، بِئْسَ، سَاءَ ان میں سے ہر ایک کے فاعل کی تین صورتیں ہیں۔

١۔ ان کا فاعل معرّف بالام ہو جیسے نِعْمَ الرّجُلُ زَیْدٌ (کیا ہی خوب آدمی ہے زید)

۲۔ان کا فاعل کسی معرّف باللام کی طرف مضاف ہو۔ جیسے نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَیْدٌ (کیا ہی اچھا ساتھی ہے قوم کا زید)

۳۔ان کا فاعل ایسی ضمیرِ مُستتر ہو جس کی تمیز نکرہ منصوبہ ہوگی۔ جیسے نِعْمَ رَجُلاً زَیْدٌ (کیا ہی اچھا ہے وہ ازروئے مرد کے زید) نِعْمَ میں ھُوَ ضمیر مستتر ہے جس کی تمیز رَجُلاً ہے۔

افعالِ مدح وذم کے بعد ایک اسم مرفوع ہوتا ہے، اگر فعل مدح کے بعد ہو تو اسے مخصوص بالمدح اور اگر فعل ذم کے بعد ہو تو اسے مخصوص بالذم کہتے ہیں۔

افعالِ مدح وذم کی ترکیب

افعالِ مدح وذم کی چار ترکیبیں کی جاسکتی ہیں۔ جیسے نِعْمَ الرجُلُ زَیْدٌ

۱۔ نِعْمَ فعل مدح، الرَّجُل اسکا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو خبر مقدم، زَیْدٌ مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر، مبتدا مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

۲۔فعل اپنے فاعل سے مل کر الگ جملہ اور زَیْد خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ ھُوَ ضمیر ہے۔

۳۔فعل اپنے فاعل سے مل کر الگ جملہ اور زَیْدٌ مبتدا ہے اسکی خبر محذوف ہے جو کہ ھُو ضمیر ہے۔

۴۔نِعْمَ فعل مدح الرّجُلُ مُبَیَّنٌ، زَیْدٌ عطفِ بیان، مُبَیَّن اپنے عطفِ بیان سے مل کر نِعْم کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

فصل

افعالِ تعجب

افعالِ تعجب وہ افعال ہیں جو انشاءِ تعجب کے لئے وضع کئے گئے ہوں۔

ثلاثی مجرد کے وہ مصدر جنمیں عیب ظاہری اور رنگ کا معنی نہ پایا جاتا ہو ان سے فعلِ تعجب کا صیغہ دو وزن پر آتا ہے۔

۱۔مَا اَفْعَلَہٗ جیسے مَا اَحْسَنَ زَیْداً (کس چیز نے زید کو اتنا خوبصورت بنایا)

۲۔ اَفْعِلْ بِہٖ جیسے اَحْسِنْ بِزَیْدٍ (زید کس قدر خوبصورت ہے)

مَا اَفْعَلہ کی ترکیب

مَا اَفْعَلَہٗ کی ترکیب میں تین مذہب ہیں۔

پہلا مذہب امام فَرّاء کا، دوسرا مذہب امام سیبویہ کا، تیسری مذہب امام اخفش کا

پہلا مذہب : امام فرّاء کے نزدیک مَا اَحْسَنَ زَیْداً میں ما استفہامیہ ہے اور اَیُّ شَیئٍ کے معنیٰ میں ہے۔ اَیُّ شَیْئٍ مضاف، مضاف الیہ مل کر مبتداء اور اَحْسَنَ زَیْداً پورا جملہ اسکی خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ تقدیری عبارت یہ ہوگی اَیُّ

شَیْءٍ اَحْسَنَ زَیْداً(کس چیز نے زید کو حسن والا کر دیا؟)

دوسرا مذہب : امام سیبویہ کے نزدیک مَا نکرہ شَیْءٌ کے معنیٰ میں ہے، شَیْءٌ موصوف اور اسکی صفت عَظِیْمٌ مقدر ہے، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء اور اَحْسَنَ زَیْداً پورا جملہ اسکی خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ تقدیری عبارت یہ ہوگی شَیْءٌ عَظِیْمٌ اَحْسَنَ زَیْداً(کسی بڑی چیز نے زید کو حسن والا کر دیا)

تیسرا مذہب : امام اخفش کے نزدیک مَا موصولہ ہے اور اَلَّذِیْ کے معنیٰ میں ہے، اَحْسَنَ زَیْداً پورا جملہ اسکا صلہ، موصول صلہ سے مل کر مبتداء اور اسکی خبر مقدر ہے جو کہ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ہے، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ تقدیری عبارت یہ ہوگی۔ اَلَّذِیْ اَحْسَنَ زَیْداً شَیْءٌ عَظِیْمٌ (وہ چیز جس نے زید کو حسین بنایا وہ کوئی بڑی چیز ہے)

اَفْعِلْ بِہٖ کی ترکیب

اَحْسِنْ بِزَیْدٍ میں اَحْسِنْ صیغہ امر بمعنیٰ اَحْسَنَ فعل ماضی کے ہے بِزَیْدٍ میں "ب" زائدہ ہے اور زَیْدٌ فعل کا فاعل ہے جو کہ لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع ہے۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

بفضلہٖ تعالیٰ افعالِ عاملہ کی کی بحث مکمل ہو چکی۔

۲۰ رجب ۱۴۳۶ھ بمطابق 10 مئی 2015ء بروز اتوار بوقت صبح **10:15**

باب سوم

درعمل اسماءِ عاملہ وآں یازدہ قسم است

اسماء عاملہ کی گیا قسمیں ہیں

۱۔ اسماءِ شرطیہ بمعنیٰ اِنْ

۲۔ اسماء افعال بمعنیٰ ماضی

۳۔ اسماء افعال بمعنیٰ امر حاضر

۴۔ اسم فاعل ۵۔اسم مفعول ۶۔صفتِ مشبہ ۷۔اسم تفضیل ۸۔اسم مصدر ۹۔اسم مضاف ۱۰۔اسم تام ۱۱۔اسماء کنایات

پہلی قسم :اسماءِ شرطیہ بمعنی اِنْ۔

یعنی وہ اسماء جو اِنْ شرطیہ کے معنی کو متضمن ہوتے ہیں۔

اور یہ اسماء نو ہیں۔ مَنْ، مَا، اَیْنَ، مَتیٰ، اَیُّ، اَنّٰی، اِذْمَا، حَیْثُمَا، مَهْمَا

ذات کے اعتبار سے یہ اسماء ہیں، مدخول انکا فعل مضارع ہے، عمل ان کا یہ ہے کہ فعل مضارع پر داخل ہو کر اسکو جزم دیتے ہیں۔ اس لئے ان نو (۹) کو اسماء شرطیہ جازمہ کہتے ہیں۔ انکے بعد دو جملے آتے ہیں پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ جیسے مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ (اگر تو مارے گا تو میں بھی مارونگا) مَا تَفْعَلْ أَفْعَلْ (جو کچھ تو کرے گا میں بھی کرونگا)

فائدہ :اسماء شرطیہ میں سے مَنْ، مَا اور اَیُّ اگر انکے بعد فعل متعدی ہو تو یہ اُس کیلئے مفعول بہ مقدم بنتے ہیں۔ جیسے مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ۔

اور اگر ان کے بعد فعل متعدی نہ ہو بلکہ فعل لازمی ہو تو یہ مبتدا بنتے ہیں انکی خبر شرط اور جزا دونوں ہونگی یا خالی شرط ہوگی یا خالی جزا ہوگی۔ جیسے مَنْ یَّذْهَبْ اَذْهَبْ مَعَهٗ۔

باقی چھ اسماء شرطیہ کے بعد اگر فعل تام ہو تو اس وقت یہ مفعول فیہ مقدم بنتے ہیں۔ جیسے اَیْنَمَا تَجْلِسْ أَجْلِسْ.

اور اگر ان چھ اسماء کے بعد فعل قاصر ہو اور فعل قاصر کے بعد خبر مشتق ہو تو یہ اُس خبر کیلئے مفعول فیہ مقدم بنتے ہیں۔ جیسے أَیْنَمَا تَكُنْ جَالِسًا أَكُنْ جَالِسًا.

اور اگر فعل قاصر کے بعد خبر مشتق نہ ہو بلکہ جامد ہو تو یہ اسماء فعل قاصر کیلئے مفعول فیہ مقدم بنتے ہیں۔ جیسے مَتیٰ تَكُنْ رَجُلًا أَكُنْ رَجُلٌ

دوسری قسم :اسماء افعال بمعنی ماضی۔ تیسری قسم :اسماء افعال بمعنیٰ امر حاضر معروف

مذکورہ دونوں اقسام کی تفصیل ماقبل صفحہ نمبر 14 میں گذر چکی ہے۔

چوتھی قسم اسم فاعل : اسم فاعل وہ اسم ہے جو مشتق ہو مصدر سے اور موضوع ہو ایسی ذات کیلئے جس کے ساتھ وہ مصدر قائم ہو بطور حدوث کے۔ جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا ایک مرد)

اسمِ فاعل کا عمل : اسمِ فاعل چونکہ فعل معروف سے بنتا ہے اور اپنے فعل والا عمل کرتا ہے یعنی جس مصدر سے اسم فاعل مشتق ہوا گروہ مصدر فعل لازم کا ہوتو اسم فاعل بھی لازمی ہوگا۔ جیسے زَیْدٌ قَآئِمٌ اَبُوْہُ

اور اگر وہ مصدر فعل متعدی کا ہو تو اسم فاعل بھی متعدی ہوگا یعنی فاعل کو رفع دیکر مفعول بہٖ کو نصب دیگا۔ جیسے زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْہُ عَمْرواً۔

اسم فاعل کے عمل کرنے کیلئے شرائط۔

اسم فاعل کی دو صورتیں ہیں۔ ا۔ وہ اسم فاعل جس پر الف لام داخل ہو ۲۔ وہ اسم فاعل جس پر الف لام داخل نہ ہو۔

جس اسم فاعل پر الف لام داخل ہو تو وہ بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے اسم ظاہر اور ضمیر میں۔

اور جس اسم فاعل پر الف لام داخل نہ ہو اگر اُسکا فاعل اسم ضمیر ہو تو اس میں بغیر کسی شرط کے عمل کرے گا اور اگر اُس کا فاعل اسم ظاہر ہو تو اس میں عمل کرنے کیلئے دو شرطیں ہیں۔

ا۔ اسم فاعل حال یا استقبال کے معنی میں ہو ماضی کے معنیٰ میں نہ ہو۔

۲۔ اسمِ فاعل چھ اُمور میں سے کسی ایک پر اعتماد رکھتا ہو۔ اور وہ چھ اُمور یہ ہیں۔

ا۔ مبتدا ۲۔ موصوف ۳۔ موصول ۴۔ ذوالحال ۵۔ حرفِ نفی ۶۔ حرفِ استفہام

ان چھ امور پر اعتماد رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اسم فاعل سے پہلے مبتداء ہو، اور اس کا اُس کے ساتھ خبر ہونے کا تعلق ہو۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ

یا اس سے پہلے موصوف ہو اور اس کا اُسکے ساتھ صفت ہونے کا تعلق ہو۔ جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوْہُ بَکْراً

یا اس سے پہلے اسم موصول ہو اور اسکا اُسکے ساتھ صلہ ہونے کا تعلق ہو۔ جیسے جَاءَنِیْ الضَّارِبُ اَبُوْہُ عَمْرواً

یا اس سے پہلے ذوالحال ہو اور اس کا اُسکے ساتھ حال ہونے کا تعلق ہو جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا غُلَامُہٗ فَرَسًا۔

یا اس سے پہلے حرف نفی ہو۔ جیسے مَا قَائِمٌ زَیْدٌ۔

یا اس سے پہلے حرفِ استفہام ہو۔ جیسے أَقَائِمٌ زَیْدٌ۔

(فائدہ) اسمِ فاعل چونکہ فعل معروف سے بنتا ہے اور فعل معروف کی دو قسمیں ہیں۔

ا۔ فعل لازمی ۲۔ فعل متعدی

پھر فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں تو اس اعتبار سے اسمِ فاعل کی پانچ قسمیں بنتی ہیں۔

ا۔ اسم فاعل لازمی ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ

۲۔ اسم فاعل جو ایک مفعول کی طرف متعدی ہو جیسے زَیْدٌ ضَارِبٌ أَبُوْہُ عَمرواً

۳۔ جو دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو اور ان میں سے ایک پر اکتفاء کرنا جائز ہو۔ جیسے زَیْدٌ مُعْطٍ عَمْرواً دِرْھَمًا

۴۔ جو دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو اور ان میں سے ایک پر اکتفا کرنا جائز نہ ہو جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ ابْنَہٗ فَاضِلاً

۵۔ جو تین مفعولوں کی طرف متعدی ہو۔ جیسے زَیْدٌ مُخْبِرُ اللّٰہُ عَمْرواً خَالِدًا فَاضِلاً

اسم فاعل اور فاعل میں فرق

اسم فاعل اور فاعل کے درمیان دو طرح کا فرق ہے

۱۔ اسمِ فاعل وہ اسم ہے جو ذات مع الوصف پر دلالت کرے۔ جیسے ضَارِبٌ

اور فاعل وہ اسم ہوتا ہے جو صرف ذات پر دلالت کرے۔ جیسے زَیْدٌ

۲۔ اسم فاعل ہمیشہ مشتق ہوتا ہے جبکہ فاعل کبھی مشتق ہوتا ہے اور کبھی جامد۔

پانچویں قسم : اسم مفعول

اسم مفعول وہ اسم ہے جو مشتق ہو مصدر سے اور موضوع ہو ایسی ذات کے لئے جس پر وہ مصدر واقع ہو بطور حُدُوث کے۔ جیسے مَضْرُوْبٌ (مارا گیا ایک مرد)

اسم مفعول چونکہ فعل مجہول سے بنتا ہے اور اپنے فعل والا عمل کرتا ہے یعنی فاعل کی جگہ مفعول بہ کو رفع دیتا ہے جس کو اسکا نائب فاعل کہتے ہیں۔

اسم مفعول کے عمل کرنے کیلئے بھی وہی شرائط ہیں جنکی تفصیل اسمِ فاعل کی بحث میں گزر چکی ہے۔

صرف اس میں دو طرح کا فرق ہے۔

۱۔ اسم مفعول ہمیشہ فعل متعدی سے آتا ہے فعل لازم سے نہیں آتا۔

۲۔ اسم مفعول فاعل کی جگہ مفعول بہ کو رفع دیتا ہے جسکو اسکا نائب فاعل کہتے ہیں۔

اس اعتبار سے اسم مفعول کی چار قسمیں بنتی ہیں۔

۱۔ جو ایک مفعول کی طرف متعدی ہو۔ جیسے زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْہٗ

۲۔ جو دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو اور ان میں سے ایک پر اکتفاء کرنا جائز ہو۔ جیسے عَمْرٌو مُعْطیٰ غُلَامُہٗ دِرْھَماً

۳۔ جو دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو اور ان میں سے ایک پر اکتفاء کرنا جائز نہ ہو۔ جیسے زَیْدٌ مَعْلُوْمٌ ابْنُہٗ فَاضِلاً

۴۔ جو تین مفعولوں کی طرف متعدی ہو۔ جیسے خَالِدٌ مُخْبَرٌ اِبْنُہٗ عَمْرواً فَاضِلاً۔

اسم مفعول اور مفعول میں فرق

اسمِ مفعول اور مفعول کے درمیان دو طرح کا فرق ہے۔

۱۔ اسم مفعول وہ ہوتا ہے جو ذات مع الوصف پر دلالت کرے۔ جیسے مَضْرُوْبٌ اور مفعول وہ اسم ہوتا ہے جو صرف ذات پر دلالت کرے۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرواً یں عَمْرواً

۲۔اسم مفعول ہمیشہ مشتق ہوتا ہے اور مفعول کبھی مشتق ہوتا ہے اور کبھی جامد

چھٹی قسم :صفتِ مشبہ

صفتِ مشبہ وہ اسم ہے جو مشتق ہو مصدر سے اور موضوع ہو ایسی ذات کے لئے جس کے ساتھ وہ مصدر قائم ہو بطور ثبوت کے۔صفتِ مشبہ ہمیشہ فعل لازم سے مشتق ہوتی ہے اور فعل لازم والا ہی عمل کرتی ہے، اور اس کے عمل کرنے کے لئے حال یا استقبال کے معنیٰ میں ہونا شرط نہیں ہے، اور مذکور چھ امور میں سے اسمِ موصول پر اسکا اعتماد نہیں ہوتا۔ جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ غُلامُہٗ

ساتویں قسم:اسم تفضیل

اسم تفضیل وہ اسم ہے جو مشتق ہو مصدر سے اور ایسے موصوف پر دلالت کرے جس میں زیادتی والا معنی پایا جاتا ہو دوسروں کی طرف نسبت کرتے ہوئے۔ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔(زید عمرو سے زیادہ فضیلت والا ہے)

اسم تفضیل کا عمل: اسم تفضیل بھی اپنے فعل والا عمل کرتا ہے لیکن اس کے عمل کرنے کیلئے چند شرائط ہیں۔جنکی تفصیل اِنْ شاءاللہ بڑی کتابوں میں آئے گی۔

اسم تفضیل کا استعمال : اسمِ تفضیل تین طریقوں سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۔مِن کے ساتھ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمرو سے زیادہ فضیلت والا ہے) ۲۔الف لام کے ساتھ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ (آیا میرے پاس زید جو سب سے زیادہ فضیلت والا ہے)

۳۔اضافت کے ساتھ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ (زید قوم میں سب سے زیادہ فضیلت والا ہے)

(فائدہ) مذکورہ تینوں صورتوں میں سے پہلی صورت میں اسمِ تفضیل کو ہمیشہ مفرد لانا واجب ہے موصوف خواہ واحد ہو تثنیہ ہو یا جمع ہو۔

زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو، اَلزَّیْدانِ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو، اَلزَّیْدُوْنَ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو

دوسری صورت میں اسمِ تفضیل کو موصوف کے مطابق لانا واجب ہے یعنی موصوف اگر واحد ہو تو اسمِ تفضیل بھی واحد ہوگا، اور اگر موصوف تثنیہ یا جمع ہو تو اسمِ تفضیل بھی تثنیہ یا جمع ہوگا۔

جیسے جَاءَنِیْ زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ، جَاءَنِیْ اَلزَّیْدانِ الْاَفْضَلانِ، جَاءَنِیْ اَلزَّیْدُوْنَ الْاَفْضَلُوْنَ.

تیسری صورت میں اسم تفضیل کو مفرد لانا بھی جائز ہے اور موصوف کے مطابق لانا بھی جائز ہے۔ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ، اَلزَّیْدانِ اَفْضَلُ الْقَوْمِ و اَفْضَلا الْقَوْمِ دونوں پڑھنا جائز ہے۔ اَلزَّیْدُوْنَ اَفْضَلُ الْقَوْمِ و اَفْضَلُوْا الْقَوْمِ دونوں پڑھنا جائز ہے۔

آٹھویں قسم :اسم مصدر۔

اسم مصدر وہ اسم ہے جس سے فعل مشتق ہوتا ہے۔

اسم مصدر کا عمل : اسم مصدر اگر مفعول مطلق ہو تو یہ عمل نہیں کرتا بلکہ اسکا فعل عمل کرتا ہے اور اگر مفعول مطلق نہ ہو تو مصدر اپنے فعل والا

عمل کرتا ہے یعنی اس سے مشتق ہونے والا فعل اگر لازمی ہو تو اسم مصدر بھی لازمی ہوگا۔ جیسے اَعْجَبَنِیْ قِیَامُ زَیْدٍ
اور اگر اس سے مشتق ہونے والا فعل متعدی ہو تو اسم مصدر بھی متعدی ہوگا۔ جیسے اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرواً
اس اعتبار سے اسمِ مصدر کی پانچ قسمیں بنتی ہیں۔

۱۔ اسمِ مصدر لازمی ہو۔

۲۔ جو ایک مفعول کی طرف متعدی ہو۔

۳۔ جو دو مفعولوں کی متعدی ہو اور ان میں سے ایک پر اکتفا کرنا جائز ہو۔

۴۔ جو دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو اور ان میں سے ایک پر اکتفاء کرنا جائز نہ ہو۔

۵۔ جو تین مفعولوں کی طرف متعدی ہو۔

نویں قسم : اسم مضاف

اسمِ مضاف وہ اسم ہے جس میں ایک اسم کی دوسرے کی طرف اضافت کی گئی ہے۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ میں غُلَامُ مضاف ہے۔

اضافت کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ اضافت لفظی ۲۔ اضافت معنوی

اضافت لفظی : وہ اضافت ہے جس میں مضاف ایسا صیغۂ صفت ہو جو اپنے معمول کی طرف مضاف ہو۔

صیغہ صفت : سے مراد اسمِ فاعل، اسمِ مفعول، اسمِ تفضیل اور صفت مشبہ ہیں۔

معمول : سے مراد فاعل اور مفعول بہ ہیں۔ جیسے ضَارِبُ زَیْدٍ عَمْرواً

اضافتِ معنوی : وہ اضافت ہے جس میں مضاف ایسا صیغۂ صفت نہ ہو جو اپنے معمول کی طرف مضاف ہو، پھر چاہے تو وہ مضاف صیغۂ صفت ہی نہ ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ۔

یا مضاف صیغہ صفت تو ہو لیکن مضاف الیہ اسکا معمول نہ بنے۔ جیسے کَرِیمُ الْبَلَدِ

اضافتِ معنوی کی اقسام

اضافتِ معنوی کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ فِیْ ۲۔ مِنِّیْ ۳۔ لَامِیْ

اضافتِ فِوِیْ: وہ اضافت معنویہ ہے جس کے مضاف الیہ سے پہلے فِیْ جارہ مقدر ہو جیسے صَلٰوۃُ اللَّیْلِ جو اصل میں صَلٰوۃٌ فِیْ اللَّیْلِ تھا۔

اضافتِ منیّ: وہ اضافت معنویہ ہے جس کے مضاف الیہ سے پہلے مِنْ جارہ مقدر ہو جیسے خَاتَمُ فِضَّۃٍ یہ اصل میں خَاتَمٌ مِنْ فِضَّۃٍ تھا۔

اضافتِ لامی: وہ اضافتِ معنویہ ہے جس کے مضاف الیہ سے پہلے لام جارہ مقدر ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ یہ اصل میں غُلَامٌ لِزَیْدٍ تھا۔

دسویں قسم :اسمِ تام

اسمِ تام وہ اسم ہے جو موجودہ حالت میں مضاف نہ ہوسکے۔

اسم تام ہوتا ہے تین چیزوں کے ساتھ۔

ا۔تنوین کے ساتھ عام ہیکہ تنوین ظاہر ہو یا مقدر

۲۔نون تثنیہ،نون جمع یا نون مشابہ جمع کے ساتھ۔

۳۔اضافت کے ساتھ۔

تنوین ظاہر سے تام ہونے کی مثال۔ جیسے مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا (نہیں ہے آسمان میں ہتھیلی کے برابر از روئے بادل کے) اس میں رَاحَةٍ اسمِ تام ہے جو تنوین ظاہر کے ساتھ تام ہوا ہے اور اپنی تمیز سَحَابا کو نصب دیتا ہے۔

تنوین مقدر سے تام ہونیکی مثال جیسے عِنْدِیْ أَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا میں اَحَدَ عَشَرَ اسمِ تام ہے جو تنوینِ مقدر سے تام ہوا ہے اور اپنی تمیز دِرْهَماً کو نصب دیتا ہے۔

تنوین مقدر سے تام ہونیکی دوسری مثال جیسے زَیْدٌ اَکْثَرَ مِنْکَ مَالاً اس میں اَکْثَرَ اسمِ تام ہے تنوین مقدر کے ساتھ اور اپنی تمیز مَالاً کو نصب دیتا ہے۔

نون تثنیہ سے تام ہونیکی مثال جیسے عِنْدِی قَفِیْزَانِ بُرّاً اس میں قَفِیْزَانِ اسمِ تام ہے نون تثنیہ کے ساتھ اور اپنی تمیز بُرّاً کو نصب دیتا ہے۔

نون جمع سے تام ہونیکی مثال جیسے هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخسَرِینَ أَعْمَالاً اس میں اَلْأَخْسَرِینَ اسم تام ہے نون جمع کے ساتھ اور اپنی تمیز اَعْمَالاً کو نصب دیتا ہے۔

نونِ مشابہ جمع سے تام ہونے کی مثال جیسے عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَماً اس میں عِشْرُوْنَ اسمِ تام ہے نون مشابہ جمع کے ساتھ اور اپنی تمیز دِرْهَماً کو نصب دیتا ہے۔

اضافت کے ساتھ تام ہونیکی مثال جیسے عِنْدِیْ مِلْؤُهٗ عَسَلاً اس میں "مِلْؤُهٗ" اسمِ تام ہے "ہ" کی طرف اضافت کی وجہ سے اور اپنی تمیز "عَسَلاً" کو نصب دیتا ہے۔

گیارھویں قسم :اسماءِ کنایات۔اسماءِ کنایات کی مکمل بحث صفحہ نمبر 16 میں گزر چکی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰه اسماء عاملہ کی بحث مکمل ہوچکی ہے۔۲۳ رجب ۱۴۳۶ بمطابق 13 مئی 2015ء بروز ہفتہ

قسم دوم در عامل معنوی

پہلی قسم : ابتداء۔ یعنی اسم کا عواملِ لفظیہ سے خالی ہونا۔

اس کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔مبتداء ۲۔خبر

مبتداء کی تعریف : مبتداء وہ اسم ہے جو عواملِ لفظیہ سے خالی ہو اور مُسند الیہ ہو۔

خبر کی تعریف : خبر وہ اسم ہے جو عواملِ لفظیہ سے خالی ہو مُسند ہو۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ میں زَیْدٌ مبتداء ہے اور قَائِمٌ خبر ہے۔

دوسری قسم : خُلو فعل مضارع از ناصب و جازم۔

یعنی فعل مضارع کا نواصب اور جوازم سے خالی ہونا یہ فعلِ مضارع کو رفع دیتا ہے۔ جیسے یَضْرِبُ یہ مرفوع ہے نواصب اور جوازم سے ہونیکی وجہ سے۔

مبتداء اور خبر کے متعلق چند ضروری فوائد۔

(فائدہ ۱) جہاں دو اسم جمع ہوں اور ان میں سے ایک اسم معرفہ ہو اور دوسرا نکرہ ہو تو اسمِ معرفہ کو مبتداء بنایا جائے گا اور نکرہ کو خبر۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ میں زَیْدٌ معرفہ ہے اور مبتداء ہے، قَائمٌ نکرہ ہے اور خبر۔

اگر دونوں اسم معرفہ ہوں تو پھر اختیار ہے کہ ان میں سے جس کو چاہے مبتداء بنایا جائے اور جس کو چاہے خبر۔ جیسے اَللّٰهُ اِلٰهُنا، مُحَمّدٌ نَبِیُّنَا، آدَمُ اَبُوْنَا

(فائدہ ۲) مبتداء عام طور پر معرفہ اور خبر عام طور پر نکرہ ہوتی ہے، لیکن کبھی کبھی اسمِ نکرہ کو بھی مبتداء بنایا جاسکتا ہے۔ جیسے وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَیْرٌ مِنْ مُشْرِکٍ اسکی مکمل تفصیل اِنْشاءاللہ بڑی کتابوں میں آئے گی۔

(فائدہ ۳) مبتداء کی خبر عام طور پر مفرد ہوتی ہے کبھی خبر جملہ بھی ہوتی ہے عام ھیکہ جملہ اسمیہ ہو، جملہ فعلیہ، جملہ شرطیہ یا جملہ ظرفیہ ہو۔

جملہ اسمیہ کی مثال جیسے زَیْدٌ اَبُوْہُ قَائِمٌ

جملہ فعلیہ کی مثال جیسے زَیْدٌ قَامَ اَبُوْہُ

جملہ شرطیہ کی مثال جیسے زَیْدٌ اِنْ جَائَنِیْ فَاَکْرِمْہُ

جملہ ظرفیہ کی مثال جیسے زَیْدٌ خَلْفَکَ، عَمْرٌ فِیْ الدَّارِ

جب خبر جملہ ہو تو اس میں ایسی ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مبتداء کی طرف لوٹے جیسا کہ مذکورہ تمام مثالوں میں ضمیر پائی جاتی ہے۔

(فائدہ ۴) اصل تو یہ ہے کہ مبتداء مقدم ہو اور خبر مؤخر لیکن کبھی کبھی خلافِ اصل خبر مقدم اور مبتداء مؤخر ہوتی ہے۔ جیسے فِیْ الدَّارِ زَیْدٌ میں فَیْ الدَّارِ خبر مقدم اور زَیْدٌ مبتداء مؤخر ہے۔

(فائدہ ۵) ایک مبتداء کی ایک سے زیادہ بھی خبریں ہوسکتی ہیں۔ جیسے اللّٰہُ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ حَکِیْمٌ

(فائدہ ۶) کبھی کبھی جملہ اسمِ مفرد کی تاویل میں ہو کر مبتداء بن جاتا ہے۔ جیسے اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اس میں تَصُوْمُوْا جملہ

ہے انْ مصدر یہ کی وجہ سے مصدر کی تاویل میں ہو کر مبتداء اور خَیْرٌ لَکُمْ اس کی خبر ہے۔

(فائدہ۷) کبھی جار مجرور یا ظرف اپنے متعلق سے مل کر خبر بنتے ہیں لیکن یہ بات یاد رہے کہ جار مجرور خبر بن سکتے ہیں مبتداء نہیں بن سکتے عام ہیکہ مبتداء سے مقدم ہو یا مؤخر ہو۔

مبتداء سے مقدم ہونے کی مثال جیسے فِیْ الدَّارِ زَیْدٌ اس میں فی الدارِ خبر مقدم ہے اور زید مبتداء مؤخر ہے۔

مبتداء سے مؤخر ہونے کی مثال جیسے زَیْدٌ فی الدّارِ میں زیدٌ مبتداء مقدم ہے اور فی الدارِ خبر مؤخر ہے۔

(فائدہ۸) مبتداء اگر غیر ذوی العقول کی جمع ہو تو خبر واحد مؤنث آتی ہے۔ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ

(فائدہ۹) کبھی مبتداء اور خبر کے درمیان ضمیرِ فصل لائی جاتی ہے۔ جیسے اُولٰئِکَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ

(فائدہ۱۰) مبتداء اور خبر کے درمیان پانچ چیزوں میں مطابقت ضروری ہے ۱۔واحد ۲۔تثنیہ ۳۔جمع ۴۔مذکر ۵۔مؤنث بیک وقت ان میں سے دو چیزوں کا پایا جانا ضروری ہے واحد، تثنیہ، جمع میں سے ایک اور مذکر مؤنث میں سے ایک

بفضلہٖ تعالیٰ عاملِ معنوی کی بحث مکمل ہو چکی ۲۳ رجب ۱۴۳۶ھ بوقت بعد نماز عشاء

(مرفوعات)

مرفوعات کل آٹھ ہیں۔ ۱۔مبتداء ۲۔خبر ۳۔فاعل ۴۔نائب فاعل ۵۔حروفِ مشبہ بالفعل کی خبر ۶۔افعال ناقصہ کا اسم ۷۔لائے نفی جنس کی خبر ۸۔حروفِ مشابہ بلیس کا اسم

جو بھی اسم مرفوع ہوگا وہ ان آٹھ اسموں میں سے ہوگا۔

(منصوبات)

منصوبات کل بارہ ہیں۔

۱۔مفعولِ مطلق ۲۔مفعولِ بہ ۳۔مفعولِ فیہ ۴۔مفعولِ معہٗ ۵۔مفعولِ لہٗ ۶۔حال ۷۔تمیز ۸۔مستثنیٰ ۹۔حروفِ مشبہ بالفعل کا اسم ۱۰۔افعالِ ناقصہ کی خبر ۱۱۔لائے نفی جنس کا اسم ۱۲۔حروفِ مشابہ بلیس کی خبر۔

جو بھی اسم منصوب ہوگا وہ ان بارہ میں سے ہوگا۔

(مجرورات)

مجرورات کل دو ہیں۔

۱۔جس اسم پر حرفِ جر داخل ہو۔ جیسے بِزَیْدٍ ۲۔مضاف الیہ ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِكَاتِبِيْهِ وَلِوَالِدَيْهِمَا وَلِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

خاتمہ

خاتمہ متفرق چیزوں کے فوائد کے بیان میں ہے۔
اوراس میں تین فصلیں ہیں۔

فصل اول : توابع کے بیان میں

توابع جمع ہے تابع کی، تابع ہراس دوسرے لفظ کو کہتے ہیں جو معرب ہو ما قبل کے اعراب کے ساتھ ایک ہی جہت سے۔یعنی پہلا اگر مرفوع ہو فاعل ہونیکی وجہ سے تو دوسرا ابھی مرفوع ہوگا فاعل ہونیکی وجہ سے اسمیں پہلے لفظ کو متبوع اور دوسرے کو تابع کہتے ہیں۔ جیسے جَاءَنِی رَجُلٌ کَرِیمٌ میں رَجُلٌ متبوع اور کَرِیمٌ تابع ہے۔

تابع کا حکم : تابع کا حکم یہ ھیکہ یہ اعراب میں اپنے متبوع کے موافق ہوتا ہے۔

تابع کی اقسام : تابع کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔تابع صفت ۲۔تابع تاکید ۳۔تابع بدل ۴۔تابع عطف بحرف ۵ تابع عطف بیان

تابع صفت کا بیان

صفت وہ تابع ہے جو ایسے معنیٰ پر دلالت کرے جو معنی متبوع کی ذات یا اس کے کسی متعلق میں پایا جاتا ہو۔اس کے متبوع کو موصوف یا منعوت کہتے ہیں اور تابع کو صفت یا نعت کہتے ہیں۔

صفت کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔صفت بحال الموصوف ۲۔صفت بحال المتعلق الموصوف

صفت بحال الموصوف : اُس صفت کو کہتے ہیں جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو معنی متبوع کی ذات میں پایا جاتا ہو۔ جیسے جَاءَنِی رَجُلٌ عَالِمٌ

صفت بحال الموصوف کا حکم : یہ ہے کہ یہ اپنے متبوع کے ساتھ دس چیزوں میں موافقت رکھتی ہے اور وہ یہ ہیں۔ واحد، تثنیہ، جمع، معرفہ، نکرہ، مذکر، مؤنث، رفع، نصب، جر، بیک وقت انمیں سے چار چیزوں میں موافقت ضروری ہے۔

یعنی واحد تثنیہ، جمع میں سے ایک، معرفہ اور نکرہ میں سے ایک، مذکر مؤنث میں سے ایک رفع، نصب، جر میں سے ایک۔ جیسے عِندِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ۔

صفت بحال المتعلق الموصوف : اُس صفت کو کہتے ہیں جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو معنی متبوع کے کسی متعلق میں پایا جاتا ہو۔ جیسے جَاءَنِی رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ اس میں رَجَلٌ متبوع ہے اور حَسَنٌ اُس کی صفت ہے جو رَجُلٌ کے متعلق یعنی غلام کی حالت بیان کرتی ہے۔

صفت بحال المتعلق الموصوف کا حکم: یہ ھیکہ یہ اپنے متبوع کے ساتھ پانچ چیزوں میں موافقت رکھتی ہے اور وہ پانچ چیزیں یہ ہیں۔ رفع، نصب، جر، معرفہ نکرہ

بیک وقت انمیں سے دو چیزوں میں موافقت ضروری ہے۔ رفع، نصب، جر میں سے ایک اور معرفہ، نکرہ میں سے ایک۔

(فائدہ) اگر موصوف نکرہ ہو تو اسکی صفت جملہ خبریہ لانا بھی جائز ہے۔ لیکن اس وقت جملہ کے اندر ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو موصوف کی طرف لوٹے۔ جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ أَبُوْهُ عَالِمٌ اس میں رَجُلٌ موصوف ہے اور اَبُوْهُ عَالِمٌ جملہ خبریہ اُسکی صفت ہے اور اَبُوْهُ کی ضمیر رَجُلٌ موصوف کی طرف لوٹ رہی ہے۔

تابع تاکید کا بیان

تاکید وہ تابع ہے جو نسبت یا شمول میں اپنے متبوع کی حالت کو پختہ کرے۔ نسبت میں پختہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تاکید اس بات پر دلالت کرے کہ میرا متبوع ہی مسند یا مسند الیہ ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ زَیْدٌ۔

شمول میں متبوع کی حالت کو پختہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تاکید اس بات پر دلالت کرے کہ میرا متبوع اپنے تمام افراد کو شامل ہے جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ کُلُّھُمْ

تاکید کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ تاکید لفظی ۲۔ تاکید معنوی

تاکید لفظی : وہ ہے جو پہلے لفظ کو دوبارہ لانے سے حاصل ہو خواہ وہ اسم ہو فعل ہو یا حرف ہو۔

اسم کی مثال جیسے جَاءَ زَیْدٌ زَیْدٌ

فعل کی مثال جیسے جَاءَ جَاءَ زَیْدٌ

حرف کی مثال جیسے إِنَّ إِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ

تاکید معنوی: وہ تاکید ہے جو پہلے لفظ کو دوبارہ لانے سے حاصل نہ ہو بلکہ کسی اور لفظ کے ذریعے حاصل ہو۔ جیسے جَاءَنِیْ الْقَوْمُ کُلُّھُمْ۔

تاکید معنوی کیلئے آٹھ الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ نَفْسٌ عَیْنٌ، کِلَا کِلْتَا، کُلٌّ، أَجْمَعُ، أَکْتَعُ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ۔

طریقہ استعمال : نَفْسٌ عَیْنٌ یہ دونوں واحد، تثنیہ اور جمع تینوں کی تاکید کیلئے استعمال ہوتے ہیں اور اپنے متبوع کے مطابق ضمیر کی طرف مضاف ہوتے ہیں اور متبوع کے بدلنے سے خود بھی بدل جاتے ہیں۔ یعنی متبوع اگر مفرد ہو تو یہ مفرد استعمال ہوتے ہیں اور اگر متبوع تثنیہ یا جمع ہو تو یہ صرف جمع استعمال ہوتے ہیں۔

مفرد کی مثال جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ نَفْسُهُ۔

تثنیہ کی مثال جیسے جَاءَنِی الزَّیْدَانِ اَنْفُسُھُمَا۔

جمع کی مثال جیسے جَاءَنِی الزَّیْدُوْنَ اَنْفُسُھُمْ۔

كِلَا كِلْتَا: ہ دونوں تثنیہ کی تاکید کیلئے استعمال ہوتے ہیں اور ضمیرِ تثنیہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ جیسے قَامَ الرَّجُلَانِ كِلَا هُمَا، قَامَتِ الْمَرْئَتَانِ كِلْتَا هُمَا۔

كُلٌّ : یہ واحد اور جمع کی تاکید کیلئے استعمال ہوتا ہے اور اپنے متبوع کے مطابق ضمیر کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

واحد کی مثال جیسے قَرَأْتَ القرآنَ كُلَّهُ

جمع کی مثال جیسے جَائَنِي الْقَوْمُ كُلُّهُمْ۔

أَجْمَعُ، أَكْتَعُ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ : یہ چاروں واحد اور جمع کی تاکید کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور متبوع کے مطابق خود بھی بدلتے رہتے ہیں اگر متبوع واحد مذکر ہو تو یہ اَفْعَلُ کے وزن پر استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے جَاءَنِي زَيْدٌ أَجْمَعُ، أَكْتَعُ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ اور اگر متبوع جمع مذکر ہو تو یہ اَفْعَلُوْنَ کے وزن پر استعمال ہوتے ہیں۔ جَاءَنِي الْقَوْمُ أَجْمَعُوْنَ، أَكْتَعُوْنَ، أَبْتَعُوْنَ، أَبْصَعُوْنَ

اگر متبوع جمع مؤنث ہو تو یہ فُعَلُ کے وزن پر استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے قَامَ النِّسَاءُ جُمَعُ كُتَعُ، بُتَعُ، بُصَعُ۔

اور اگر متبوع واحد مؤنث ہو تو یہ فُعَلاءُ کے وزن پر استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے جَائَتْ اِمْرَأَةٌ جُمَعَاءُ، كُتَعَاءُ، بُتَعَاءُ، بُصَعَاءُ۔

(فائدہ)

أَكْتَعُ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ یہ اَجْمَعُ کے تابع ہوتے ہیں اسی وجہ سے نہ تو یہ اَجْمَعُ کے بغیر استعمال ہوتے ہیں اور نہ ہی اَجْمَعُ سے پہلے استعمال ہوتے ہیں۔

تابع بدل کا بیان

بدل وہ تابع ہے جو نسبت سے اصل یعنی تابع ہی مقصود ہو اس کا متبوع مقصود نہ ہو متبوع کو محض تمہید کے طور پر ذکر کیا جائے۔

اس کے متبوع کو مبدل منہ اور تابع کو بدل کہتے ہیں۔ جیسے جَاءَنِي زَيْدٌ أَخُوْكَ اس میں زید مبدل منہ ہے۔ اور اَخوکَ بدل ہے۔

بدل کی اقسام

بدل کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ بدل الکل ۲۔ بدل البعض ۳۔ بدل الاشتمال ۴۔ بدل الغلط

بدل الکل کی تعریف: دل الکل وہ بدل ہے جس کا مدلول مبدل منہ کے مدلول کا عین ہو یعنی دونوں کا مصداق ایک ہو۔ جیسے جَاءَنِي زَيْدٌ اَخُوْكَ (میرے پاس آیا زید یعنی تیرا بھائی)

بدل البعض کی تعریف: دل البعض وہ بدل ہے جسکا مدلول مبدل منہ کے مدلول کا جز ہو۔ جیسے

ضُرِبَ زَيْدٌ رَأْسُهُ (مارا گیا زید یعنی اسکا سر)

بدل الاشتمال کی تعریف: بدل الاشتمال وہ بدل ہے جس کا مدلول مبدل منہ کے مدلول کا نہ کل ہو اور نہ جز ہو بلکہ مبدل منہ کا متعلق ہو۔ جیسے

سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُہٗ (چھینا گیا زید یعنی اسکا کپڑا)

بدل الغلط کی تعریف : بدل الغلط وہ بدل ہے جس کو غلط لفظ نکل جانے کے بعد ذکر کیا گیا ہو۔ جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ (میں گزرا ایک مرد کے پاس سے نہیں نہیں ایک گدھے کے پاس سے)

(فائدہ) معرفہ اور نکرہ ہونے کے اعتبار سے بدل اور مبدل منہ کے استعمال کی چار صورتیں ہیں۔

۱۔ دونوں معرفہ ہوں جیسے جَاءَنِی زَیْدٌ أَخُوْکَ ۲۔ دونوں نکرہ ہوں جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ أَخٌ لَکَ۔ ۳۔ مبدل منہ نکرہ اور بدل معرفہ ہو جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ أَخُوْکَ ۴۔ مبدل منہ معرفہ اور بدل نکرہ ہو جیسے بِالنَّاصِیَۃِ نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ ان میں سے آخری صورت میں یہ ضروری ہے کہ بدل کی صفت لائی جائے باقی تین صورتوں یہ ضروری نہیں ہے۔

تابع عطف بحرف کا بیان

عطف بحرف وہ تابع ہے جس کو حرفِ عطف کے بعد ذکر کیا جائے اور اپنے متبوع کے ساتھ یہ بھی کلام میں نسبت سے مقصود ہو، اسکے متبوع کو معطوف علیہ اور تابع کو معطوف کہتے ہیں۔ جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ وَعَمْرٌو اس میں زَیْدٌ معطوف علیہ ہے اور عمرٌو معطوف ہے۔

حروفِ عطف دس ہیں۔

واؤ، فاؤ، ثُمَّ، حَتّٰی، اِمَّا، اَوْ، اَمْ، بَلْ، لَا، لٰکِنْ

تابع عطف بیان

عطف بیان وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کے مصداق کو واضح اور روشن کردے اس کے متبوع کو مُبَیَّن اور تابع کو عطفِ بیان کہتے ہیں۔ جیسے اَقْسَمَ بِاللّٰہِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ (قسم کھائی اللہ کی ابوحفص نے جو کہ عمر ہیں) اس میں ابوحفص مُبَیَّن اور عُمَرُ عطفِ بیان ہے۔

(فائدہ) عَلَم اور کُنیت میں سے جو چیز زیادہ مشہور ہو وہ عطف بیان بنتی ہے عَلَم کے مشہور ہونے کی مثال مذکورہ مثال ہے اور کُنیت کے مشہور ہونے کی مثال جیسے جَائَنِیْ زَیْدٌ أَبُوْ عَمْرٍو اس میں زَید مُبیّن ہے اور أَبُوْ عَمْرٍو عطفِ بیان ہے۔

فصل دوم در بیان منصرف وغیر منصرف

دوسری فصل منصرف اور غیر منصرف کے بیان میں ہے منصرف اور غیر منصرف کی مکمل بحث ماقبل میں گزر چکی ہے۔

فصل سوم درحروفِ غیر عاملہ

اس فصل میں مصنفؒ حروفِ غیر عاملہ کو بیان فرمارہے ہیں۔

حروف غیر عاملہ سے مراد ایسے حروف ہیں جو رفع، نصب، جراور جزم دینے کا عمل نہیں کرتے ہیں ایسے حروف کی سولہ قسمیں بنتی ہیں۔

پہلی قسم : حروف تنبیہ

تنبیہ کا لغوی معنی ہے آگاہ کرنا، بیدار کرنا۔

اصطلاح میں حروف تنبیہ اُن حروف کو کہتے ہیں جو کلام کے شروع میں مخاطب کو تنبیہ کرنے کیلئے لائے جاتے ہیں تا کہ متکلم جو بات کر رہا ہے مخاطب اُس بات سے غافل نہ رہے۔ اور یہ حروف تین ہیں۔ اَلَا، أَمَا، هَا اردو میں ترجمہ کرتے وقت ان کا معنی ہوتا ہے سن لو، خبردار رہو، آگاہ رہو جیسے اَلَا زَيْدٌ قَائِمٌ (خبردار زید کھڑا ہے)

دوسری قسم : حروفِ ایجاب

ایجاب کا لغوی معنی ہے ثابت کرنا۔

اصطلاح میں حروفِ ایجاب وہ حروف ہیں جو کسی بات کے ثابت کرنے کیلئے وضع کئے گئے ہوں۔ اور یہ حروف چھ ہیں۔

نَعَمْ، بَلٰی، أَجَلْ، إِيْ، جَيْرِ، اِنَّ اَنَّ میں سے نَعَمْ، أَجَلَ، جَيْرِ، اِنَّ یہ ماقبل کلام کے مضمون کو برقرار رکھنے کیلئے آتے ہیں خواہ ماقبل والا کلام مثبت ہو یا منفی ہو، خبر ہو یا انشاء ہو۔ جیسے أَجَاءَ زَيْدٌ (کیا زید آیا؟) تو اس کے جواب میں کہا جاتا ہے نَعَمْ (جی ہاں واقعی زید آیا ہے)

بَلٰی : یہ ماقبل کلام کی نفی کو توڑ کر مثبت بنانے کیلئے آتا ہے۔ جیسے مَا قَامَ زَيْدٌ (زید کھڑا نہیں ہے) تو اس کے جواب میں کہا جاتا ہے بلی کیوں نہیں؟ یعنی زید کھڑا ہے۔

اِیْ : یہ استفہام کے جواب میں قسم کے ساتھ مل کر ماقبل کلام کو ثابت کرنے کیلئے آتا ہے۔ جیسے اَجَاءَ زَيْدٌ (کیا زید آیا) تو اس کے جواب میں کہا جاتا ہے اِیْ وَاللّٰهِ (جی ہاں اللہ کی قسم زید آیا ہے)

تیسری قسم : حروفِ تفسیر

تفسیر کا لغوی معنی ہے واضح کرنا۔ اصطلاح میں حروفِ تفسیر ان حروف کو کہتے ہیں جو کسی ایسے کلام کے شروع میں لائے جاتے ہیں جو کسی ابہام کو دور کریں یا کسی اجمال کی وضاحت کریں۔ اور یہ حروف دو ہیں ا۔ اَیْ، ۲۔ اَنْ جیسے جَاءَنِیْ أَبُوْالتُّرَابِ أَیْ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ (آیا میرے پاس ابوتراب یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ)

چوتھی قسم : حروف مصدریہ

حروفِ مصدریہ وہ حروف ہیں جو اپنے مابعد کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں اور یہ حروف تین ہیں۔ مَا، أَنْ، اَنَّ ان میں سے مَا اور اَنْ

یہ فعل پر داخل ہو کر اس کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں۔ جیسے ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ (تنگ ہوگئی زمین اُن پر باوجود زمین کی کشادگی کے) اس مثال میں بِمَا رَحُبَتْ بِرُحْبِهَا کے معنی میں ہے۔ اسی طرح أُرِيْدُ أَنْ تَقُومَ، اُرِيْدُ قِيَامَكَ کے معنی میں ہے۔

اَنَّ : یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اس کو مصدر کے معنیٰ میں کر دیتا ہے۔ جیسے اَعْجَبَنِي أَنَّ زَيْدًا فَاضِلٌ (تعجب میں ڈالا مجھے اس بات نے کہ زید فاضل ہے) اس میں زَيْدًا فَاضِلٌ، فَضْلُ زَيْدٍ کے معنی میں ہے۔

پانچویں قسم : حروف تحضیض

تحضیض کا لغوی معنی ہے ڈرانا، شوق دلانا، اصطلاح میں حروفِ تحضیض وہ حروف ہیں جو مخاطب کو گزشتہ کسی بات پر ملامت کرنے اور ڈرانے یا آئندہ کسی بات کی ترغیب اور شوق دلانے کیلئے کلام کے شروع میں لائے جاتے ہیں۔ اور یہ حروف چار ہیں۔

اَلَّا، هَلَّا، لَوْلَا، لَوْمَا

یہ حروف جب فعل ماضی پر داخل ہوتے ہیں تو مخاطب کو گزشتہ کسی کام کے نہ کرنے پر ملامت کرنے اور ڈرانے کیلئے آتے ہیں۔ جیسے هَلّا اَكْرَمْتَ زَيْدًا (تو نے زید کی عزت کیوں نہیں کی)

اور جب یہ فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں تو مخاطب کو آئندہ کسی کام کے کرنے پر ابھارنے اور شوق دلانے پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے هَلّا تَقْرَءُ (تو کیوں نہیں پڑھتا)

چھٹی قسم : حرفِ توقّع

حرف توقع صرف ایک ہے۔ قَدْ جب یہ فعل ماضی پر داخل ہو تو اس میں تحقیق کا معنیٰ پیدا کر دیتا ہے اور ماضی کو زمانہ حال کے قریب کر دیتا ہے۔ جیسے قَدْ ضَرَبَ زَيْدٌ (تحقیق زید نے مارا)

اور جب فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے تو عام طور پر تقلیل کیلئے ہوتا ہے۔ جیسے اَلْجَوَّادُ قَدْ يَبْخَلُ (سخی کبھی کبھی بخل کرتا ہے)

کبھی کبھی فعل مضارع پر بھی تحقیق کیلئے آتا ہے۔ جیسے قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ (تحقیق اللہ تعالی جانتا ہے)

ساتویں قسم : حروف استفہام

استفہام کا لغوی معنیٰ ہے پوچھنا۔

اصطلاح میں حروف استفہام اُن حروف کو کہتے ہیں جو کسی بات کے پوچھنے کیلئے کلام کے شروع میں لائے جاتے ہیں اور یہ حروف تین ہیں۔ مَا، هَلْ، ھمزہ۔ جیسے هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ (کیا زید نے مارا) کبھی یہ حروف زجر اور توبیخ کیلئے بھی استعمال ہوتے ہیں۔

آٹھویں قسم : حرف رَدَعْ

حرفِ رَدَعْ اس حرف کو کہتے ہیں جو مخاطب کو دھمکانے یا کسی بات سے روکنے کے لئے استعمال ہو اور یہ حرف صرف ایک ہے۔

كَلَّا جیسے کوئی شخص کسی سے کہے زَیْدٌ یُبْغِضُکَ (زید تیرے ساتھ دشمنی کرتا ہے) تو اس کے جواب میں کہا جاتا ہے کَلَّا (ہرگز نہیں)

کَلَّا کبھی تحقیق کے لئے بھی آتا ہے۔ جیسے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (یقینا عنقریب تم جان لوگے)

نویں قسم : تنوین

تنوین اس نون ساکن کو کہتے ہیں جو کسی کلمے کے آخر میں اعراب کے ساتھ پڑھا جائے اور اس کو دوزبر دوزیر دو پیش کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔ جیسے زَیْدًا، زَیْدٍ، زَیْدٌ

اقسام تنوین

تنوین کی پانچ قسمیں ہیں

۱۔تنوینِ تمکن ۲۔تنوینِ تنکیر ۳۔تنوینِ عوض ۴۔تنوینِ مقابلہ ۵۔تنوینِ ترنّم

تنوینِ تمکن : وہ تنوین ہے جو کسی اسم کے منصرف ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے زَیْدٌ اس کو تنوینِ تمکن اس لئے کہتے ہیں کہ تمکن کا معنی ہوتا ہے کسی جگہ کا پختہ ہونا اور جم جاتا، یہ تنوین اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ اسم بابِ اسمیت میں خوب پختہ ہے نہ حرف کی مشابہت کیوجہ سے مبنی ہوا ہے اور نہ اسبابِ منع صرف کیوجہ سے غیر منصرف ہوا ہے۔

تنوینِ تنکیر : وہ تنوین ہے جو کسی اسم کے نکرہ ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے صَهٍ، مَهٍ، سِیْبَوَیْهٍ

صَهٍ کا معنی ہوتا ہے کسی وقت خاموش ہوجا! اور اگر یہ بغیر تنوین کے ہو تو اس کا معنی ہوتا ہے ابھی خاموش ہوجا۔ اسی طرح دیگر مثالیں بھی ہیں۔

تنوینِ عوض : وہ تنوین ہے جو کسی حذف شدہ لفظ کے بدلے میں آجائے عام ہے کہ وہ حذف شدہ لفظ جملہ ہو، اسم ہو یا حرف ہو۔

جملہ کی مثال جیسے حِیْنَئِذٍ یہ اصل میں حِیْنَ اِذْ کَانَ کَذَا تھا۔ اس مثال میں اِذْ مضاف ہے اور اگلا جملہ مضاف الیہ ہے، مضاف الیہ کو حذف کر کے اُس کے بدلے میں تنوین لگا دی گئی ہے۔

اسم کی مثال جیسے کُلٌّ قَائِمٌ یہ اصل میں کُلُّ اِنْسَانٍ قَائِمٌ تھا۔

حرف کی مثال جیسے دَاعٍ اس میں تنوین یا کے بدلے میں آئی ہے۔

تنوینِ مقابلہ : وہ تنوین جو جمع مونث کے سالم کے آخر میں آتی ہے۔ جیسے مُسْلِمَاتٌ

اس کو تنوینِ مقابلہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلے میں آتی ہے۔

تنوینِ ترنم : وہ تنوین ہے جو اشعار کے آخر میں آواز کو خوبصورت بنانے کیلئے آئے۔ جیسے

اَقِلِّی اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ　　　وَقُوْلِیْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

ترجمہ (اے ملامت کرنے والی ملامت اور عتاب کو کم کر، اگر میں کوئی اچھا کام کروں تو کہہ دیا کر کہ اس نے اچھا کام کیا ہے)

اس مثال میں عِتَابَ اور اَصَحَابَ کے آخر میں جو تنوین ہے یہ تنوینِ ترنّم ہے۔ عِتَابَ اسم ہے اور اَصَابَ فعل ہے

(نوٹ) تنوین کی پانچ قسموں میں سے پہلی چار قسمیں اسم کا خاصہ ہیں اور آخری قسم اسم، فعل اور حرف سب پر آسکتی ہے۔

دسویں قسم : نون تاکید

نون تاکید وہ نون ہے جو مضارع، امر اور نھی کے آخر میں تاکید کے معنیٰ کے لئے لگتا ہے۔

اور اس کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔نون ثقیلہ ۲۔نون خفیفہ

نون ثقیلہ : وہ نون ہے جو مُشدد ہو۔ جیسے لَیَضۡرِبَنَّ

نون خفیفہ : وہ نون ہے جو ساکن ہو۔ جیسے لَیَضۡرِبَنۡ

گیارھویں قسم : حروفِ زائدہ

حروفِ زائدہ اُن حروف کو کہتے ہیں جن کے گرانے سے کلام کے اصلی معنیٰ میں کوئی خلل واقع نہ ہو۔ اور یہ حروف آٹھ ہیں اِنۡ، اَنۡ، مَا، لَا، مِنۡ، کَاف، بَا، لام

اِنۡ : یہ عام طور پر مانافیہ کے ساتھ زائد ہو کر آتا ہے اور ما کی نفی کی تاکید کرتا ہے۔ جیسے مَا اِنۡ رَأَیۡتُ زَیۡدًا (میں نے زید کو نہیں دیکھا)

اَنۡ : یہ اکثر لَمَّا شرطیہ کے ساتھ زائد ہو کر آتا ہے۔ جیسے فَلَمَّا أَنۡ جَاءَ الۡبَشِیۡرُ (جب خوشخبری دینے والا آیا)

ما : یہ اِذَا، مَتٰی، اَیُّ، اَیۡنَ اور اِنۡ جبکہ یہ سب شرطیہ ہوں انکے ساتھ زائد ہو کر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے مَتٰی مَا تَذۡهَبۡ أَذۡهَبۡ، أَیۡنَمَا تَجۡلِسۡ أَجۡلِسۡ۔

لا : یہ عام طور پر واؤ عاطفہ کے بعد اور اُقۡسِمُ فعل مضارع متکلم سے پہلے زائد ہو کر آتا ہے۔ جیسے مَا عِنۡدِیۡ دِرۡهَمٌ وَلَا دِیۡنَارٌ اور لَا اُقۡسِمُ میں لا زائدہ ہے۔

مِنۡ : یہ نفی کے بعد زائد ہوتا ہے۔ جیسے مَا جَاءَنِیۡ مِنۡ اَحَدٍ (میرے پاس کوئی نہیں آیا)

کَافٍ : یہ لَیۡسَ فعل ناقص کے بعد زائد ہوتا ہے۔ جیسے لَیۡسَ کَمِثۡلِهٖ شَیۡئٌ (نہیں ہے اسکے مثل کوئی چیز)

با : یہ مانافیہ کے بعد زائد ہوتا ہے۔ جیسے مَا زَیۡدٌ بِقَائِمٍ (زید کھڑا نہیں ہے)

لام : یہ کبھی کبھی فعل متعدی کے بعد زائد ہوتا ہے۔ جیسے رَدِفَ لَکُمۡ أَیۡ رَدِفَکُمۡ (وہ تمہارے پیچھے سوار ہوا)

(فائدہ) مِنۡ، کَاف، با، لام یہ چاروں حروف جارہ میں سے ہیں اور زائد ہونیکی صورت میں بھی اپنے مدخول کو جر دیتے ہیں۔

بارھویں قسم : حروفِ شرط

یعنی وہ حروف جو شرط کے معنیٰ کیلئے آتے ہیں۔ یہ حروف دو ہیں۔ اَمَّا، لَوۡ

اَمّا : تین غرض کیلئے ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ تفصیل کیلئے آتا ہے اور اس کے جواب میں فاء کا آنا ضروری ہے۔ جیسے فَمِنۡهُمۡ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ (ان میں سے بعض بدبخت ہیں اور بعض نیک بخت) اس کلام میں شَقِيٌّ اور سَعِيدٌ کی تفصیل نہیں ہے اس کے بعد اَمَّا لا کر تفصیل کی گئی ہے۔ فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوۡا فَفِي النَّارِ (جو لوگ بدبخت ہوئے سو وہ جہنم میں ہونگے) وَاَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوۡا فَفِي الۡجَنَّةِ (اور جو لوگ نیک بخت ہوئے سو وہ جنت میں ہونگے)

۲۔ اَمَّا کبھی فصل الخطاب کے لئے بھی آتا ہے۔ فصل کا معنیٰ ہے جدا کرنا اور خطاب کا معنیٰ ہے کلام یعنی اَمَّا کلام کی دونوعوں کے درمیان فرق کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے خطبہ کے بعد کہا جاتا ہے اَمَّا بَعۡد۔

۳۔ اَمّا کبھی محض تاکید کیلئے آتا ہے۔ جیسے اَمَّا زَيۡدٌ فَذَاهِبٌ (بہرحال زید جانے والا ہے)

(نوٹ) ان تین معانی میں سے پہلے معنی کے اندر اَمَّا کا استعمال زیادہ ہوتا ہے۔

لَوۡ : یہ انتفائے ثانی بسبب انتفائے اول کے لیئے آتا ہے۔ (یعنی دوسری چیز نہیں ہوتی اس وجہ سے کہ پہلی چیز نہیں ہوئی ہے) جیسے لَوۡ كَانَ فِيۡهِمَا اٰلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (اگر ہوتے زمین وآسمان میں اللہ تعالیٰ کے سوا اور معبود تو زمین وآسماں تباہ ہوجاتے) زمین و آسمان کا تباہ نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ کوئی معبود نہیں۔

تیرھویں قسم: لَوۡلَا : یہ بھی حرف شرط ہے اور اسکا استعمال انتفائے ثانی بسب وجود اول کیلئے ہوتا ہے (یعنی دوسری چیز نہیں پائی گئی اس لئے کہ پہلی چیز موجود ہے) جیسے لَوۡلَا عَلِيٌّ لَهَلَکَ عُمَرُ (اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہوجاتے)

چودھویں قسم: لام مفتوحہ۔ یہ تاکید کے معنی کیلئے آتا ہے اور اسم فعل دونوں پر داخل ہوسکتا ہے۔ جیسے لَزَيۡدٌ اَفۡضَلُ مِنۡ عَمۡرٍو (البتہ زید عمرو سے زیادہ فضیلت والا ہے) اور اسکو لامِ ابتداء بھی کہتے ہیں۔

پُندرھویں قسم: **مَا بمعنیٰ مادامَ** یعنی وہ مَا جو مَادَامَ کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے اسکو حِيۡنِيه مصدریہ اور ظرفیہ مصدریہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے اَقُوۡمُ مَا جَلَسَ الاَمِيۡرُ (میں کھڑا رہوں گا جب تک امیر بیٹھا ہے)

سولھویں **قسم** : **حروفِ عطف**۔ حروفِ عطف وہ حروف ہیں جو اپنے مابعد کو ماقبل کے حکم میں جمع کردیتے ہیں۔ اور یہ حروف دس ہیں۔ واؤ، فاؤ، ثُمَّ، حتّیٰ، اِمَّا، اَوۡ، اَمۡ، بَلۡ، لَا، لٰكِنۡ۔

بفضلہٖ تعالیٰ حضرت مصنفؒ کی مرتب کردہ نحو میر مکمل ہوچکی۔

۲۸ رجب المرجب ۱۴۳۶ھ بمطابق 18 مئی 2015ء بروز دوشنبہ بعد نمازِ عشاء

بقلم محمد سلیم اللہ خادم التدریس

جامعہ معارف القرآن جی نائن ٹو اسلام آباد

اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لِكَاتِبِهٖ وَلِوَالِدَيۡهِمَا وَلِجَمِيۡعِ الۡمُسۡلِمِيۡنَ وَالۡمُسۡلِمَاتِ

بحث مستثنیٰ

مستثنیٰ کی تعریف: مُستثنیٰ ہر وہ لفظ ہے جو اِلَّا یا اس کے ہم معنیٰ الفاظ میں سے کسی کے بعد واقع ہو اور جو حکم اِلَّا کے ماقبل کی طرف منسوب ہو وہ اسکی طرف منسوب نہ ہو، اِلَّا کے ماقبل کو مستثنیٰ منہ اور مابعد کو مستثنیٰ کہتے ہیں۔ جیسے جاءَنِی القومُ اِلّا زَیْداً (میرے پاس قوم آئی مگر زید کے) اس میں اَلْقَوْمُ مستثنیٰ منہ اِلَّا حرفِ استثناء ہے اور زَیْدٌ مُستثنیٰ ہے۔

اِلا کے ہم معنیٰ الفاظ یہ ہیں۔ غَیْرَ، سِوىٰ، سَوَا، خَلَا، عَدَا، مَاخَلَا، مَاعَدَا، لَیْسَ، لَا یَکُوْنُ، حَاشَا۔

مستثنیٰ کی اقسام

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں ا۔ مستثنیٰ متصل ۲۔ مستثنیٰ منفصل

مستثنیٰ متصل : وہ مستثنیٰ ہے جو پہلے سے مستثنیٰ منہ میں داخل ہو پھر اس کو حرفِ استثناء کے ذریعے نکالا گیا ہو۔ جیسے جَآءَنِی الْقوْمُ اِلّا زَیْداً

مستثنیٰ منفصل : وہ مستثنیٰ ہے جو اِلّا یا اس کے ہم معنیٰ الفاظ میں سے کسی کے بعد واقع ہو لیکن اسکو مستثنیٰ منہ سے نہ نکالا گیا ہو کیونکہ وہ داخل ہی نہیں ہوتا اور نکالا اسکو جاتا ہے جو پہلے سے داخل ہو۔ جیسے جَآءَنی القومُ اِلّا حِمَاراً

مستثنیٰ کا اعراب۔

مستثنیٰ کے اعراب کی چار قسمیں ہیں۔

ا۔ وجوبِ نصب یعنی نصب واجب ہو۔

۲۔ جوازِ وجھین یعنی دو وجھیں جائز ہوں نصب بھی جائز ہو اور ماقبل سے بدل کر مبدل منہ والا اعراب بھی جائز ہو۔

۳۔ اعراب بحسب العوامل (یعنی عامل کے تقاضہ کے مطابق اعراب پڑھا جائے)

۴۔ وجوبِ جر (یعنی جر واجب ہو)

پہلی قسم :۔ وجوب نصب۔ وجوب نصب کی چار صورتیں ہیں۔

ا۔ مستثنیٰ متصل ہو اِلّا کے بعد واقع ہو اور کلام موجب میں واقع ہو۔ جیسے جَاءَنِی القومُ اِلّا زَیْداً

۲۔ مستثنیٰ منفصل ہو۔ جیسے جاءنِی القومُ اِلّا حِمَاراً

۳۔ مستثنیٰ مُستثنیٰ منہ پر مقدم ہو۔ جیسے مَا جَآءَنِی اِلّا زَیْداً اَحَدٌ

۴۔ مستثنیٰ مَاخَلَا، مَاعَدَا، لَیْسَ اور لَا یَکُوْنُ میں سے کسی کے بعد وقع ہو تو بالاتفاق اور خَلَا اور عَدَا کے بعد واقع ہو تو اکثر کے نزدیک منصوب ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَنِی القومُ خَلَا زَیْداً

دوسری قسم جوازِ وجھین: جوازِ وجھین کی ایک صورت ہے وہ یہ ہے کہ مستثنیٰ اِلّا کے بعد واقع ہو اور کلام غیر موجب میں ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور

ہو۔ جیسے مَا جَاءَنی اَحدٌ اِلّا زَیْداً اور مَا جَاءَنِی احدٌ اِلّا زَیدٌ۔

تیسری قسم اعراب بحسب العوامل : اعراب بحسب العوامل کی بھی ایک صورت ہے وہ یہ ہے کہ مستثنیٰ اِلَّا کے بعد ہو کلام غیر موجب میں ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو۔ جیسے مَا جَاءَنی اِلّا زَیْدٌ، مَا رَأَیْتُ اِلّا زَیْداً، مَا مَرَرْتُ اِلّا بِزَیْدٍ

چوتھی قسم وجوب جر : وجوبِ جر کی بھی ایک صورت ہے وہ یہ کہ مستثنیٰ غَیْرَ، سِوٰی اور سَوَا کے بعد واقع ہو تو بالاتفاق اور حَاشَا کے بعد واقع ہو تو اکثر کے نزدیک مجرور ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَنی القومُ سِوٰی زَیْدٍ، سَوا زَیْدٍ، غَیْرَ زَیْدٍ، حَاشَا زَیْدٍ۔

(فائدہ) کلام کی دو قسمیں ہیں ۱۔کلامِ موجب ۲۔کلامِ غیر موجب

کلامِ موجب : اسے کہتے ہیں جس میں نہی، نفی یا استفہام میں سے کوئی چیز نہ پائی جائے۔ جیسے جَاءَنی القومُ اِلّا زَیْداً

کلامِ غیر موجب : اسے کہتے ہیں جس میں نہی، نفی یا استفہام میں کوئی چیز پائی جائے۔ جیسے مَا جاءَنی القومُ اِلّا زَیْداً

لفظِ غَیْرَ کا اعراب

لفظِ غَیْر کا اعراب مستثنیٰ بِاِلّا والا ہوتا ہے یعنی جو اعراب اِلَّا کے بعد مستثنیٰ کا ہے وہی اعراب لفظ غَیر کا بھی ہے۔

جس طرح اِلّا کے بعد مستثنیٰ متصل ہو کلامِ موجب میں واقع ہو یا مستثنیٰ منفصل یا مستثنیٰ مستثنیٰ منہ سے پہلے ہو تو وجوباً منصوب ہوتا ہے اس طرح ان صورتوں میں لفظِ غَیْرَ بھی وجوباً منصوب ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَنی القَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ، جَاءَنی القَوْمُ غَیْرَ حِمَارٍ، مَا جَاءَنی غَیْرَ زَیْدٍ القَوْمِ

اور جس طرح اِلّا کے بعد مستثنیٰ کلامِ غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو تو دو وجہیں جائز ہیں اسی طرح اس صورت میں لفظِ غَیر پر بھی دو وجہیں جائز ہیں۔ جیسے مَا جَاءَنی احدٌ غَیرُ زَیْدٍ، مَا جَاءَنی احدٌ غَیرَ زَیْدٍ۔

جس طرح مستثنیٰ اِلّاَ کے بعد کلامِ غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو اس پر عامل کے تقاضہ کے مطابق اعراب پڑھا جاتا ہے اسی طرح لفظِ غَیر پر بھی اس صورت میں عامل کے مطابق اعراب پڑھا جاتا ہے۔ جیسے مَا جَاءَنِی غَیْرُ زَیْدٍ، ما رَأَیْتُ غَیْرَ زَیْدٍ، ما مَرَرْتُ بِغَیْرِ زَیْدٍ۔

(فائدہ) لفظِ غَیْرَ اصل میں تو موضوع ہے صفت کیلئے لیکن کبھی کبھی یہ اِلّا کے معنیٰ میں استثناء کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَنی القَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ میں غَیْرَ اِلّا کے معنیٰ میں ہے جس طرح اِلّا اصل میں تو موضوع ہے استثناء کے لئے لیکن کبھی یہ غَیْرَ کے معنیٰ میں صفت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے لَا اِلٰه اِلّا اللّٰهُ میں اِلّا غَیْرَ کے معنیٰ میں صفت کے لئے استعمال ہوا ہے۔

الحمدُ للہ مستثنیٰ کی بحث مکمل

خلاصہ نحومیر

لفظ کی دوقسمیں ہیں۔ا۔مستعمل ۲۔غیر مستعمل، کلامِ عرب میں لفظِ مستعمل کی دوقسمیں ہیں۔مفرد، مرکب۔مفرد کوکلمہ بھی کہتے ہیں۔
کلمہ کی تین قسمیں ہیں اسم، فعل، حرف۔مرکب کی دوقسمیں۔مفید، غیر مفید۔مرکبِ مفید کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔جملہ کی دوقسمیں۔ خبریہ، انشائیہ پھر خبریہ کی دوقسمیں۔اسمیہ اور فعلیہ۔جملہ اسمیہ کے پہلے جز کومسند الیہ کہتے ہیں جسکا ترکیبی نام مبتدا ہے اور دوسرے جز کو مسند کہتے ہیں جس کا ترکیبی نام خبر ہے۔جملہ فعلیہ کی پہلی جز کومسند کہتے ہیں جس کا ترکیبی نام فعل ہے دوسرے جز کومسند الیہ کہتے ہیں جس کا ترکیبی نام فاعل ہے۔اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہوسکتا ہے فعل صرف مسند ہوتا ہے مسند الیہ نہیں ہوتا حرف نہ مسند ہوتا ہے اور نہ ہی مسند الیہ ہوتا ہے۔

جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں۔امر، نہی، استفہام، تمنی، ترجی، عقود، نداء، عرض، قسم، تعجب۔مرکبِ غیر مفید کی پانچ قسمیں ہیں۔اضافی، بنائی، منع صرف، توصیفی، صوتی۔علاماتِ اسم گیارہ ہیں۔علاماتِ فعل آٹھ ہیں اور علامتِ حرف ایک ہے۔کلماتِ عرب دوقسم پر ہیں۔ معرب اور مبنی۔معرب دو چیزیں ہیں، فعل مضارع جبکہ نون جمع مؤنث غائبات ومخاطبات اور نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ سے خالی ہو، اسمِ متمکن جبکہ ترکیب میں واقع ہو۔مبنی کی دوقسمیں ہیں، مبنی اصل، مبنیِ غیر اصل۔مبنیِ اصل تین چیزیں ہیں۔فعل ماضی، امر حاضر معروف، تمام حروف۔مبنیِ غیر اصل بھی تین چیزیں ہیں۔فعل مضارع جبکہ نون جمع مؤنث غائبات ومخاطبات نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ سے ملا ہوا ہو، اسمِ غیر متمکن، اسمِ متمکن جبکہ ترکیب میں واقع نہ ہو۔

اسم غیر متمکن کی آٹھ اقسام ہیں۔مضمرات، اسماء اشارات، اسماء موصولات، اسماء افعال، اسماء اصوات، اسماء ظروف، اسماء کنایات، مرکب بنائی۔

عموم اور خصوص کے اعتبار سے اسم کی دوقسمیں ہیں۔اسم معرفہ، اسم نکرہ۔معرفہ کی سات اقسام ہیں۔مضمرات، اعلام، اسماء اشارات، اسماء موصولات، معرّف باللام، مضاف بیک از یں ہا، معرّف بالنداء

جنس کے اعتبار سے اسم کی دوقسمیں ہیں مذکر مؤنث۔

علامات تانیث چار ہیں : تاء ملفوظہ، تاء مقدّرہ، الف مقصورہ الف ممدودہ۔

علامت کے اعتبار سے مونث کی دوقسمیں ہیں۔سماعی اور قیاسی۔

ذات کے اعتبار سے مونث کی دوقسمیں ہیں : حقیقی اور لفظی۔

عدد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں واحد، تثنیہ، جمع۔

لفظ کے اعتبار سے جمع کی دوقسمیں ہیں : جمع مکسر، جمع سالم۔جمع سالم کی دوقسمیں ہیں۔مع مذکر سالم جمع مؤنث سالم۔

معنی کے اعتبار سے جمع کی دوقسمیں ہیں : جمع قلت جمع کثرت۔جمع قلت کے چھ اوزان ہیں ,ان چھ اوزان کے علاوہ باقی جمع کثرت کے

اوزان ہیں۔

اعراب : معرب کے اعراب چار ہیں : رفع ،نصب، جر، جزم۔

اسم معرب کے اعراب تین ہیں رفع ،نصب، جر۔

فعل معرب کے اعراب بھی تین ہیں : رفع ،نصب، جزم.

رفع چار چیزوں کے ساتھ آتا ہے۔نصب پانچ چیزوں کے ساتھ آتا ہے۔جر تین چیزوں کے ساتھ آتا ہے۔جزم بھی تین چیزوں کے ساتھ آتا ہے۔اعراب کی دو قسمیں ہیں۔اعراب بالحرکت، اعراب بالحرف۔اعراب باالحرکت تین ہیں: زبر، زیر، پیش۔اعراب بالحرف بھی تین ہیں۔واؤ، الف، یا، پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں لفظی اور تقدیری۔پھر لفظی اور تقدیری میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔حقیقی اور حکمی۔

اسمِ متمکن کی اقسام، اعراب کے اعتبار سے اسمِ متمکن کی سولہ اقسام ہیں۔مفرد منصرف صحیح، مفرد منصرف جاری مجری صحیح، جمع مکسر منصرف، جمع مؤ نث سالم، غیر منصرف اسبابِ منع صرف نو ہیں۔عدل، وصف تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع، ترکیب، وزنِ فعل، الف نون زائدتان، اسماء ستّہ مکبرہ، تثنیہ، کِلا، کلتا، اثنان واثنتان، جمع مذکر سالم، اولو، عشرون تا تسعون، اسمِ مقصور، غیر جمع مذکر سالم مضاف بیاءِ ضمیر متکلم، اسم منقوص، جمع مذکر سالم مضاف بیاءِ ضمیر متکلم،

فعل مضارع کا اعراب : اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی چار قسمیں ہیں ا۔صحیح مجرد از ضمائر بارزہ برائے تثنیہ وجمع مذکر واحدہ مؤنثہ مخاطبہ ۲۔معتل الفی مجرد از ضمائر بارزہ برائے تثنیہ وجمع مذکر واحدہ مؤنثہ مخاطبہ۔ ۳۔معتل واوی یائی مجرد از ضمائر بارزہ برائے تثنیہ وجمع مذکر واحدہ مؤنثہ مخاطبہ۔ ۴۔صحیح یا معتل باضمار بارزہ برائے تشنیہ وجمع مذکر واحدہ مؤ نثہ مخاطبہ۔

عوامل۔عامل کی دو قسمیں ہیں : لفظی اور معنوی۔پھر عامل لفظی کی دو قسمیں سماعی اور قیاسی۔عامل لفظی خواہ سماعی ہوں یا قیاسی اپنی ذات کے اعتبار سے تین قسموں پر ہیں۔ حروف عاملہ، افعال عاملہ، اسماء عاملہ۔حروف عاملہ کی دو قسمیں ہیں حروف عاملہ در اسم، حروف عاملہ در فعل۔

حروف عاملہ در اسم کی پانچ قسمیں ہیں.

حروف جارہ : (یہ سترہ ہیں) حروف مشبہ بالفعل (یہ چھ ہیں، حروف مشابہ بلیس یہ دو ہیں، لائے نفی جنس، حروف نداء (یہ پانچ ہیں۔)

حروف عاملہ در فعل کی دو قسمیں ہیں۔حروف نواصب (یہ چار ہیں) حروف جوازم یہ پانچ ہیں۔افعالِ عاملہ کی دو قسمیں ہیں ا۔فعلِ تام، فعل قاصر۔

پھر فعلِ تام کی دو قسمیں ہیں۔معروف اور مجہول پھر فعلِ معروف کی دو قسمیں ہیں۔لازمی اور متعدی۔فعل معروف اگر لازمی ہو تو فاعل کو رفع دیکر چھ چیزوں کو نصب دیتا ہے (مفعولِ مطلق، مفعولِ فیہ، مفعولِ معہ، مفعولِ لہ، حال، تمیز) اور اگر فعل معروف متعدی ہو تو فاعل کو رفع دے کر سات چیزوں کو نصب دیتا ہے (مفعولِ مطلق، مفعولِ فیہ، مفعولِ معہ، مفعولِ لہ، حال، تمیز، مفعول بہ) فاعل کی دو قسمیں ہیں۔مظہر، مضمر۔فعل کو مذکر اور مؤ نث لانے کا ضابطہ۔دو صورتوں میں فعل کو مونث لانا واجب ہے۔چار صورتوں میں فعل کو

مذکر اور مؤنث لانے کا اختیار ہے۔ دو صورتوں میں فعل کو مذکر لانا واجب ہے۔ فعل کو واحد تثنیہ اور جمع لانے کا ضابطہ۔ اگر فعل کا فاعل اسمِ ظاہر ہو تو فعل کو ہمیشہ واحد لایا جائیگا اور اگر فعل کا فاعل اسمِ ضمیر ہو تو فعل کو فاعل کے مطابق لایا جائیگا۔

فعل تام کی دوسری قسم فعل مجہول فاعل کی جگہ مفعول بہ کو رفع دیتا ہے۔ باقی تمام معمولات کو نصب دیتا ہے۔

فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں. جو ایک مفعول کی طرف متعدی ہو، جو دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو، اور ان میں سے ایک پر اکتفاء کرنا جائز ہو، جو دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو اور ان میں سے ایک پر اکتفاء کرنا جائز نہ ہو، جو تین مفعولوں کی طرف متعدی ہو۔

افعال عاملہ کی دوسری قسم فعل قاصر کی دو قسمیں ہیں۔ افعالِ ناقصہ (یہ سترہ ہیں) افعال مقاربہ یہ تین طرح کے ہیں۔ افعال مقاربہ (یہ تین ہیں) افعال الرجاء (یہ بھی تین ہیں) افعال الشروع یہ پانچ ہیں۔ افعال مدح دو ہیں افعال ذم بھی دو ہیں۔ افعال تعجب اس کیلئے دو وزن استعمال ہوتے ہیں۔

اسماءِ عاملہ کی گیارہ قسمیں ہیں۔ اسماءِ شرطیہ بمعنیٰ اِنْ، اسماء افعال بمعنیٰ ماضی، اسماء افعال بمعنیٰ امر حاضر، اسم فاعل، اسم مفعول، صفتِ مشبہ، اسم تفضیل، اسم مصدر، اسمِ مضاف، اسمِ تام، اسماءِ کنایات۔ عامل معنوی کی دو قسمیں ہیں :ابتداء، خلوفعل مضارع از نواصب و جوازم۔ پھر ابتداء کی دو قسمیں ہیں مبتداء اور خبر۔ مرفوعات کل آٹھ ہیں۔ مبتداء، خبر، فاعل، نائب فاعل، حروفِ مشبہ بالفعل کی خبر، افعالِ ناقصہ کا اسم، لائے نفی جنس کی خبر، حروفِ مشابہ بلیس کا اسم۔ منصوبات کل بارہ ہیں :مفعول مطلق، مفعول بہ، مفعول فیہ، مفعول معہ، مفعول لہ، حال، تمیز، مستثنیٰ، حروف مشبہ بالفعل کا اسم، افعالِ ناقصہ کی خبر لائے نفی جنس کا اسم، حروف مشابہ بلیس کی خبر۔

مجرورات کل دو ہیں۔ مضاف الیہ اور جس پر حرفِ جر داخل ہو۔

توابع کی پانچ قسمیں ہیں۔ تابع صفت (اسکی دو قسمیں ہیں صفت بحال الموصوف، صفت بحال المتعلق الموصوف) تابع تاکید (اسکی بھی دو قسمیں ہیں تاکید لفظی، تاکید معنوی) تابع بدل (اسکی چار قسمیں ہیں بدل الکل، بدل البعض، بدل الاشتمال، بدل الغلط) تابع عطف بحرف، تابع عطف بیان۔ حروفِ غیر عاملہ کی سولہ قسمیں ہیں۔ حروف تنبیہ، حروف ایجاب، حروف تفسیر، حروف مصدریہ، حروفِ تحضیض، حروفِ توقع، حروفِ استفہام، حرفِ ردع، تنوین، نون تاکید، حروفِ زائدہ، حروفِ شرط، لَوْ لا، لام مفتوحہ، مَا بمعنیٰ مَا دَامَ، حروفِ عطف۔

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں۔ متصل، منفصل۔ مستثنیٰ کا اعراب۔ مستثنیٰ کے اعراب کی چار قسمیں ہیں۔ وجوبِ نصب پھر وجوبِ نصب کی چار صورتیں ہیں) جوازِ وجہین اسکی ایک صورت ہے۔ اعراب بحسبِ العوامل، اسکی ایک صورت ہے وجوبِ جر، اسکی بھی ایک صورت ہے۔

از قلم محمد سلیم اللہ 20 جون 2015ء بمطابق ۲ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ بمقام پھلاوئی وادیِ نیلم آزاد کشمیر۔